CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

Sang Ram Press Srinagar

THE KASHMIR NOVEL AGENCY

Name FASANE (دو) Section X

No. Price

PROPRIETOR

PIR HASAMUD DEEN KASHMIR

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سلسلۂ ثانی

فسانۂ لندن

پانچویں جلد

باب ۵ ۔ وکیل صاحب کے دفتر میں ایک نظارہ

واقعات مذکورہ کے چند دن بعد ذیل کا نظارہ مسٹر ادورڈ کے دفتر واقع گولڈن سکویر میں دیکھا گیا۔

سہ پہر کے چار بجے کا وقت تھا۔ اور وکیل مذکور اپنے خاص کے کمرہ میں کاغذات سے بھری ہوئی میز کے قریب بیٹھا تھا۔ کہ ایک کلرک نے داخل ہو کر اطلاع دی "مسز کرسٹوفر بنٹ اور ان کی لیڈی ملاقات کے لئے آئے ہیں"

وکیل متعجب ہو کر کہنے لگا "وہ اُن کی لیڈی بھی! حیران سے کہا۔ اندر آجانے دو"

چند منٹ کے عرصہ میں مسز کرسٹوفر بنٹ چارلٹ ۔ ۔ ۔ اوہ! ہم معذرت چاہتے ہیں ۔ ۔ ۔ لیڈی مِس بلنٹ کو ساتھ لئے دفتر میں داخل ہوا۔

اس کے چہرہ پر مسکراہٹ نمودار تھی۔ لیکن مسٹر ادورڈ نے جلدی ہی پہچان لیا کہ یہ مسکراہٹ بڑی حد تک اختیاری اور مصنوعی ہے۔ در حقیقت میں اس مسکراہٹ کی تہ میں نہ صرف ردہ گیا۔ تھا یا در حقیقت ایسا جو کسی شادی شدہ شخص میں ہونی چاہیئے۔ بلکہ اطمینان تھا [illegible] نظر نہ آتا تھا

مسز کرسٹوفر وف بنٹ نے فوراً قرمزی رنگ کی نو اسٹ [illegible] ڈھیلی ہونا کہ آنے سے رکی تھی۔ ...

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بھڑکیلی کہ نہ اسے شریفانہ اور نہ فیشن ایبل سمجھا جا سکتا ہے۔

مسٹر ہاورڈ اٹھ کر اپنے موکل اور اس کی دلہن کا خیر مقدم کر کے کہنے لگا "سر کرسٹوفر میں آپکو مل کر بہت خوش ہوا۔ آپ کی لیڈی . . ."

نائٹ نے فخریہ انداز سے کہا "ہاں مسٹر ہاورڈ یہ میری عزیز اور چہیتی لیڈی بلنٹ ہے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ بڑی ہی با اخلاق اور ملنسار خاتون ہیں۔ اور انہوں نے اس بات کا عہد کر لیا ہے۔ کہ ہمیشہ میری خوشی کے لئے کوشش کرتی رہیں گی"۔

لیڈی بلنٹ کہنے لگی "تو اب یہ کیا فضول بک بک لے بیٹھے ہو۔ جس کام کو آئے تھے پہلے اسے تو ختم کر لو۔ کہ پھر اس گاڑی کو دیکھنے چلیں۔ جسے تم خریدنے کو کہتے تھے۔ دنیا بھر کے مقامات میں کسی وکیل کے دفتر سے مجھے بے حد نفرت ہے . . . مجھے یاد ہے۔ ایک بار مجھے سترہ شلنگ ہار کے نوٹس کیلئے عدالت میں جانا پڑا تھا۔ اور اس سلسلہ میں میرا ایک چھوٹے وکیل کے ساتھ واسطہ پڑ گیا۔ جسے میں اس کی قسط، بیس پیسے ہفتہ وار کے حساب سے مدتوں ادا کرتی رہی۔ اس وقت وکیل مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتے"۔ پھر وہ مسٹر ہاورڈ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی "معاف کرنا میں صاف گو عورت ہوں اور میرا عقیدہ ہے۔ کہ صاف بیانی ہی دنیا میں بہترین وصف ہے"۔

سر کرسٹوفر اپنی چہیتی بیوی کی طرف سے اس قسم کی تلخ کلامی کا اظہار دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا اور اسے چمکارنے کی غرض سے بولا "دیکھو میری جان . . . میری پیاری . . ."

وکیل نے کہا "سر کرسٹوفر آپ کسی آزردگی کو دل میں جگہ نہ دیں۔ ہم لوگ حسین لیڈیوں کی زبانی اس طرح کی گفتگو سننے کے عادی ہیں"۔ اور اس کے بعد اس قدر مصنوعی مسکراہٹ اختیار کر کے جتنی کہ حالات پیش آمدہ میں ممکن تھی۔ وہ کہنے لگا "آپ تشریف رکھئے۔ لیڈی صاحبہ اس کرسی پر نشست فرمایئے"۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے اس کرسی کی طرف اشارہ کیا جو آتشدان کے قریب پڑی تھی۔

لیڈی بلنٹ اپنے شوہر کا بازو چھوڑ کر اس کرسی کی طرف گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس قسم کا تحکمانہ اشارہ کیا۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ اسے کہنا چاہتی ہے۔ "تم اپنی کرسی میرے قریب لے آؤ"۔ سر کرسٹوفر نے اس کی تعمیل ایسے انداز سے کی۔ جس سے وکیل کو یقین ہو گیا کہ لیڈی بلنٹ [illegible] سے سر کرسٹوفر پر کافی سکہ جما چکی ہے۔

وکیل [illegible] سر کرسٹوفر۔ میں خوش ہوں۔ آپ [illegible]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بکایک لیڈی ملبنٹ دخل انداز ہو کر کہنے لگی "مگر وہ اس سے پہلے آ کیونکر سکتا تھا۔ کل رات تو ہم شادی کے سفر سے واپس آئے ہیں۔"

مسٹر ہاورڈ نے انداز تسلیم سے سر جھکا دیا۔ اور کچھ کہنے کو تھا کہ سر کرسٹوفر نے کہا "کیوں صاحب یہ اس رہزن کا کیا جھگڑا ہے۔ جس نے میرے دو ہزار پونڈ اڑا لیئے تھے مجھے یاد ہے۔ میں نے آپ کو صاف اور صریح لفظوں میں بتا دیا تھا۔ کہ میں اس معاملہ میں کسی قسم کی کارروائی نہیں کرنا چاہتا اور اب شہر میں واپس آتے ہی سب سے پہلی خبر میرے کان میں یہ پہنچتی ہے۔ کہ . . ."

لیڈی بلنٹ پھر دخل در معقولات ہو کر کہنے لگی "ہاں بجائے اس کے کہ ہم سفر ختم ہونے پر ذرا آرام کرتے ہمیں بھاگے بھاگے ایک وکیل کے دفتر میں آنا پڑا۔"

مسٹر ہاورڈ خشک لہجہ میں بولا "لیڈی بلنٹ یہ ضروری تھا۔ کہ انصاف کو عمل میں لایا جاتا۔ مجھے کچھ اطلاع اس قسم کی مل گئی تھی۔ جس کی بنا پر میں نے ٹامس رین فورڈ کو گرفتار کرایا۔ اور اب میں سر کرسٹوفر سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ جو خود کسی زمانہ میں شرف کے اعلیٰ عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں . . ."

"اور اس کے بعد میں پورٹ سوکن کی آلڈرمینی کا امیدوار بھی تو رہا ہوں۔ اگرچہ مجھے ان شہری لوگوں کے طرز عمل کی بدولت ان سے بے تعلقی اختیار کرنی پڑی۔" سر کرسٹوفر نے ذرا اکڑ کر کہا۔

اس کی لیڈی کہنے لگی "واہ! بھلا یہ کیا حماقت تھی۔ کہ تم نے شہر کے لوگوں سے بے تعلقی پیدا کر لی۔ مجھ سے پوچھو۔ تو میں بھانڈوں کا مجرا دیکھنے کی نسبت کسی لارڈ میئر کے جلسہ میں شریک ہونا اچھا سمجھتی ہوں۔ اور میرے ان لفظوں کی اہمیت کا اندازہ تم اس بات سے کر سکتے ہو۔ کہ مجھے بھانڈوں کے تماشے کا بہت شوق ہے۔"

بیچارہ نائٹ اب سخت کشمکش و پیچ کی حالت میں تھا۔ کہ کیا کہے کیا نہ کہے۔ آخر بولا "پیاری چارلٹ، تم . . ."

اس کی دلہن نے قطع کلام کر کے کہا "دیکھو اجنبیوں کے سامنے مجھے چارلٹ کہکر مخاطب نہ کیا کرو۔ یہ نام صرف گھر کے لیئے ہے۔ عوام کے روبرو تم مجھے لیڈی بلنٹ کے سوا کسی نام سے مخاطب کرو گے۔ تو یاد رکھنا۔ ہاں مسٹر ہاورڈ تم پہلے اپنا کام ختم کر لو . . ."

سر کرسٹوفر دق ہو کر کہنے لگا "دیکھو میری جان میں نے تمہیں پہلے ہی ساتھ آنے سے روکا تھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اگر تم ان کاروباری معاملات کو ناپسند کرتی ہو۔ تو آنا ہی نہ تھا۔ تمہیں معلوم ہے۔ میں نے شروع میں ہی یہ بات تم سے کہی تھی۔ کہ کسی لیڈی کا اپنے شوہر کے ساتھ وکیل کے دفتر میں جانا غیر معمولی بات ہے۔"

چارلٹ بولی "سر کرسٹوفر۔ تم غالباً یہ تو نہیں سمجھتے کہ میں تمہیں اپنی نظروں سے اوجھل ہو جانے دونگی۔ واہ! میں اتنی بیوقوف نہیں ہوں۔ کہ تمہیں اکیلا چھوڑ دوں۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی ہم بازار سے گذرے۔ تو میں نے دیکھا۔ تم چند فاحشہ عورتوں کی طرف گھور رہے تھے۔"

اب ہمارے قابل قدر نائٹ کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ ہو گیا تھا۔ اور وہ کہنے لگا۔

"لیڈی بلنٹ تم بڑی ناانصافی کرتی ہو۔۔۔"

"ہوگی۔ اور مجھ سے پوچھو تو میں دل سے چاہتی ہوں۔ یہ خیال غلط ثابت ہو۔ کیونکہ تمہاری بھلائی اسی میں ہے" پھر وہ وکیل کیطرف توجہ کر کے کہنے لگی "مگر تم اپنی داستان کو تو ختم کر دو"

وکیل طنز کے لہجہ میں بولا "میڈم مجھے کب عذر ہے۔ آپ اجازت دیں۔ تو میں اسے ابھی ختم کئے دیتا ہوں۔ جیسے میں بیان کر رہا تھا۔ مجھے کچھ اطلاع ملی۔ جس کی بنا پر میں نے اس بدمعاش ٹامس رین فورڈ عرف کپتان پارکس کو گرفتار کرا دیا۔ اور اب دوشنبہ کے روز سر کرسٹوفر آپ کو مجسٹریٹ کی عدالت میں شہادت دینی ہوگی۔"

نائٹ نے پوچھا "مسٹر ہاورڈ۔ میرے اس سوال کا کیا جواب ہے۔ کہ میری ممانعت کے باوجود آپنے کس کے اختیار سے اس کام کو ہاتھ میں لیا؟"

وکیل بظاہر اس سوال کا جواب نہ دینا چاہتا تھا۔ وہ کہنے لگا "کتنا عجیب سوال ہے۔ سر کرسٹوفر آپ ہی غور کیجئے۔ ایک رہزن آپ کی نقدی کو مجھ سے آپ سے اور آپکے بھتیجے سے چھین کر لیجاتا ہے۔ وہ اپنی اس کامیابی پر پھولا نہیں سماتا۔ ہم سب پر ہنسی اڑاتا اور قانون کے اختیارات کو ہیچ سمجھتا ہے۔ پھر اگر موقعہ ملے۔ تو کیا میرے لئے یہ قدرتی امر نہیں۔ کہ اس بدمعاش کی سزا دہی کے لئے کوئی مناسب تجویز اختیار کر دوں؟"

"ضرور ہے! اور یہی واجب تھا۔ جو تم نے کیا" لیڈی بلنٹ کہنے لگی "وہ کون ہے۔ جو سر کرسٹوفر پر ہنسی اڑائے۔ مجھے مل جائے۔ تو اس کی آنکھیں ہی نکال لوں۔ سر کرسٹوفر کی طرف دیکھو تو وہ ایسا نظر آتا ہے۔ کہ کوئی ان کی ہنسی اڑا سکے؟"

لیڈی بلنٹ کا یہ سوال اس لحاظ سے نہایت باموقعہ تھا۔ کہ اس وقت سر کرسٹوفر کی حالت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک طرف بیوی کی نظروں میں خوش نظر آنے اور دوسری طرف وکیل کے سامنے اپنے آپ کو زن مرید ظاہر نہ کرنے کی کوشش میں نہایت مضحکہ خیز بن رہی تھی۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اگر مسٹر ہاورڈ جیسا ضبط رکھنے والا آدمی نہ ہوتا۔ تو وہ ضرور قہقہہ لگا کر ہنس دیتا۔

لیکن وکیل نے بڑی سنجیدگی سے کام لیکر لیڈی بلنٹ کو یقین دلایا کہ واقعی کسی شخص کو خواہ وہ پھر مسٹر جیسے ذی رتبہ اور پر اہمیت شخص پر ہنسی اڑانے کا حق حاصل نہیں۔ در حقیقت ماسٹر رینفورڈ کی گرفتاری سے مدعا یہی ہے۔ کہ اس شخص کو سزا دی جائے۔ جس نے کرسٹوفر کا مال چھین لیا اور اس کے بعد ان کی ہنسی اڑائی۔"

لیڈی بلنٹ ان عورتوں میں سے تھی۔ جو خود تو اپنی آزادی برقرار رکھنے یا حکومت جتانے کی غرض سے یا تفریحاً اپنے شوہر کی ہنسی اڑانا برا نہیں سمجھتیں۔ لیکن کسی غیر کو اسکا موقعہ نہیں دے سکتیں۔ چنانچہ وہ خوش ہوئی۔ کہ مسٹر ہاورڈ نے رینفورڈ کو گرفتار کرا دیا ہے۔ اور کہنے لگی "میں خود مسٹر کرسٹوفر کو دوشنبہ کے روز شہادت دینے کی غرض سے بھیجونگی۔ اور اگر اس نے انکار کیا۔ تو میں ساتھ لیکر آؤنگی۔"

نائٹ نے کہا۔ "میری جان۔ اگر تمہاری یہی مرضی ہے۔ تو خیر مجھے انکار نہیں۔ میں عدالت میں چلا جاؤنگا۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ جب مجسٹریٹ میری شہادت سنیگا۔ تو اسے یقین ہو جائیگا کہ میں کس خوش اسلوبی سے قانون کو مدد دیتا ہوں۔ میں کئی سال شرف کے عہدہ پر رہا اور اس عرصہ میں قانون کے سب پہلوؤں سے واقف ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہر چند میری ابتدا نہایت حقیر درجہ سے ہوئی۔۔۔"

لیڈی بلنٹ کہنے لگی "مسٹر کرسٹوفر اب تم پھر اس فضول داستان کو دہرانے بیٹھے ہو۔ جو دن میں بیسیوں مرتبہ سنایا کرتے ہو۔ جانے دو۔ میری طبیعت اس یاوہ گوئی سے بہت آزردہ ہوتی ہے۔"

عین اس وقت کمرہ کا دروازہ زور سے کھلا۔ اور مسٹر فرینک کرٹس اندر داخل ہوا۔

اس کا چہرہ زیادہ شراب پینے کی وجہ سے سرخ تھا اور منہ سے شراب اور سگاروں کی اتنی تیز بو آتی تھی۔ کہ محض قوت شامہ کی بدولت کمرہ میں ہر شخص کو اس کی آمد کا علم ہو گیا۔ آتے ہی وہ اپنے چچا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "کہو پٹھا کرسٹوفر کیا حال ہیں؟"

نائٹ غصہ میں بھر کر اپنی کرسی سے اٹھا۔ اور اکڑ کر کہنے لگا "مسٹر کرٹس دیکھو۔۔۔"

مگر فرینک قطع کلام کرکے کہنے لگا "چچا گھبرانے کی بات نہیں معلوم ہوتا ہے۔ شادی تمہارے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مزاج کو ناموافق ہے۔ جبھی تو اتنی سی بات پر بگڑ گئے ہو۔ آہ! یہ کون ... میری پیاری چار ... میری چچی۔ معاف کیجئے ... مجھ سے غلطی ہوئی ... میں معذرت چاہتا ہوں۔ لیکن خدا قسم آج تو تمہارا حسن سہ چند نظر آتا ہے!"

لیڈی بلنٹ اب تک شش و پنج کی حالت میں تھی۔ کہ مجھے اس شخص سے کسی قسم کا سلوک کرنا چاہیئے۔ آخر وہ تحکمانہ لہجہ میں کہنے لگی "جاموا شرابی میرے سامنے سے دور ہو جا"

"اوہ! تو کیا اس شادی نے تمہیں بھی بدمزاج کر دیا ہے۔ حالانکہ طبیب کہتے ہیں۔ شادی کرکے انسان کا مزاج نرم ہو جاتا ہے" فرینک کہنے لگا "لیو میں تمہیں ایک لیڈی کا قصہ سناتا ہوں جسے سخت قسم کا تپ دق تھا۔ سارے معالج جواب دے بیٹھے۔ اور ایک کفنیا جو مکان کے پاس رہتا تھا اس کے لئے تابوت بھی تیار کر چکا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ آجکل میں اس کے دفن کی تیاری ہوگی یکایک ایک نوجوان کی اس سے محبت ہو گئی۔ وہ اس سے شادی کرکے اسے جنوبی فرانس میں لے گیا۔ جہاں میں خود بھی کچھ عرصہ رہ آیا ہوں۔ چھ مہینے بعد دونوں واپس آئے۔ تو نہ صرف وہ عورت پورے طور پر صحتیاب ہو چکی تھی۔ بلکہ جیسا کہا کرتے ہیں۔ پیمان محبت کا ایک زندہ نمونہ بھی پیش کرنیکو تیار تھی۔"

سر کرسٹو فر نے پر وقار لہجہ میں کہنے لگا "مسٹر کرٹس افسوس کی بات ہے۔ تم اس قسم کی باتیں ایک ایسی خاتون کے سامنے کر رہے ہو۔ جس کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے۔"

فرینک لڑکھڑا کر وکیس کی میز سے لگ گیا۔ اور بولا "کیا کہوں۔ تمہاری بلا جانے اس شادی سے پہلے اس کی کتنوں سے محبت رہ چکی ہے۔"

نائٹ نے سختی کے لہجہ میں کہا "دیکھو صاحب۔ لیڈی بلنٹ کی مجھ سے شادی ہو چکی ہے اور ایک چھوٹے رشتہ دار کی حیثیت میں تمہیں ان کی عزت کرنی چاہئے۔ میں بھی تمہیں بتا دیتا ہوں۔ کہ تم نے مس مورڈانٹ کیساتھ مل کر میرے خلاف جو قابل نفرت سازش کی تھی اس کا اثر الٹا تمہیں پر پڑا ہے ..."

فرینک نے متعجب ہو کر کہا "مس مورڈانٹ سے مل کر! کیوں حضرت یہ کیا معاملہ ہے مس مورڈانٹ سے تو میری عمر بھر میں کبھی گفتگو نہیں ہوئی۔"

لیڈی بلنٹ نے چیخ کر کہا "شیطان"!

نائٹ نے گلا پھاڑ کر کہا "جھوٹا! دروغ گو!"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"یہ خطابات آج سے مجھے آپ کی عنایت سے حاصل ہو گئے"۔ فرینک سرد مہری سے کہنے لگا "لیکن خدا کا شکر ہے۔ میں اس سے زیادہ مضبوط ساخت کا انسان ہوں۔ ان بدزبانیوں کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا۔ لیکن دیکھو۔ چچا میں تمہیں اس کا یقین دلاتا ہوں۔ کہ تمہارا یہ کہنا میں نے اور مس مورڈانٹ نے تمہارے خلاف کسی طرح کی سازش کی صریح غلط فہمی یا غلط بیانی ہے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ میرے دوست کونٹ بینٹ او مرزے ہوئی تھی۔ میں نے کہا۔ مائی لارڈ۔ مارکوئیس نے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ میں نے استقلال کے لہجہ میں کہا۔ مائی لارڈ ڈیوک . . . !"

سر کرسٹوفر نے سختی سے کہا "مسٹر کرٹس۔ اس بکواس کو جلنے دو"۔

"ہاں میرے پیارے چلو ہم یہاں سے چلدیں"۔ لیڈی بلنٹ نے اپنے شوہر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا "تمہارے بھتیجے کے منہ سے تمباکو اور شراب کی کتنی سخت بُو آرہی ہے"۔

"اگرچہ یہی دو چیزیں اس دنیا کی نعمتیں ہیں" فرینک بے تکلفی سے کہنے لگا "کیوں یارو تمہاری کیا رائے ہے؟ میں اپنے چند نوجوان فیشن ایبل دوستوں کے ساتھ مل کر اپنے مکان پر کچھ عرصہ سے مزا اڑا رہا ہوں۔ اور خوش ہوں۔ کہ میری شادی عنقریب ایک مالدار بیوہ عورت مسز گولڈبری کیساتھ ہونیوالی ہے . . .؟

"تمہاری شادی!" سر کرسٹوفر نے حیرت زدہ ہو کر کہا "کب؟ . . . کس جگہ؟ . . . کس کے ساتھ؟ . . ."

مسٹر کرٹس نے عجیب انداز سے ادھر ادھر چلتے ہوئے کہا "چچا کرسٹوفر خدا کی قسم آپ میری طبیعت کو نہیں سمجھے حضرت تم جس وقت مادِ عسل کی خوشیاں منا رہے تھے۔ اور جلوے کن کن مقامات میں آوارہ پھرتے تھے . . .؟

"آوارہ!" لیڈی بلنٹ نے غضبناک ہو کر کہا "چلو سر کرسٹوفر اس لڑکے سے گفتگو کرنا فضول ہے"۔

"کیوں نہیں! وہ کانڈویٹ سٹریٹ والا معاملہ تو بالکل ہی بھول چکی ہو"۔ فرینک نے اس کی طرف استہزا کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا "لیکن چچی میرے وہ پانچ پونڈ تو واپس کر دو جو آپ نے مجھ سے ٹھگ کر لیے تھے"۔

سر کرسٹوفر نے خشمگین ہو کر اپنے بھتیجے کی طرف دیکھا اور کہنے لگا "مسٹر کرٹس تم لیڈی بلنٹ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پر یہ الزام عائد کرتے ہو ۔ ۔ ۔ ؟"

"کہ اس نے مجھے اُلو کا پٹھا اور تمہیں اُلو بنایا" فرینک نے اپنے چچا کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا "لیکن سر کرسٹوفر اب مجھے ان معاملات کی پروا نہیں رہی۔ چند یوم کے عرصہ میں میری شادی مسز گولڈ بری کے ساتھ ہو جائے گی۔ یہ کیا تم نہیں کہو مبارک ہو۔ مگر انتا یاد رکھو تمہاری آج کی باتوں کے بعد آیندہ کے لئے ہمارے باہمی تعلقات قائم نہیں رہ سکتے۔ تمہارا راستہ وہ ہے۔ اور میرا یہ ۔ ۔ ۔"

نائٹ اس کا جواب دینے کو تھا۔ مگر اسکی بیوی یہ کہتی ہوئی اسے کھینچ کر کمرے سے لے گئی "تم بھی کتنے بیوقوف ہو۔ کہ ایسے فضول آدمی سے بحث کر رہے ہو"

ان کے رخصت ہونے پر کمرے کا دروازہ بند ہوا۔ تو فرینک کرٹس اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر لیڈی بلنٹ اٹھی تھی۔ اور اس نے زور کا قہقہہ لگایا۔

وکیل نے اظہار ناپسندی کے طور پر اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا "فرینک آج تم نے اس معاملہ میں انتہا کر دی۔ سر کرسٹوفر کا سلوک ہمیشہ تمہارے ساتھ بہت اچھا رہا ہے۔ اور ہر چند کہ میں اس کی اس شادی کو ناپسند کرتا ہوں۔ تاہم ۔ ۔ ۔"

"لیکن مجھے اس کی پروا کیا ہے" فرینک قطع کلام کر کے کہنے لگا "کل میں نے مسز گولڈ بری کے سامنے شادی کی درخواست کی تھی۔ جو اس نے بہت کچھ شرمانے اور سر جھکانے کے بعد منظور کر لی۔ اسے پانچ ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی ہے۔ اور وہ بیکر سٹریٹ میں بڑی شان کی زندگی بسر کرتی ہے۔ میں نے اسے یقین دلا دیا ہے۔ کہ میں بھی کنگلا نہیں ہوں۔ اور اگرچہ میرا یہ بیان راستی پر مبنی نہیں۔ لیکن جیسا میرا مرحوم دوست پرنس آف سینٹ ادمز حالت نشہ میں کہا کرتا تھا۔ محبت اور جنگ میں جو کچھ کیا جائے درست ہے۔ ۔ مگر ہاں تم اس شخص ریمن فورڈ کا واقعہ تو بیان کرو۔ وہ کیونکر گرفتار ہوا ؟ ۔ ۔ ؟"

ہاورڈ سرد مہری سے کہنے لگا "مجھے اس کی جائے سکونت کا علم ہو گیا تھا اس لئے میں نے اسے زیر حراست کرا دیا"

فرینک بولا "خدا قسم تم نے اچھا نہیں کیا۔ تم سے مجھے پردہ نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ پچھلے اتوار کی رات کو وہ مجھ سے ملا تھا۔ ہم دونوں ہائیڈ پارک میں گئے اور وہاں گھنٹہ بھر یہ جاننے کے لئے کشتی لڑتے رہے۔ کہ دونوں میں طاقتور کون ہے۔ میں نے اسے انیس مرتبہ گرایا اور اس نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مجھے سات بار۔ آخری مرتبہ جب میں اسے تین بار گرا چکا۔ تو وہ اس مقابلہ سے دست کش ہو گیا اس پر میں نے کہا۔ ہمیں پچھلی باتوں کو بھول کر آیندہ کے لیئے دوستانہ تعلقات رکھنے چاہئیں۔ میں نے اس سے وعدہ کیا۔ کہ اس دو ہزار پونڈ کے معاملہ میں میں کسی قسم کی کارروائی نہ کروں گا۔ ان حالات میں تم جان سکتے ہو۔ کہ مجھے یہ معلوم کر کے کس قدر رنج ہوا ہے۔۔۔"

وکیل کہنے لگا "تمہاری اس بیان کردہ کشتی سے پہلے ہی افسران انصاف کو اس کی گرفتاری کی ہدایت کی جا چکی تھی۔ مگر اب اگلے دوشنبہ کو اس مقدمہ میں شہادت ہوگی۔ اس کے لیئے تیار رہنا"۔

کرٹس نے پوچھا "کیا عدالت میں اس چوری کا سارا حال بیان کرنا ہوگا؟"

"یقیناً" مسٹر ہاورڈ نے جواب دیا "جو واقعات راست ہوں۔ وہ سب بیان کرنے ہوں گے بشرطیکہ تم ایسا کر سکو۔۔۔"

"ایسا کر سکنے کے کیا معنی! اور یہ فقرہ تم نے کس نیت سے کہا! خدا قسم کوئی اور شخص یہ الفاظ کہتا۔ تو میں وہیں اُسے ڈوئیل لڑنے کی دعوت دے دیتا۔ جیسا میں نے اپنے قابل قدر دوست مارکوئیس آف بولون سے پیرس میں کیا تھا۔ تو میں تمہیں اس واقعہ کی تفصیل سناتا ہوں ۔۔۔"

"نہیں میرے دوست۔ تم اس قصہ کو رہنے دو۔ کیونکہ میں بہت مصروف ہوں۔ ڈاک کا وقت ہو چلا ہے۔ اور مجھے بہت سے خطوط لکھنے ہیں۔ مگر دیکھو۔ میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ دوشنبہ کی صبح کو ٹھیک ۱۰ بجے بوو کے تھانہ میں جانا"۔

"خیر اچھا ضروری ہے" کرٹس نے کہا "اگرچہ مجھ سے پوچھو۔ تو انصافاً تم نے بہت برا کیا۔ کیونکہ یہ شخص سپارکس یا رین فورڈ جو کچھ بھی اس کا نام ہے۔ باطن میں برا آدمی نہیں"۔

وکیل نے خشک لہجہ میں کہا "ہوا کرے۔ بہرحال انصاف کا عمل میں آنا ضروری تھا"۔

اس کے بعد کرٹس وہاں سے رخصت ہوا۔ اور سیدھا اپنے مکان پر پہنچا۔ جہاں داخلی طور پر سوڈا واٹر پی کر اور خارجی طور پر سرد پانی کے چھینٹے دیکر وہ اس قدر ذی ہوش بننے کے قابل ہوا۔ کہ مسز گولڈبری سے ملاقات کے لیئے تیار ہو سکے۔

امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس نام کی ایک لیڈی بیکر سٹریٹ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہتی بہن۔ فرینک نے اس سے شادی کی درخواست کی تھی۔ اس نے یہ درخواست منظور بھی کر لی تھی۔ یہ تصدیق ہم نے اس لئے کر دی ہے۔ کہ ناظرین کا اس بارہ میں یقین ہو جائے ورنہ عام حالات میں غالباً وہ اس سادے قصہ کو بھی اسی قدر فرضی سمجھتے۔ جیسا مسٹر فرینک کرٹس کے باقی بیشمار بیانات کو بجا طور پر سمجھا کرتے ہیں۔

باب ۵۱ کیچڑ میں موتی

ٹام ریون کی گرفتاری اور اس عجیب و غریب واقعہ کو پیش آئے چار ہفتے کا عرصہ گذر چکا تھا جس کی بدولت ارل آف اینگھم یکایک ایک تنگ و تاریک تہ خانہ میں محصور ہوا۔

پورے چار ہفتے اس عالی نسب امیر کو ایک خوفناک قید خانہ میں بند پڑے گذر چکے تھے اور اب تک وہ اس بات سے قطعاً بیخبر تھا۔ کہ یہ قید خانہ لندن کے کس حصہ میں واقع ہے؟ مجھے کس سئے قید کیا گیا؟ اور قید کرنیوالے کون ہیں؟

ہر روز صبح کو آٹھ بجے کے قریب اس کوٹھڑی کے دروازہ میں ایک چھوٹا سا شگاف نمودار ہوتا اور کوئی نامعلوم شخص اس شگاف کے رستے خوراک کا برتن اس تک پہنچا دیتا۔ بدنصیب ارل کو یوم حراست کے دوسرے دن ایک لمپ مہیا کر دیا گیا۔ اور اسی شگاف کے راستہ لمپ کو روشن رکھنے کے لئے تیل کی مناسب مقدار اسے پہنچا دی جاتی تھی۔ کھانا اچھا ہوتا تھا اور اس کے ساتھ شراب بھی مہیا کی جاتی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حراست کا باعث کسی قسم کا ذاتی بغض یا کینہ نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک مرتبہ اس شخص نے جو اسے کھانا پہنچانے آتا تھا۔ اسے اس بات کا یقین دلا دیا تھا۔ کہ تمہیں کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچایا جائے گا۔ تمہاری گرفتاری چند اشخاص کی بنا پر عمل میں لائی گئی ہے۔ اور اس کی میعاد چند ہفتوں تک ختم ہو جائے گی۔ تمہیں تہ خانہ میں رکھنے کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ تم فرار نہ ہو جاؤ۔

بارہا ارل آف اینگھم نے اس شخص سے جو بظاہر اس قید خانہ کا مہتمم تھا۔ مزید حالات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن شخص مذکور کوئی غیر ضروری کلمہ زبان سے نہ نکالتا تھا اس کے علاوہ جب وہ کھانا مہیا کرنے آتا تو اپنے خط و خال کو پورے طور پر چھپائے رکھتا تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ ایک کونے میں کھڑا ہو جاتا۔ اور اس سے جو سوالات پوچھے جاتے۔ ان کا جواب انتہائی مجبوری کی حالت میں دیتا بھی تو لہجہ بدل کر دیتا تھا۔

آرتھر کو یوم حراست کے دوسرے دن وہ یقین جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ دلا دیا گیا تھا جس سے اس کے دل سے بہت بڑا بوجھ اٹھ گیا۔ اس کو اطمینان ہو گیا۔ کہ میری حراست بہرحال دائمی نہ ہوگی۔ اور چند ہفتوں میں مجھے رہا کر دیا جائے گا۔ لیکن یہ سوچ کر کہ میرے متعلقین اس عرصہ میں میری نسبت کیا خیال کریں گے۔ اسے یہ چند ہفتوں کا عرصہ بھی کئی سال . . . کئی صدیوں کے برابر طویل معلوم ہوتا تھا۔ اس نے اس کا ذکر اس شخص سے جو اسے خوراک مہیا کرنے آتا تھا۔ کیا۔ اور اس کے جواب میں وہ کہنے لگا۔ میں تمہیں کاغذ، قلم، دوات لا دیتا ہوں۔ تم اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے نام خط لکھ دو۔ کہ میں ایک ضروری کام پر انگلستان سے باہر مثلاً فرانس کو جا رہا ہوں۔ اور وہاں مجھے ڈیڑھ مہینہ لگ جائیگا۔ بس اس قسم کا کوئی عذر پیش کر کے ایک ہی مضمون کے چند خط لکھ دو۔ وہ تمہارے متعلقین کو پہنچا دیئے جائیں گے۔ اور اس سے تمہاری نسبت ان کے فوری اندیشے بہرحال رفع ہو جائیں گے۔ لیکن یہ خطوط مجھے کھلے دینے چاہئیں۔ تاکہ میں انہیں پڑھ کر دیکھ لوں۔ ان کا مضمون میرے حسب منشا ہے یا نہیں۔

ہرچند کہ یہ طریقہ لارڈ ایٹنگھم کے لئے زیادہ اطمینان بخش نہ تھا۔ تاہم قطعی خاموشی سے بہرحال بہتر تھا۔ چنانچہ اس نے مندرجہ بالا طریق سے مختصر خطوط لیڈی ہیسٹ فیلڈ، ٹامس رین فورڈ اور مسٹر ڈی لڈیل کے نام لکھے۔ اور جب وہ شخص جو اس قید خانہ کا منتظم تھا۔ آیا۔ تو یہ خطوط اس کے حوالہ کر دیئے۔ بعد ازاں اسے بتایا گیا۔ کہ انہیں بذریعہ ڈاک منزل مقصود کو بھیج دیا گیا ہے۔

ناظرین کو یہ جتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس عرصہ حراست میں امیر موصوف کو جو ذہنی اذیت پہنچتی رہی۔ قدرتی طور پر وہ بہت عظیم تھی۔ بارہا وہ تنہائی میں خاموش بیٹھا اس بارہ میں قیاسات دوڑایا کرتا تھا۔ کہ وہ لوگ کون ہیں۔ جنہوں نے مجھے زیر حراست رکھا۔ اور اس حراست سے ان کا مطلب کیا ہے۔ اور یہ مقام کون سا ہے؟ پھر جب وہ یہ سوچتا۔ کہ ایک طرف لیڈی ہیسٹ فیلڈ دوسری جانب ٹامس رین فورڈ پر میری اس پر اسرار گمشدگی کا کس قدر تعجب کن اور رنجدہ اثر ہوگا۔ تو وہ گھنٹوں مغموم اور مایوس رہتا۔ وہ لیڈی ہیسٹ فیلڈ سے یہ کہہ کر رخصت ہوا تھا۔ کہ میں رینفورڈ کو ملنے جا رہا ہوں۔ اور قدرتی طور پر لیڈی ہیسٹ فیلڈ کو اس بات کا انتظار تھا۔ کہ وہ واپس آکر اسے تمام گفتگو سے خبردار کرے۔ جو دونوں میں ہوئی۔ ادھر وہ رینفورڈ کے ساتھ بھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ وعدہ کرکے آیا تھا کہ میں تمہاری خاطر اپنے اثر اور دولت سے پورے طور پر کام لونگا۔ لیکن اب یہ سوچ کر اس کے دل کو سخت صدمہ ہو رہا تھا۔ کہ جب رینفورڈ مجھے دنوں اور ہفتوں نہ دیکھیگا۔ تو میری نسبت کیا خیال کرے گا۔ رین فورڈ نے ازراہ فیاضی نشان امارت اور وہ ساری دولت جو قانوناً بڑے بھائی کی حیثیت میں اس کی ملکیت تھی۔ ارل کے پاس ہی رہنے دی تھی۔ لیکن ارل کو یہ سوچکر تشویش ہو رہی تھی۔ کہ افسوس ممکن ہے کہ جیلخانہ میں ہماری وہ ملاقات آخری ملاقات ہی ثابت ہوئی۔ جب میں بذات خود اسے ملنے نہ جاؤنگا اور میری طرف سے معذرت کا ایک سرسری سا رقعہ اس کے ہاتھ میں پہنچیگا۔ تو وہ میری نسبت کیا کچھ خیال نہ کرے گا۔ ان باتوں کو سوچ سوچ کر ارل کے دماغ میں چکر آنے لگتے۔ وہ قید خانہ کی تکلیف سے اتنا نہ ڈرتا تھا جس قدر ان خیالات سے۔ سوچتا تھا ممکن ہے میری عدم موجودگی میں ہی رین فورڈ پر مقدمہ قائم ہو۔ اور اس کی سماعت ختم ہو کر اس کا انجام اس کے لئے مہلک ثابت ہو۔ اور میں اس عرصہ میں اپنے فیاض منش بھائی کو بچانے کے لئے ذرا سی کوشش بھی نہ کر سکوں۔

مگر چار ہفتے کی اس نامعلوم خوفناک قید خانہ کی حراست میں بھی طرح طرح کے تلخ اور دہشتناک خیالات کے اندر ایک شعاع امید ارل کے دل کو تسکین بخشنے والی تھی۔

اے امید وہ کونسا مقام ہے۔ جہاں تیرا خوشگوار اثر نہیں پہنچتا! جہاں تو باقی نہ رہے وہاں تیری جانشینی یاس کو حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ بھی تیرا ہی فرض سرانجام دیتی ہے کیونکہ دیکھا جاتا ہے۔ انتہائی حالات میں مایوسی کا اثر امید کے برابر حوصلہ افزا ثابت ہوتا ہے۔

وہ امید جو ارل کے دل میں بعض موقعوں پر تسکین پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوتی تھی یہ تھی کہ شاید میں اس عرصہ میں کسی طرح یہاں سے فرار ہو جاؤں۔

وہ محض اپنی خاطر نہیں۔ بلکہ اس بھائی کی خاطر فرار ہونے کے لئے بیچین تھا جو اس وقت سخت خطرہ کی حالت میں تھا جسے بچانے کے لئے دولت اور اثر کی ضرورت تھی۔ ارل اس بات سے اچھی طرح واقف تھا۔ کہ فوجداری مقدمات دیوانی مقدمات کی طرح طویل نہیں ہوتے اور ایسے موقعوں پر انصاف بہت جلد اپنی کارروائی ختم کر دیتا ہے۔

لارڈ ابینگٹن کی حراست کا اٹھائیسواں دن اور شام کے چھ بجے کا وقت تھا کہ امیر موصوف اپنے قید خانہ کی تہ میں شگاف کرنے میں مصروف نظر آیا۔ وہ اس کوشش

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں تھا۔ کہ ایک چھوٹے سے چوکور سوراخ یا گڑھے کے قریب جو قید خانہ کے اندر بنا ہوا تھا۔ کسی طرح پتھروں کو ان کی جگہ سے ہلا دے۔ اوزار جو اس کے پاس موجود تھے۔ وہ صرف ایک چھری ایک کانٹا۔ اور اس کے پلنگ کے آہنی فریم کا حصہ تھا۔ ان سے وہ اس کام کو پوری جدوجہد سے کر رہا تھا۔

واضح رہے کہ یہ اس کی محنت کا پہلا دن نہ تھا۔ کیونکہ لگاتار کئی روز سے وہ اس مقام سے پتھر ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جس کی نسبت وہ سمجھتا تھا۔ کہ اس کے نیچے کوئی بدررو گذرتی ہے۔ کئی بار اسے خیال آتا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ یک لخت بڑا کہیں بدررو کا پانی تہ خانہ میں بھر جائے لیکن وہ اس خطرہ اور اپنی جان کی پروا نہ کر کے اس کام کو بڑی تندہی کے ساتھ جاری رکھے جاتا تھا۔ اے ناظرین یہ ساری کوششیں اور ان تمام خطرات کا سامنا صرف تیری خاطر تھا۔

کام بڑی آہستگی کے ساتھ جاری رہا۔ لیکن آج اٹھائیسویں دن یہ سوراخ اتنا بڑا ہو چلا تھا۔ کہ آدمی اس کے راستہ تہ خانہ سے نکل جاتا۔

مگر کہاں؟

ان سنڈاسوں اور نالیوں میں سے ایک کے اندر جو لندن کے بازاروں کے نیچے لاانتہا تعداد میں بنی ہوئی ہیں۔ اور جن کے آغاز اور انجام کا سوائے ماہران صفائی کے کسی کو پتہ نہیں اور آرتھر تو اس بات سے بالکل بے خبر تھا۔ کہ میں لندن کے کس حصہ میں زیر حراست ہوں۔ یہ امر بھی آرتھر کے لئے غیر یقینی تھا۔ کہ جس قید خانہ میں مجھے رکھا گیا ہے۔ وہ لندن کی حدود میں ہے یا ان سے باہر۔ اگرچہ کسی وجہ کی بنا پر وہ اول الذکر قیاس کو ہی غالب سمجھتا تھا۔ کیونکہ ایک تو اس شخص نے جو اس کے زمانہ حراست کا محافظ تھا خطوط کی روانگی کا ذکر کرتے ہوئے بعض ایسے الفاظ کہے تھے جن سے اس قیاس کی تصدیق ہوتی تھی۔ دوسرے اسے یہ معلوم ہو چکا تھا۔ کہ میرا تہ خانہ کسی بدررو کے قریب بنا ہوا ہے۔ اور ایسی نالیاں اس زمانہ میں صدر مقام کے مضافات میں بنی ہوئی نہ تھیں۔ تیسرے وہ سمجھتا تھا۔ کہ جن شخصوں نے مجھے لندن میں گرفتار کیا۔ وہ یقیناً مجھے اس کی حدود سے باہر لیجا کر اپنے لئے خطرہ پیدا کرنا پسند نہ کرتے۔ کیونکہ اس صورت میں ممکن تھا۔ کوئی شخص اس فعل کو دیکھ لیتا۔ اس کے علاوہ وہ اس بات سے بے خبر نہ تھا۔ کہ لندن جیسے بڑے شہر میں خوفناک جرائم مفصلات کی نسبت بآسانی کے ساتھ کئے جا سکتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لیکن ان دلائل کی بنا پر یہ سمجھتے ہوئے کہ مہیب قید خانہ لندن کی حدود کے اندر ہی ہے۔ وہ اس بات سے بالکل لاعلم تھا کہ اس کی مقامیت کونسی ہے۔ اور وہ لندن کے کس حصہ میں واقع ہے۔ پھر جب اس نے تہ خانہ کے پتھروں کو اکھاڑ کر اتنا بڑا شگاف پیدا کیا۔ کہ کوئی شخص اس میں آسانی کے ساتھ داخل ہو سکے۔ اور جب اس نے گدلے بدبودار پانی کے آہستگی کے ساتھ اس شگاف کے نیچے بدررو میں بہنے کی آواز سنی۔ تو یہ سوچکر اس کے بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا۔ اور اس کا خون منجمد ہونے لگا۔ کہ میں ان پُرپیچ نالیوں سے پھر زندہ باہر نکلوں گا یا نہیں۔

اس نے بارہا ایسے واقعات سنے تھے۔ کہ لوگ دفینہ کی تلاش میں لندن کے بازاروں کے نیچے ان بدرروؤں کے راستہ میلوں کا فاصلہ طے کر گئے۔ لیکن انہیں بہرحال یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہماری روانگی کا مقام کونسا ہے۔ اور اس لئے وہ آخرکار ان نالیوں کی الجھن سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا کر سکتے تھے۔ مگر اسے معلوم نہ تھا۔ کہ اس خوفناک راستہ کی ابتدا یا انتہا کہاں ہوتی ہے۔ وہ یہ بھی نہ جانتا تھا۔ کہ اس کثیف پانی میں داخل ہونے کے بعد مجھے دائیں طرف مڑنا چاہیئے یا بائیں طرف۔ نہ اس بات ہی کا علم تھا۔ کہ اس راستہ مجھے کس قدر فاصلہ طے کرنا ہوگا!

ان خیالات نے ایک بار اس کے دل میں تامل اور اس کے ارادہ میں تزلزل پیدا کر دیا تھا۔ لیکن پھر ان اندیشوں سے خود ہی شرمسار ہو کر اس نے اس شراب کا جو اسے صبح کو مہیا کی گئی تھی۔ ایک جام ہمت برقرار رکھنے کے لئے پیا۔ پھر لمپ کو ایک ہاتھ میں لیکر دوسرے میں اپنے پلنگ سے نکالی ہوئی آہنی سلاخ کو لئے وہ اس شگاف کے راستہ جو اس نے تیار کیا تھا۔ اس بدررو کے اندر داخل ہو گیا۔

اس کے پاؤں کثیف بدبودار کیچڑ کے اندر دھنس گئے۔ اور بدررو کا گدلا پانی گھٹنوں تک پہنچنے لگا۔

سنڈاس کی تیز بدبو سے اس کا دماغ پھٹا جاتا تھا۔ پانی چونکہ گھٹنوں تک تھا۔ اس لئے اسے یقین ہو گیا۔ کہ دریائے ٹیمز جذر کی حالت میں ہے۔ بدررو کی دیواروں کو بھی لمپ کی روشنی سے دیکھکر اس نے یہی اندازہ کیا۔ کہ جوار اتر رہا ہے۔ ان حالات میں اس نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ بدررو کے راستہ پانی کے رخ پر چلتا جاؤں۔ اسے امید تھی۔ کہ دریا میں اس بدررو کے دہانہ سے گزر کر میں کسی کھلے مقام میں پہنچ جاؤں گا۔ کیونکہ اتنا اسے ضرور معلوم تھا۔ کہ ساری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بدرؤں کا پانی دریا میں ہی جا کر گرتا ہے۔

ان چوہوں اور کیڑوں سے محفوظ رہنے کے لئے جو کثیف بدررو کے اندر جا بجا بیٹھی تعداد میں موجود تھے۔ اور اس کے علاوہ پانی کی تہ ٹٹولنے کی غرض سے دائیں ہاتھ میں آہنی ڈنڈا اور بائیں میں لیمپ لئے انگلستان کا امیر کبیر... وہ جو لاکھوں کی جائداد کا مالک تھا... جس کے اشارہ پر خادم ہر وقت جان نثار کرنے کو حاضر رہتے تھے... جو اپنے گھر میں نرم گدیلوں پر چلنے کا عادی تھا صرف تیری خاطر اے ٹام رین اس کثیف بدررو کے اندر جو ساڑھے تین فٹ چوڑی اور صرف بارہ فٹ اونچی تھی۔ آہستہ آہستہ چلنے لگا! دو بھائیوں میں اس سے زیادہ مضبوط جذبۂ محبت کبھی دیکھنے میں آیا ہے؟

راستہ میں کئی جگہ بدررو کے خشک کناروں پر اسے بہت سے کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض بیٹھے نظر آتے تھے۔ جو اس کے پاؤں کی آہٹ سن کر اور لیمپ کی روشنی دیکھ کر پانی میں کود پڑتے۔ اس قسم کی آوازوں سے اسے اتنی دہشت ہوتی۔ کہ کئی بار لیمپ اس کے ہاتھ سے گرنے کو تھا۔ مگر وہ فرض کی اہمیت کو پیش نظر رکھ کر اپنے دل کو مضبوط کرتا اور اس کے ساتھ اسے خیال آتا۔ کہ اگر لیمپ بجھ گیا یا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ تو یقیناً یہ کیڑے مجھے اس بدرو کے اندر ہی کھا جائیں گے۔ اس خیال سے اسے اس قدر خوف محسوس ہوتا۔ کہ معلوم ہوتا تھا کسی نے برف کا ٹکڑا اس کے دل پر رکھ دیا ہے!

اسی طرح کئی بار اس کی ہمت شکست ہونے کے قریب ہوئی۔ بارہا اس دیوانہ وار کوشش میں مایوس ہو کر وہ راستہ چلتے چلتے رک گیا۔ لیکن پھر جب اسے اپنے بھائی کا خیال آتا جس نے اس کے متعلق اس قدر فیاضی کا اظہار کیا تھا۔ اور جس کے ساتھ وہ مدد کا وعدہ کر چکا تھا۔ جب اسے اس حسینہ کا بھی خیال آتا۔ جس سے اس نے برملا محبت کا اقرار کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جب وہ یہ سوچتا۔ کہ اگر میں نیچے مرا تو میرے لئے پھر وہی قید خانہ کی زندگی نظر آتی ہے۔ تو ان سب خیالات کو پیش نظر رکھ کر وہ پھر اپنے ارادہ کو مضبوط کر کے اس خوفناک گندی بدررو کے اندر سے تکلیف دہ سفر طے کرتا چلا جاتا۔

اپنے لیمپ کو اونچا اٹھائے۔ اور آہنی ڈنڈے کی مدد سے کثیف کیچڑ کو ہٹاتے ہوئے جس سے اس قدر بدبو پیدا ہوتی تھی۔ کہ دماغ پھٹا جاتا تھا۔ اس بدبودار ہوا میں سانس لیتا ہوا انگلستان کا بہادر۔ فیاض اور اولوالعزم امیر اپنے فرض کی خاطر آگے کو بڑھ رہا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھا۔ بدررو کے اندر کثیف ہوا میں بارہا ایسا معلوم ہوتا۔ کہ اس کا دم گھٹ رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کا اندیشہ لگا ہوا تھا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کثیف ہوا لمپ کے شعلے سے بھڑک کر کوئی خوفناک دھماکہ پیدا کر دے۔

لیکن سننا! یہ گڑگڑاہٹ کی آواز کیا تھی۔ جو دور فاصلہ پر بادل کی گرج سے مشابہ معلوم ہوئی۔

آرتھر رک گیا۔ اور اس آواز کو سننے لگا۔

پھر جلدی ہی اس نے معلوم کر لیا۔ کہ میں ایک ایسے بازار کے نیچے گذر رہا ہوں جس پر گاڑیاں چلتی ہیں۔ اب اس بارہ میں اسے کامل یقین ہو گیا۔ کہ میں لندن ہی میں ہوں۔ گدلے پانی کے بہاؤ کو پیش نظر رکھکر وہ پہلے بائیں جانب ایک اور نالی کے اندر مڑا۔ جو بدررو کا ایک حصہ تھی۔ پھر دائیں جانب۔ یہاں پہنچکر اسے معلوم ہوا۔ کہ سڑک کے اوپر چلنے والی گاڑیوں کی آواز زیادہ صفائی کیساتھ سنائی دیتی ہے۔ اور گاڑیاں بھی نسبتاً زیادہ گذرتی ہیں۔

یکایک اسے بدررو کے کثیف پانی پر جس کے اندر وہ گھٹنوں تک تر گذر رہا تھا۔ روشنی کی جھلک نظر آئی۔ یہ روشنی اس سے صرف نصف گز کے قریب آگے تھی۔ اور پانی کی حرکت کی وجہ سے ہلتی جلتی نظر آتی تھی۔

وہ آگے بڑھا۔ اور اب اسے بالائی فرش کے اوپر چلنے والے آدمیوں کے پاؤں کی چاپ بھی سنائی دی۔ اس نے اور آگے جاکر اوپر کی طرف دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بازار میں بدررو کے اوپر ایک سوراخ دار آہنی ڈھکنا رکھا ہوا ہے۔ اور ان سوراخوں کے اندر باہر کی روشنی کی جھلک دکھائی دیتی۔ اور چلنے والے پاؤں کی چاپ سنائی دیتی ہے۔

اسے راہروں کی گفتگو کی آوازیں بھی سنائی دیں۔ اور یہ آوازیں اسوقت اسے بیرونی دنیا سے بے تعلق رہنے کے بعد نہایت خوشگوار معلوم ہوئیں۔

سوچتا تھا کیا میں لوگوں کو مدد کے لئے آواز دوں۔ تاکہیں۔ اثر ندامت کو محسوس کر کے وہ خاموش رہا۔ اس نے دل میں سوچا۔ اگر میں نے راستہ چلنے والوں کو مدد کیلئے بلایا۔ تو بہت سا ہجوم ہو جائے گا۔ لوگ میری طرف تعجب کی نظر سے دیکھیں گے طرح طرح کے سوالات پوچھے جائینگے۔ اسلئے بہتر یہی ہے۔ کہ اس غیر معین زمین دوز راستہ چلتا ہوا اس میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پر اور آگے نکل جاؤں۔ کہ عنقریب باہر آنے کا کوئی محفوظ مقام مل جائیگا۔

یہ سوچکر ارل اس پانی کے اندر سے جس پر بازار میں جلتے ہوئے لمپ کی روشنی منعکس تھی گذرتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کے پاؤں کی حرکت سے بدرو کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے کیڑے اور جانور کچھ تو پانی میں کود پڑتے تھے۔ کچھ دیواروں کے اوپر چڑھنے لگتے تھے۔

دس بارہ گز اور آگے چلکر وہ پھر اپنی جگہ پر رک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آئندہ غیر یقینی حالت پر وہ اس خوشگوار سوراخ کے قرب کو چھوڑنا پسند نہیں کرتا لیکن فوراً ہی اپنے تامل پر غالب آکر وہ دائیں بائیں مڑنے کے بغیر سیدھا آگے کو چلتا گیا۔

اب اسے تہہ خانہ سے نکلے ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا تھا۔ لیکن اس زمین دوز راستہ کا انتہائی سرا کہیں نظر نہ آتا تھا۔ طرح طرح کے اندیشے اس کے تخیل میں بھیانک صورتیں اختیار کرنے لگے۔ اور وہ انتہائی یاس کو اپنے دل میں جگہ دینے کو تھا۔ کہ دور فاصلہ پر اسے ایک ہلکی سی روشنی مدھم ستارہ کی طرح چمکتی نظر آئی۔

یہ روشنی اسے اس وقت شعاع امید معلوم ہوئی۔ اور جوں جوں یہ اس کے قریب پہنچتا گیا۔ روشنی تیز ہوتی گئی۔

آخر کار اسے ایک اور روشنی تاریکی اور چمک کے درمیان جدوجہد کرتی نظر آئی۔ پھر تیسری پھر چوتھی۔ اس کے ساتھ ہی اسے ہوا میں تازگی محسوس ہونے لگی۔ اور اس کے دل میں یقین پیدا ہو گیا۔ کہ اس خوفناک زمین دوز راستہ کا انجام اب قریب ہے۔

بیشک اس کا خیال غلط نہ تھا۔ روشنی تعداد اور چمک میں بڑھتی گئی۔ اور اسے جلد ہی اس بات کا یقین ہو گیا۔ کہ یہ ان لمپوں کی روشنی ہے۔ جو دریائے ٹیمز کے کنارے پر روشن ہیں۔ چند منٹ اور گذرنے پر اس کے سارے شکوک رفع ہو گئے۔ دریا کی تازہ ہوا اسے اپنے رخساروں سے مس کرتی محسوس ہوئی۔ اور جب وہ بدرو کے دہانہ پر پہنچا۔ اس نے لمپ کو اپنے ہاتھ سے پھینکدیا۔ تو اسے سامنے عظیم الشان دریائے ٹیمز بہتا نظر آیا۔ جس پر تھوڑے فاصلہ سے بائیں ہاتھ کو پل بنا ہوا تھا۔

وہ اس پل کو جانتا تھا۔ اور چونکہ مطلع صاف تھا۔ اس لئے چاند کی روپہلی روشنی میں اس نے جلد ہی شناخت کر لیا۔ یہ بلیک فرائرز کا پل تھا۔

اب اس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ میں اب اس مقام سے روانہ ہوا۔ وہ کس سمت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں واقع ہے؟

راستہ میں جہاں جہاں وہ مڑا تھا۔ ان مقامات کے محل وقوع کو پیش نظر رکھکر اس نے سوچا۔ کہ میرا مقام حراست کارکون ویل میں کسی جگہ واقع تھا۔ لیکن اب جبکہ وہ اپنی خوفناک قید سے رہائی پا چکا تھا اس نے ان معمولی سوالات پر غور کرنے کے لئے رکنا غیر ضروری سمجھا۔

دریا میں پانی اترا ہوا تھا۔ چنانچہ جس وقت وہ بدر رو کے دہانہ سے گذر کر دریا میں داخل ہوا۔ تو پانی اس کے گھٹنوں تک تھا۔ اس کے کپڑے کیچڑ سے لت پت تھے۔ لیکن اس وقت وہ اپنی آزادی اور رہائی کی خوشی میں یہ سوچنے کے لئے بھی نہ رکا۔ کہ میری ظاہری صورت کیسی ہے۔ چار ہفتوں تک اسے داڑھی کی صفائی کا موقعہ نہ ملا تھا۔ کپڑے بے ترتیب اور بال الجھے ہوئے تھے۔ اس نے سوچا۔ کہ اس حالت میں بازار میں جانا معیوب ہوگا۔ اس لئے بدن صاف کرنا اور کپڑے بدلنا ضروری سمجھا۔ دریا کے کیچڑ سے بھرے ہوئے کنارہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا وہ ایک گھاٹ کی سیڑھیوں کے راستہ باہر نکلا۔ اور اس کے بعد وائٹ فرائرز کے بازار میں داخل ہوگیا۔ وہاں پر وہ ایک ادنیٰ درجہ کے شراب خانہ میں داخل ہوا اور چونکہ ان لوگوں نے جنہیں اسے زیر حراست رکھا تھا۔ اس کی نقدی نہیں چھینی تھی۔ اس لئے بٹوا جیب ہی میں تھا۔ روپیہ کی مدد سے اس نے سارا سامانِ ضرورت بڑی آسانی کیساتھ حاصل کر لیا۔ شراب خانہ کے مالک نے ایک سوٹ اس کے ہاتھ فروخت کرنا منظور کر لیا۔ اور چونکہ اتفاق سے دونوں کا قد مساوی تھا۔ اور شراب خانہ کے مالک کی بدنی ساخت بھی ویسی ہی پتلی تھی۔ اس لئے اس کے کپڑے ارل کے بدن پر ٹھیک اترے۔

کمرہ کی تنہائی میں جلد جلد تبدیل لباس کرتے ہوئے کئی بار ارل کے جی میں آئی کہ شراب خانہ کے مالک سے ٹام رین کے متعلق سوالات پوچھوں۔ لیکن پھر جب وہ اپنی ہیئت کذائی کیطرف دیکھتا۔ تو خیال آتا۔ کہ میری صورت کو دیکھکر مالک شرابخانہ کے دل میں پہلے ہی کسی طرح کے شبہات پیدا ہوگئے ہوں گے۔ اس لئے اس نے دور اندیشی سے کام لیکر یہی مناسب سمجھا کہ اس کے ساتھ اس قسم کی کوئی گفتگو نہ کیجائے۔ جس سے وہ شبہات مضبوط ہوں۔ اور میرے لئے کوئی ایسی مشکل پیدا ہوجائے۔ کہ اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے اپنا نام اور رتبہ ظاہر کرنا پڑے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی اس وقت جب وہ غسل خانہ میں تھا۔ اور کپڑے بدل رہا تھا طرح

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

طرح کے خوفناک خیالات اس کے دل میں تشویش اور فکر پیدا کر رہے تھے۔ اور چونکہ اس وقت ارل کے لئے بدنی آرامگی کی ضرورت ہمیشہ سے زیادہ محسوس ہوتی تھی۔ تاہم اس موقع پر اس نے اس قدر تیزی سے کام لیا کہ شائد اس سے پہلے کبھی نہ لیا ہوگا۔

آخرکار اس قابل ذکر رات کو سینٹ پال کے گرجا نے آٹھ بجائے تھے۔ کہ آرتھر شراب خانہ سے باہر نکلا۔ شراب خانہ کا مالک اور اس کی بیوی اپنے دل میں طرح طرح کے قیاسات دوڑا رہے تھے۔ کہ جب یہ شخص پہلے اس مکان میں آیا۔ تو اس قدر شکستہ حال کیوں تھا۔ لیکن نقدی کی اس مقدار کو پیش نظر رکھ کر جو انہیں اس کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ انہوں نے اس غیر معمولی استعجاب کو جلدی ہی فرو کر لیا کیونکہ ارل نے انکی خدمات کا معاوضہ کھلے دل سے دیا تھا۔

ادھر ارل آف اینگھم شراب خانہ سے نکل کر فلیٹ سٹریٹ کے راستہ کسی ایسے ہوٹل یا قہوہ خانہ کی طرف چلا۔ جہاں اخبارات کے فائل رکھے جاتے ہوں۔ لیکن اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ کہ اس عظیم الشان بازار میں ہر طرف بے رونقی اور سناٹا ہے۔ دوکانیں سب بند تھیں۔ اور گاڑیاں جن کی مسلسل قطار دو رویہ چلتی نظر آیا کرتی تھی۔ بہت کم تعداد میں دکھائی دیتی تھیں۔

بہت کچھ سوچنے کے بعد آخر اسے خیال آیا کہ آج شائد اتوار کا دن ہے۔ اپنے قید خانہ کی تاریکی میں اگرچہ وہ دن کی روشنی دیکھنے سے قاصر تھا تاہم صبح کو جب اس کا محافظ کھانا لیکر آتا۔ تو وہ سمجھتا۔ کہ دن نکل آیا ہے۔ باوجود اس کے اس کے لئے یہ اندازہ کرنا دشوار تھا کہ آج کونسا دن ہے یا کل کونسا دن ہوگا۔

جب وہ فلیٹ سٹریٹ میں کشمکش و پیچ کی حالت میں کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اسے خیال آیا کہ بہتر ہو اخبار ویکلی ڈسپیچ کے دفتر میں جو بالمقابل واقع تھا جا کر اس ہفتہ کا ایک اخبار خرید لوں۔ چنانچہ اس نیت سے وہ اخبار مذکور کے دفتر میں داخل ہوا لیکن اس کا تعجب اور فکر اس قدر بڑھی ہوئی تھی۔ تھوڑے عرصہ انتظار نے اس کے دل میں اس قدر بے چینی پیدا کر دی تھی اور اس کی طبیعت میں اس قدر اندیشے پیدا ہو چکے تھے۔ کہ اخبار خرید کر وہ اسقدر ضبط سے کام نہ لے سکا۔ کہ دفتر سے باہر جا کر اسے دیکھتا۔ اس پر نظر ڈالنے کے لئے وہیں رک گیا۔

اور جب اس نے اس اخبار کو کھول کر دیکھا۔ تو کالم کے سر پر عنوان کو دیکھ کر وہ کس طرح چونکا! اس کے دماغ میں کس زور کا چکر آیا! اور وہ اپنے آپ کو کس درجہ مغلوب و مایوس محسوس کرنے لگا۔ کیونکہ نگاہ کے سامنے یہ الفاظ جو جلی حروف میں درج تھے۔ اسے آتش سوزاں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے حروف کی طرح نظر آئے۔

رین فورڈ کی سزایابی

یہ عنوان پڑھ کر وہ اس قدر متاثر ہوا کہ لڑکھڑاتا ہوا دفتر کی چوبی دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ اخبار اس کے ہاتھوں سے گرنے کو تھا۔ لیکن اس نے بڑی کوشش سے کام لے کر اپنے آپ کو سنبھالا۔ اور مزید تفصیلات کو دیکھنے لگا۔ مگر دماغ میں چکر آرہا تھا۔ نگاہ دھندلی ہو چکی تھی۔ اور نظر کسی ایک مقام پر جمتی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ دیر تک مضمون کو پڑھنے سے قاصر رہا۔

اخبار کے دفتر میں کلارک نے سمجھا۔ ارل پر لیکا یک بیماری کا دورہ ہو گیا ہے۔ اس نے اس سے اس بارہ میں سوال بھی پوچھا۔ لیکن ارل نے براہ راست جواب دینے کے بغیر اس سے بےصبری کی حالت میں خود کئی سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ اس کا دماغ اضطراب کی حالت میں تھا۔ اور خیالات پریشان تھے۔ تاہم اتنا اسے معلوم ہو گیا۔ کہ رینفورڈ کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے۔ اور کل صبح اسے ہارس مونگمیری کے جیلخانہ میں پھانسی پر لٹکایا جائے گا!

سخت بےچینی کی حالت میں اخبار کو ہاتھ سے پٹک کر ارل دفتر سے باہر نکلا۔ اس پر انتہائی مایوسی کی جو حالت طاری ہو چکی تھی۔ اس پر قابو پانے کی اس نے بہت کوشش کی۔ لیکن خیالات امید کی ذرا سی جھلک کو بھی دل میں داخل نہ ہونے دیتے تھے۔

عین اس وقت ایک کرایہ کی خالی گاڑی پاس سے گزر رہی تھی۔ ارل نے اسے روکا۔ اور سوار ہو کر گاڑی بان سے کہنے لگا۔ ہارس مونگمری کے جیلخانہ کی طرف چلو۔

گاڑی بان نے یہ دیکھ کر کہ سوار بہت بےچین ہے۔ گھوڑوں کو چابک لگائی۔ اور بلیک فرائر کی پل پر سے گزر کر۔ گاڑی ایک فراخ سڑک سے ہوتی ہوئی یادگاری ستون کے پاس سے گزر کر جیلخانہ کے سامنے رک گئی۔

ارل اس سے بےچینی کی حالت میں اترا۔ اور گورنر جیلخانہ کے مکان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کہ ایک خوفناک آواز اس کے کانوں میں پہنچی۔

اس کی نگاہ اوپر کی طرف اٹھی۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ جیلخانہ کی چوٹی پر۔ چاند کی روشنی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں نمایاں۔ پھانسی کے ستون تیار کھڑے ہیں۔ اور بڑھئی کل کے کام کے لئے ابھی سے تیاریاں کر رہا ہے۔

باب ۵۲ سعی بے سود

جس وقت ارل آف اینگھم نے یہ خوفناک نظارہ دیکھا تو اس کے منہ سے نہ کوئی لفظ نہ آواز اور نہ چیخ نکلی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ وہ رعشہ براندام سکتہ کی حالت میں حیرت زدہ ہو کر رہ گیا ہے۔

انتہائی یاس اس کے سینہ میں جاگزین ہو چکی تھی۔ اس کی نگاہیں کسی نامعلوم سحر کے زیر اثر اس خوفناک چیز کی طرف جو جیلخانہ کی چوٹی پر بنی ہوئی مجرموں کو موت کا راستہ دکھلانے کا ذریعہ تھی۔ عرصہ دراز تک لگی رہیں۔ اس کے تمام قوائے ذہنی و بدنی یکایک اس نظارہ کو دیکھ کر معطل ہو گئے تھے۔ آخر کسی شخص نے اسے آستین سے پکڑ کر کھینچا۔ تو وہ اس نیم خواب کی سی حالت سے بیدار ہوا۔ مڑ کر دیکھا۔ تو چاند کی پھیکی روشنی میں ایک زرد رُو لڑکا اپنے قریب کھڑا نظر آیا۔

اس سے مخاطب ہو کر ارل نے پوچھا "کیا تم مجھے جانتے ہو؟ تم مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو"

لڑکے نے افسردگی اور رنج کے لہجہ میں کہا "مائی لارڈ۔ میں آپ کو پہچانتا ہوں۔ اور میں اس نیک دل فیاض شخص سے بھی واقف ہوں۔ جسے۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے بے اختیار طوفان اشک بہ نکلا۔ اور اس نے انگلی سے پھانسی کی طرف اشارہ کیا۔

ارل نے پرشوق لہجہ میں پوچھا "کیا تم رین فورڈ کو جانتے ہو؟ میرے اچھے لڑکے تم بتاؤ۔ تمہاری ان دنوں اس سے ملاقات ہوئی ہے؟ کیا تمہیں اس سے گفتگو کا موقعہ ملا ہے؟"

جیکب سمتھ نے کیونکہ یہ لڑکا وہی تھا۔ جواب دیا "جی ہاں۔ میں آج ہی شام اس سے ملا تھا۔ میں اس سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو آیا ہوں۔ بس یہ ہماری الوداعی ملاقات تھی اور اس نے مجھ سے درخواست کی۔ کہ اب مجھ سے ملنے نہ آنا۔ کیونکہ کل۔۔۔"

"اُف! الوداعی!" ارل نے ہلکی اور کھوکھلی آواز میں کہا۔ لیکن پھر جلدی ہی اپنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لہجہ کو بدل کر اس نے رطک سے سوال کیا "وہ بھلا وہ اس وقت کے لیے کس طرح تیار ہے؟ میرا مطلب یہ ہے۔ وہ مضطرب اور بے چین ہے۔ یا اطمینان کی حالت میں؟"

جیکب نے جواب دیا "اے صاحب جس قسم کی غیر معمولی ہمت اور استقلال کا اظہار اس کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اس کی نظیر بہت کم دیکھنے میں آئی ہوگی۔ لیکن اپنے آخری اوقات میں مائی لارڈ وہ سب سے زیادہ آپ کو یاد کرتا رہا ہے"

"مجھے؟"

"ہاں مائی لارڈ آپ کو وہ بہت چاہتا تھا۔ شاید میرے متعلق کسی کی زبانی کچھ بدگوئی سن کر وہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اسے اپنے یوم حراست کے ایک دو روز بعد آپ کی طرف سے ایک خط موصول ہوا تھا۔۔۔"

"الٰہی کیا وہ اس شبہ میں ہے۔ کہ میں اس سے عمداً بے مہری کا سلوک کر رہا ہوں؟" ارل نے پرجوش لہجہ میں کہا "خواہ کچھ ہو یہ ضروری ہے۔ کہ میں اس سے ملوں۔ میرا فوراً ہی اس کے پاس پہنچنا لازم ہے"

یہ ارادہ کر کے وہ گورنر جیلخانہ کے مکان کی طرف قدم اٹھانے لگا تھا۔ کہ جیکب نے پھر اسے آستین سے پکڑ کر روک لیا۔ اور کہنے لگا "مائی لارڈ آپ کی کوشش بے سود ہے۔ کیونکہ آپ کو رات کے وقت اندر جانے کی اجازت نہ دی جائے گی"

ارل کہنے لگا "وہ یہ غیر ممکن ہے۔ کہ جیلخانہ کا محافظ میری درخواست کو نامنظور کرے۔"

چنانچہ وہ قدم بڑھاتا ہوا گورنر جیلخانہ کی کوٹھی کے قریب پہنچ گیا۔

جیکب بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ اور وہاں پہنچ کر ایک بار پھر اس نے کہا "مائی لارڈ کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ اس قیمتی وقت کو بے سود ملاقات میں ضائع کرنے کی بجائے آپ اس عرصہ میں اس کی جان بچانے کے لیے کوئی کوشش کریں"

ارل پر ان لفظوں کا بہت اثر ہوا۔ اور وہ کہنے لگا "تم سچ کہتے ہو۔ اس وقت اس سے ملنا سراسر بیکار ہے۔ الٹا اس کا اثر یہ ہوگا۔ کہ تیری رہی سہی ہمت سلب ہو جائے گی۔ اس لئے ٹھیک ہے تم میرے ساتھ رہو معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں رینفورڈ کے معاملات سے دلچسپی ہے۔ میں ابھی جا کر اسے معافی دلانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ہوگا۔ اس کی اطلاع سب سے پہلے تم کو دوں گا"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنا کہہ کر آرتھر کرایہ کی گاڑی کی طرف مڑا۔ اور جیکب کو ساتھ لیکر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ پھر گاڑی کا دروازہ بند کرکے وہ گاڑیبان سے مضبوط لہجہ میں کہنے لگا "وزیر داخلہ کے دفتر کی طرف چلو۔"

راستہ میں ارل نے جیکب سمتھ سے رینفورڈ کے متعلق صدہا قسم کے سوالات پوچھے۔ جن کے جواب میں اسے یہ معلوم ہوا کہ رینفورڈ کو اس بات کا کامل یقین ہے کہ اس استغاثہ کا محرک نہ سر کرسٹوفر بلینٹ۔ نہ مسٹر کرٹس ہے۔ اور نہ انہوں نے سٹر ہاورڈ کیمپ سے اس رہزنی کی واردات کے متعلق استغاثہ دائر کرنے کی درخواست کی۔ جس کی وجہ سے رینفورڈ کو سزائے موت دی گئی۔ چنانچہ انہوں نے عدالت پولیس اور اولڈ بیلی کی عدالت سشن میں اپنی شہادت میں یہی بات صاف لفظوں میں کہہ دی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ ہاورڈ نے کبھی ذاتی غرض کی بنا پر استغاثہ دائر نہیں کیا۔ شبہ یہ تھا کہ اس مقدمہ کو عمل میں لانے والا درحقیقت کوئی خفیہ اور پوشیدہ ہاتھ ہے۔ جس نے ہاورڈ کو اپنا ذریعہ بنایا۔

ارل کو گفتگو سے معلوم ہوا کہ جیکب اتنی مرتبہ جتنی اسے قواعد جیلخانہ کی رو سے اجازت تھی۔ رینفورڈ سے ملتا رہا۔ اور اس نے رینفورڈ کی طرف سے حسین بیوہ کو جو خطوط پہنچائے ان میں سے ایک میں اس نے درخواست کی تھی کہ تم برینڈن سٹریٹ والے مکان کو چھوڑ کر کسی دوسرے مکان میں چلی جاؤ۔ کیونکہ اسے اندیشہ تھا۔ وہ نامعلوم دشمن جنہوں نے مجھے برباد کیا ہے تمہیں بھی اپنے بغض و کینہ کا نشانہ بنائیں۔ جیکب نے اثنائے گفتگو میں بیان کیا کہ پہلی مرتبہ ہی جب میں بیوہ کے مکان پر گیا۔ . . اور معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اس سے دوسرے دن ظہور میں آیا تھا۔ جب لارڈ ایلنگھم کی مختصر چٹھی رینفورڈ کو ملی ہوگی تو اس حسینہ نے چند کاغذات کو ایک لفافہ میں ڈال کر انہیں سربمہر کرکے جیکب کے ہاتھ قیدی کے پاس پہنچا دیا تھا۔ خاتمہ گفتگو پر وہ کہنے لگا "جب میں آج شام رینفورڈ سے ملا تو اس نے وہ پیکٹ میرے حوالہ کر دیا اور کہا کہ اسے آپ کو دیدوں۔ یا آپکی عدم موجودگی میں کل آپکے مکان پر چھوڑ آؤں۔ . . یعنی اس وقت جب رینفورڈ کا خاتمہ ہو چلے۔ لیکن چونکہ آپ سے اس وقت غیر متوقع طور پر ملاقات ہو گئی ہے۔ اس لیے . . ."

ڑکا اس طرح زار زار رو رہا تھا۔ کہ سسکیوں کی وجہ سے فقرہ کو پورا نہ کر سکا۔ اور اس نے وہ لفافہ جیب سے نکال کر ارل کے حوالہ کر دیا۔ اس نے بھی اسے خاموشی سے لیا اور اپنے ہاتھ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں سے لیا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ اس کے اندر کیا ہے۔ بحالت موجودہ ٹامریِن کے اس فیاضانہ طرز عمل کو دیکھ کر اس کے دل کو جو اذیت پہنچی قلم اس کے بیان سے عاجز ہے۔

لیکن فوراً ہی وہ شعلۂ امید جو اس کے سینہ میں پہلے سے پیدا ہوا تھا۔ ایک روشن اور چمکدار شعلہ کی صورت میں نمودار ہوئی۔ اور اس نے سوچا۔ ان کاغذات کی بنا پر میں وزیر داخلہ کو اطمینان کرا دوں گا۔ کہ اگر مجرم کی سزا کو ملتوی نہ کیا گیا۔ تو ایک شخص جو ارل کا بھتیجا کہلاتا ہے پھانسی پا جائے گا۔ اور آئندہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ منسوخی سزا کی اپیل میں یہ دلیل کس درجہ کارگر ثابت ہوگی۔

اپنے سرا پا بھتیجے بھائی کے طرز عمل پر غور کرتا ہوا وہ اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہنے لگا اور فیاض دل بھائی ہیں تیرے اس حسن سلوک کو یاد رکھوں گا۔ تو نے ان کاغذات کو میرے حوالہ کر کے معاملہ میں کیسا بہتر کام کیا۔ کہ تیری زندگی بچانے کا ذریعہ ہوں گا۔ دنیا میں کون ایسا سفاک شخص ہے۔ کہ مجھ ایسے بہادر کے ساتھ ناشکر گذاری کرے" پھر وہ جیکب سے مخاطب ہو کر ذرا بلند آواز سے بولا "مجھے یقین ہے۔ یہ کاغذات جو تم نے اس وقت میرے حوالے کئے ہیں۔ اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کا ذریعہ ثابت ہوں گے۔ جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے"

لڑکا غیر معمولی خوشی کا اظہار کر کے کہنے لگا "مائی لارڈ کیا فی الحقیقت ابھی امید باقی ہے۔ چونکہ اگر خود ریِن فورڈ کی خاطر نہیں۔ تو اس حسینہ کے لئے جس کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ آپ کو ضرور اس کی جان بچانے کی انتہائی کوشش سے کام لینا چاہیئے"

ارل نے جلدی سے پوچھا "کیا وہ اسے جیلخانہ میں ملنے آئی تھی؟"

جیکب کہنے لگا "صرف ایک بار اور وہ بھی آج سہ پہر کو۔ میں اس الوداعی نظارہ کے وقت موجود نہ تھا۔ مگر جس وقت وہ باہر نکلی۔ تو میں جیلخانہ کے پاس ہی پھر رہا تھا۔ اسے حضور ان آنکھوں نے بہت سے نظارے دیکھے ہیں۔ لیکن میری دعا ہے۔ کہ کسی حسینہ کو رنج کا نظارہ انہیں پھر دیکھنا نصیب نہ ہو۔ جبتک میری زندگی قائم ہے۔ وہ نظارہ میرے تخیل سے محو نہ ہوگا۔ جو ہوا کے جھونکے سے اس کی نقاب ہٹ جانے کے بعد مجھے دکھائی دیا۔ اب بھی اس کی یاد آتی ہے۔ تو سینہ پر برچھیاں سی لگتی ہیں۔۔"

ارل نے دلی میں کہنے لگا "میرے نوجوان دوست۔ خواہ کچھ ہو۔ میری کوششیں ایک بار پھر ان دونوں کو ملا دیں گی۔ جس قدر زیادہ میں اس معاملہ پر غور کرتا ہوں۔ مجھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یقین ہوتا جارہا ہے، کہ وزیر داخلہ کو اس معاملہ میں ضرور اظہار رحم کرنا پڑے گا۔ معاملہ قتل عمد کا نہیں۔ اور مجرم بجائے خود انتہا کمزور ہے۔۔"

جس وقت گاڑی وزیر ملکی کے دفتر کے سامنے رکی، اور ارل نے جیکب سے کہا "تم یہیں ٹھہرو۔ میں ابھی مل کر واپس آتا ہوں۔"

لیکن آرتھر کے اس وقت کے رنج وغم کا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔ جب اسے معلوم ہوا کہ وزیر موصوف نہ اپنے سرکاری اور نہ پرائیویٹ دفتر واقع لندن میں موجود ہے کیونکہ وہ اسی شام کو انگلستان کے شمال میں اپنے دیہاتی مکان کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔

پہلے تو ارل نے سوچا۔ خواہ میرے ہزاروں خرچ ہو جائیں۔ میں تیز رفتار گھوڑوں کی مدد سے وقت پر اس کے پاس پہنچ کر انتونی کی سزا کا پروانہ حاصل کر ہی لوں گا۔ لیکن جو تجویز بادی النظر میں اسی قدر سہل معلوم ہوتی تھی۔ وہ ذرا غور کرنے پر ناممکن العمل نظر آنے لگی۔ کیونکہ اس نے سوچا۔ اگر میں کسی ذریعے سے اس تک پہنچ ہی گیا۔ تو اس کا جواب وقت معینہ سے پہلے حکام جیلخانہ تک کیونکر پہنچایا جا سکے گا۔ معافی تو منظور ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ وقت پر نہ پہنچی تو اس کا عدم وجود برابر ہے۔

وزیر اعظم کے پاس جانا سراسر بے سود تھا۔ کیونکہ اس کی طرف سے یہی جواب ملتا۔ کہ معاملہ وزیر ملکی سے تعلق رکھتا ہے۔ میں اس میں دست اندازی نہیں کر سکتا۔

چند منٹ غور کرنے کے بعد آخر ارل کو ایک اور تجویز سوجھی۔ کہنے لگا "میں سیدھا بادشاہ سلامت کے پاس جاتا ہوں۔" وزیر ملکی کے دفتر سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ملک معظم قصر بکنگھم میں فروکش ہیں۔

اب رات کے دس بج چکے تھے۔ اور اس خوفناک وقت کے درمیان جس کی یاد سے ہی بدن پر لرزہ پیدا ہوتا تھا ابھی دس گھنٹہ کا عرصہ حائل تھا۔ یقیناً اس عرصہ میں بہت کچھ کیا جا سکتا تھا۔

گاڑی کی طرف واپس آ کر اس نے گاڑی بان سے کہا "تم واپس میرے مکان کی طرف چلے چلو۔" راستہ میں اس نے جیکب سے کہا۔ "وزیر ملکی کے معاملہ میں اس کی عدم موجودگی سے مجھے سخت مایوسی ہوئی ہے۔ لیکن میں نے سیدھا بادشاہ سلامت کے پاس جانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس طرح وہ حقیر تباہ حال لڑکا ٹام رین کے ساتھ ہمدردی رکھنے کی وجہ سے ایک امیر کبیر کا رازدار بنا۔

جب ارل مکان پر پہنچا۔ تو گھر والوں کو اس کی غیر متوقع واپسی سے بڑی خوشی ہوئی نوکروں نے ارل کی نسبت ڈاکٹر لیسٹر سے دریافت کیا تھا۔ لیکن وہاں سے بھی انہیں اسی قدر مختصر حال معلوم ہوا۔ جو ارل کی اپنی چٹھی میں مذکور تھا۔ جو اس نے قید خانہ سے لکھی تھی اور جس میں اپنے ایک ضروری کام پر جانے کا حوالہ درج تھا۔ لیکن باوجود اس کے اس کی غیر حاضری سے سب مکینوں کو بڑی تشویش پیدا ہو گئی تھی۔ اور اب وہ اسے واپس آئے دیکھکر بہت خوش ہوئے۔

ہر طرف سے مبارک سلامت کا شور بلند ہوا۔ لیکن ارل نے اسے بڑے اضطراب کے ساتھ منقطع کر کے کہا "مجھے فوراً ہی ایک کام پر واپس جانا ہے۔ میری گاڑی تیار کرو اور ایک آدمی جاکر لیڈی مدبٹ نیلڈ کو میری واپسی کی خبر دے آئے۔ ایک اور آدمی خود آگسٹن سٹریٹ میں ڈاکٹر لیسٹو کے پاس جائے۔ اور ان سے کہے کہ وہ یہاں آکر اس وقت تک میری واپسی کا انتظار کریں۔" جیکب کی طرف اشارہ کر کے اس نے نوکروں سے کہا "اس لڑکے کی اچھی طرح سے خبر گیری کیجائے اور جس چیز کی ضرورت ہو۔ فوراً مہیا کر دی جائے۔"

پھر جلد جلد اپنے کمرہ میں پہنچکر اس نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ اس کا خادم خاص حاضر ہوا تھا۔ مگر اس نے یہ کہکر اسے واپس بھیجدیا کہ مجھے سردست تمہاری ضرورت نہیں۔

کمرہ کی تنہائی میں اس نے اس پیکٹ کو کھولا جو جیکب نے اسے دیا تھا۔ اس میں سے ایک چھوٹا سا تھیلا برآمد ہوا جس میں چند خطوط اور کاغذات بند تھے۔ اور ان کے اوپر ایک فیتے کا ٹکڑا بندھا ہوا تھا جس کی رنگت مرور زمانہ سے اس قدر مسخ ہو گئی تھی کہ معلوم کرنا مشکل تھا۔ اصلی رنگت کیا تھی۔ کاغذات کے ساتھ ایک مختصر رقعہ ارل کے نام لکھا ہوا تھا۔ جس کا لفافہ اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کھولا۔ اور پھر اس کا مضمون آنسو بہاتے ہوئے پڑھا۔ لکھا تھا:

پیارے بھائی! تمہارے سے جو امانت میری نسبت ہو۔ وہ کچھ بھی ہو یہ حال اتفاقیہ ... آخر تک ... ان کاغذات میں اس سے تمہاری تسلی ہو جائے۔ کہ نہیں یقین ہو جائے۔ اس لڑکی ... جو مجھ سے زیادہ جیلخانہ میں ہوتی رہی ... کی فرضی قصہ اپنا بنایا گیا تھا۔

میرے آخری اوقات میں جو مجھ سے تمہاری دوستی کا باعث خواہ کچھ ہو۔ بہر حال میں تمہارا دلی ...

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تمہاری نسبت ذرا بھی ملال نہیں۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ تم پھولو۔ پھلو۔ اور اس خطاب اور دولت سے کام لو۔ جو عنقریب ہر قسم کے تنازعات کے دائرہ سے نکل جائے گی۔

میں نے وعدہ کیا تھا۔ تمہارے مطالعہ کے لئے اپنی انقلاب آمیز زندگی کے حالات قلمبند کر کے چھوڑ جاؤں گا۔ لیکن کیا یہ بتانے کی ضرورت ہے؟ میں نے اس وعدہ کو کیوں ایفا نہ کیا؟

ٹی۔ آر

ان سطور کو پڑھ کر ادل بہت دیر تک روتا رہا۔ اتنا رویا کہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کا دل ٹوٹتا جا رہا ہے۔

آخر بلند آواز سے کہنے لگا۔ میرے بھائی تو خیال کرتا ہے۔ میں نے تجھے مصیبت میں دیکھ کر تیری امداد سے دست کشی اختیار کر لی۔ مگر اس کے باوجود تو میری ترقی اقبال و دولت کے لئے دعا کرتا ہے۔ الٰہی مجھے توفیق دے۔ کہ میں ثابت کر دوں۔ میں اس کے فیاضانہ سلوک کا ہرگز غیر مستحق نہ تھا۔ اب میرا فرض ہے۔ جس طرح بھی ممکن ہو تیری جان بچاؤں۔۔۔"

اس نے ان دستاویزات کو دیکھنا ضروری نہ سمجھا۔ رینفورڈ نے لکھا تھا۔ کہ یہ میرے دعوے کا ثبوت ہیں۔ اور ادل نہیں چاہتا تھا۔ کہ ان کاغذات کی دیکھ بھال سے وہ رینفورڈ کے قول کے متعلق اپنی بے اعتمادی ظاہر کرے۔

اپنی جگہ سے اٹھ کر اس نے اس قسم کا لباس جو بادشاہ سلامت کے حضور میں پہننے کے لئے ضروری تھا۔ پہننا شروع کیا۔ جب تک گاڑی تیار ہو کر آئی۔ وہ اس کام سے فارغ ہو چکا تھا۔

اس کے چند منٹ بعد وہ گاڑی پر سوار قصر بکنگھم کی طرف جا رہا تھا۔ ضروری کاغذات اس کی بغل میں تھے۔ اور دل یاس و امید کے مشترکہ اثرات سے گھبرا رہا تھا۔

لیکن افسوس! اس آخری کوشش میں بھی اسے مایوسی ہی ہوئی۔ کیونکہ اگرچہ ابھی ۱۱ بجے تھے۔ لیکن محل پر جا کر اسے معلوم ہوا۔ کہ شاہ جارج چہارم کبھی کے سو گئے ہیں۔ یہ اطلاع اسے ایک درباری کی زبانی جو اس کا اپنا واقف تھا ملی۔

انتہائی یاس کی حالت میں وہ محل سے اپنے مکان کی طرف مڑا۔

لیکن نہیں۔۔۔ ہم نے غلطی کی۔ وہ بالکل مایوس نہ تھا۔ کیونکہ رینفورڈ کی جان بچانے کے لئے ابھی ایک امید۔۔۔ نہایت مبہم۔۔۔ بالکل مبہم۔۔۔ انتہا درجہ فضول۔۔۔ اور ایسی کہ جس کے مقابلہ میں نفی کے سیکڑوں امکان موجود تھے۔ اس کے دل میں باقی تھی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مگر فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے۔ وہ انتہائے یاس کی حالت میں بھی امید کا دامن چھوڑنا پسند نہیں کرتا۔

مکان پر پہنچ کر اس نے سب سے پہلا سوال یہ کیا "ڈاکٹر لیسٹر آگئے؟" اس کا جواب اثبات میں ملا۔ اور وہ سیدھا اس کمرہ کی طرف گیا۔ جہاں ڈاکٹر موصوف اس کا منتظر تھا۔ دونوں میں کیا گفتگو ہوئی۔ اس کا ذکر ہم سردست قلم انداز کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی تفصیلات ناظرین کو آگے چلکر معلوم ہوں گی۔

باب ۳۵ پھانسی

یوم دوشنبہ کی وہ مہلک صبح جب ٹام رین کو پھانسی پر لٹکایا جانے والا تھا۔ زرد، دھندلی اور تاریک تھی۔ اور دن کی روشنی بڑی آہستگی کے ساتھ شب گذشتہ کی سیاہی سے جدوجہد کرتی بدنصیب قیدی کے حجرہ میں داخل ہوئی۔

۶ بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔ کہ ٹام رین خوابہائے پریشان سے بیدار ہوا۔ اس نے گھبرا کر اپنی نگاہ کمرہ کے اندر دوڑائی۔ تو اس نے پہلے اس پہرہ دار کو دیکھا۔ جو رات بھر اس کے کمرہ میں رہا تھا۔ پھر اس ٹمٹاتی ہوئی شمع کو جو دیوار کی میز پر حالت نزع میں آخری ہچکیاں لے رہی تھی۔ پھر اس کی نگاہ کمرہ کی نمدار پتھریلی دیواروں پر پڑی۔ اور سب سے آخر کھڑکیوں کی بھاری سلاخوں پر۔ اور ایک لمحہ کے لئے اس خوفناک حقیقت کو معلوم کرکے اس کے بدن پر کپکپی سی پیدا ہوگئی۔ کہ میرے خواب کی پریشانیاں نیند کے ساتھ ہی رخصت نہیں ہوئیں۔

لیکن فوراً ہی اس کی تنی ہوئی بھوؤں اور بھنچے ہوئے ہونٹوں سے معلوم ہوگیا۔ کہ وہ اس مضبوط دل شخص کی طرح جو کسی خوفناک عمل جراحی کی انتہائی تکلیف کو بڑے استقلال کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ اپنے جذبات پر قابو پا چکا ہے۔ چنانچہ جس وقت جیلخانہ کا داروغہ اور پادری اس کے حجرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ قوی دل اور حالت استقلال میں ہے۔ اگرچہ پھر بھی اس کے چہرہ سے گستاخانہ لاپروائی کا کوئی اثر ظاہر نہ ہوتا تھا۔

پادری اس سے دعا کرانے کے لئے آیا تھا۔ ٹام رین اس کے لئے تیار ہوگیا۔ اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس وقت اس نے اپنی زندگی کے آخری لمحوں میں قیدخانہ کے حجرہ میں جو دعا کی، وہ دلی صداقت پر مبنی تھی۔ اس میں ظاہرداری، جوش یا ریاکاری کا عنصر بالکل شامل نہ تھا۔

آخر جس وقت جیلخانہ کے گھڑیال نے ساڑھے سات بجائے۔ تو وہ دوزانو حالت سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا "میں موت کے لئے تیار ہوں"۔

لیکن ابھی خوفناک عمل کو شروع کرنے میں نصف گھنٹہ کا وقفہ حائل تھا۔ گھڑیال کی آواز بند ہونے کے ساتھ ہی کوٹھڑی کا دروازہ کھلا۔ اور ارل آف ایشم اندر داخل ہوا۔ اس بات سے بےخبر اور لاپرواہ کہ حکام جیلخانہ میسٹر مرزا علی کو دیکھ کر کیا کہیں گے۔ آرتھر بےتحاشا آگے بڑھ کر دلی شوق کے ساتھ رین فورڈ سے بغلگیر ہوا۔ اور چلا کر کہنے لگا "او بھائی ٹامس! میں نے ضرور تمہارا ساتھ نہیں چھوڑا تھا"۔

قیدی نے ویسی ہی گرمجوشی سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا "آرتھر تمہارے آنے سے پہلے میں کہہ رہا تھا کہ میں موت کے لئے تیار ہوں۔ اب میں اس میں اسقدر اضافہ کرتا ہوں کہ تم سے ملنے کے بعد میں اطمینان کے ساتھ جان دوں گا"۔

آرتھر کہنے لگا "وہ وقت اتنا قیمتی ہے۔ کہ میں ان تفصیلات میں نہیں پڑ سکتا جو تمہیں معلوم ہونگی۔ کن مشکلات نے مجھے زبردستی تم سے جدا رکھا۔ بہرحال یقین جانو کہ اس کے لئے ایک بڑی ہی خوفناک سازش کی گئی تھی۔ یہ بھی جان لو۔ کہ میں نے اپنی مرضی سے نہ تمہارا ساتھ چھوڑا اور نہ تمہاری طرف سے تغافل برتا"۔

رین فورڈ کہنے لگا "بھائی آرتھر ان تشریحات کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ان کے پوچھنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال مجھے اطمینان ہے۔ کہ اس دار فانی سے رخصت ہونے سے پیشتر ایک بار تم سے ملنا نصیب ہوا۔ ورنہ حسرت دید باقی رہ جاتی"۔

اس کے بعد ارل نے چند مختصر الفاظ میں ان بے سود کوششوں کا ذکر کیا جو اس نے شب گذشتہ کو رین فورڈ کی جان بچانے کی غرض سے کی تھیں۔ اس کے لئے رین فورڈ نے تہ دل سے اس کا شکریہ ادا کیا۔

آرتھر نے داروغہ جیل سے درخواست کی۔ کہ مجھے قیدی کے ساتھ چند منٹ تخلیہ میں گفتگو کی اجازت دی جائے۔ لیکن اس نے کہا "یہ درخواست منظور کرنا میرے اختیارات سے باہر ہے"۔ ارل زیادہ اصرار بھی نہ کر سکا۔ کیونکہ پادری نزدیک موجود تھا کہ قیدی اب سامنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دنیاوی معاملات کو الوداع کہہ چکا ہے۔ اور آخری دعا اور عبادت کیلئے اس کے پاس بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے۔"

غرض آرتھر اور رین فورڈ کو ایک دو منٹ کے لئے تنہائی میں گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اگرچہ آرتھر نے اسے ایک نہایت ضروری اطلاع پہنچانی تھی۔ اور رین فورڈ بھی محسوس کرتا تھا کہ کوئی خاص ہی معاملہ ایسا ہے جسے بیان کرنے کے لئے ارل تخلیہ چاہتا ہے۔

آخر شامنے بھائی کے قریب ہو کر دبی لفظوں میں پوچھا "آرتھر کیا میرے لئے ابھی کوئی امید باقی ہے؟" ارل نے اپنے الفاظ پر زور دیکر کہا۔ "پھانسی کے اس پار کوئی امید باقی نہیں رہی"۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے قیدی کا ہاتھ اس انداز سے اپنے ہاتھ میں لیا۔ گویا اسے گرمجوشی کے ساتھ دبا رہا ہے۔

لیکن جب رینفورڈ نے ارل سے ہاتھ ملایا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ اس کی مٹھی میں کوئی چیز دبی ہوئی ہے۔ جسے وہ حکام جیل خانہ کی نظروں سے بچا کر مجھے دینا چاہتا ہے اور یکساتھ ہی اسے اس فقرہ کے وسیع معنی کا احساس ہوا۔ جو ارل نے ایک لمحہ پیشتر اس سے کہا تھا یعنی یہ کہ "پھانسی کے اس پار اب کوئی امید باقی نہیں"۔ اس نے سوچا اگر اس فقرہ کی تہ میں کوئی خاص مدعا پوشیدہ نہ ہو۔ تو وہ اس خوفناک جملہ میں پھانسی کی بجائے "قبر" کا لفظ استعمال کرتا۔

بہرحال رینفورڈ ارل کے اشارہ کو سمجھ گیا۔ اور اس نے معلوم کیا۔ کہ اس فقرہ کی تہ میں ضرور کوئی مبہم سی امید پوشیدہ ہے۔ اس نے ارل کا ایک پُر معنی نگاہ سے شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی نمودار ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سمجھتا ہے۔ میرے لئے کوئی بے حقیقت سی امید اب بھی باقی ہے۔

اتنے میں حجرہ کے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اور پادری سنجیدگی کے لہجہ میں کہنے لگا "اب یہ گفتگو ختم ہونی چاہئے۔ کیونکہ قیدی کا آخری وقت آ گیا ہے"۔

آرتھر پھر ایک بار رینفورڈ سے بغلگیر ہوا اور اپنے لفظوں کو دبا کر اس نے جلدی سے اس کے کان میں اتنا کہا "اس نالی کو جو میں نے تمہیں دی ہے۔ اپنے حلق میں رکھنا۔ پھر میں تمہیں بچا لوں گا"۔

رین فورڈ نے دکھاوے کی زبان سے "بہت اچھا" کہا۔ اور دونوں بھائی اس گرمجوشی کے ساتھ بغلگیر ہوئے۔ کہ حاضرین جو ان کے رشتے سے واقف تھے۔ حیرت زدہ نظر آنے لگے۔

اس کے بعد آرتھر کوٹھڑی سے باہر نکلا۔ وہ اس آخری عمل کو دیکھنا ہرگز گوارا نہ کر سکتا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھا۔ جو کسی قیدی کو پھانسی پر لٹکانے سے پیشتر بغرض تیاری کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس آخری لمحہ میں حجرہ سے چلے جانے میں اسے ایک اور مدعا بھی پیش نظر تھا۔ یعنی یہ کہ وہ باہر برآمدہ میں اس حلقہ کے شرف سے ملنا چاہتا تھا۔

برآمدہ میں شرف اور اس کا نائب موجود تھے۔ اور ان سے ذرا فاصلے پر جلاد معہ اپنے ماتحتوں کے کھڑا تھا۔

ارل جو شرف سے ذاتی طور پر واقف تھا۔ اس کے قریب پہنچا۔ اور وہ عہدہ دار امیر موصوف کو جیلخانہ میں دیکھکر حیرت زدہ ہو گیا۔ مگر آرتھر نے مبادیات کو نظرانداز کر کے اسے الگ لیجا کر دبے لفظوں میں کہا "میں آپ سے بہت بڑی اور خاص رعایت طلب کرنے کو حاضر ہوا ہوں اس قیدی کا جسے عنقریب پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔ ایک اچھے خاندان سے تعلق ہے۔ اسکے متعلقین خواہش رکھتے ہیں۔ کہ اس کی لاش کو اچھی طرح دفن کریں۔ اس لئے میری درخواست یہ ہے۔ کہ اس کے متعلقین کے احساسات کو پیش نظر رکھ کر آپ ازراہ عنایت قیدی کی لاش کو زیادہ عرصہ تک پھانسی پر نہ لٹکائے رکھیں۔ کیونکہ وہ جب تک وہاں رہے گی۔ اس کا نظارہ ان کے لئے شرم اور ذلت کا باعث ہوگا۔"

شرف نے کہا "مائی لارڈ یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ میں حکم دے دونگا۔ کہ لاش آٹھ بجکر ۲ منٹ پر اتار لی جائے۔ اس وقت وہ اس بدنصیب شخص کے رشتہ داروں کے حوالہ کر دی جائے گی۔"

ارل نے شرف کا ہاتھ زور سے ہلاتے ہوئے کہا "میں اس کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

وہ جلد جلد قدم اٹھاتا۔ ایک طرف کو چل دیا۔ اور شرف اور اس کے عملہ کا جلوس حجرہ کی طرف روانہ ہوا۔

اس مشہور رہزن کو پھانسی پر لٹکتا دیکھنے کے لئے جس کی نسبت مقدمہ کی سماعت کے دوران میں مشہور ہو چکا تھا۔ کہ یہ وہی شخص ہے۔ جو چند سال پیشتر میادلنتاب ہین کے علاقہ ہنسلو ہیتھ میں رہزنی اور لوٹ کی عجیب و غریب وارداتیں کیا کرتا تھا۔ جیلخانہ کے باہر لاکھوں آدمیوں کا ہجوم تھا۔ اردگرد کھلے میدان میں ہر طرف انسانی سروں کا سمندر متلاطم نظر آتا تھا۔ اور پاس کی گلیوں اور بازاروں میں خلقت کا وہ اژدھام تھا کہ کھوے سے کھوا چھل رہا تھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کے علاوہ اردگرد کے مکانات کی کھلی کھڑکیوں میں بے شمار تماشائی اُس خوفناک نظارہ کو دیکھنے کے لئے جس کے بیان سے ہی قلم لرزتی اور ہاتھ تھراتا ہے۔ اس طرح جمع تھے۔ گویا کوئی نہایت دلچسپ تماشہ ہونے والا ہے۔

جیلخانے کے پھاٹک کے قریب ایک سیاہ فٹن اور ایک لاش بردار گاڑی جس کے آگے گھوڑا جتا ہوا تھا۔ کھڑی تھی۔ گاڑیوں اور جیل خانہ کی دیواروں کے درمیان ارل آف اینگھم ڈاکٹر لیبلز اور ارل کے تین معتمد خادم سب کے سب سیاہ ماتمی لباس پہنے چہروں کو سفید رومالوں سے اس طرح چھپائے۔ کہ کوئی ان کے خط و خال پہچان نہ لے۔ کھڑے تھے۔

خود لارڈ اینگھم فرط غم سے نڈھال تھا۔ اس خوفناک صبح کو بدنصیب قیدی کو اپنے دل میں جو فکر اور ذہنی اذیت محسوس ہو رہی تھی۔ اس سے بہت زیادہ احساس خود اس فیاض دل ارل کو تھا۔ سردی کے مارے سارا بدن اکڑا ہوا اور ٹانگیں بوجھ کو سہارنے کے ناقابل ہو رہی تھیں۔ زبان حلق سے لگی ہوئی تھی۔ اور دم گھٹا جاتا تھا۔ اسے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا دنیا بھر کی مصیبتوں کا ہجوم ایک بار ہی میرے سر پر ٹوٹ پڑا ہے۔

علاقہ بورو میں سینٹ جارج کا گرجا آٹھ بجا رہا تھا۔ کہ جیل خانہ کے گھڑیال نے بھی اپنی آہنی زبان سے آٹھ کا خوفناک گجر بجایا۔ جو قیدی کے لئے پیام موت کا درجہ رکھتا تھا۔

گھڑیال کی آواز کے ساتھ ہی ہجوم کے اندر ہر قسم کی آوازیں بند ہو گئیں۔ اور ہر طرف خوفناک سناٹا چھا گیا۔

ارل اور ڈاکٹر نے اس سے یہ سمجھا۔ کہ قیدی جیل خانہ کی چھت پر پھانسی کے قریب پہنچ چکا ہے۔

جس جگہ یہ دونوں کھڑے تھے۔ وہاں سے وہ خوفناک نظارہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اور اگر دکھائی دیتا بھی تو لارڈ اینگھم ہرگز اس خوفناک آلہ قتل کی طرف نظر اٹھا دیکھنا پسند نہ کرتا تھا۔

یکایک اس بھیانک خاموشی کے اندر سے ایک آواز سنائی دی۔ . . نہائت سنجیدہ . . خوفناک اور ہم آہنگ یہ پادری کی آخری دعا تھی۔ جو کہہ رہا تھا۔ "خداوند خدا فرماتا ہے۔ میں خود مرکر زندہ ہوا۔ جو شخص اس زندگی میں مجھ پر اعتماد رکھتا ہو۔ وہ مرکر پھر زندہ ہوگا۔ اور اگرچہ اس جسم کو کیڑے کھالیں۔ تاہم وہ نئے قالب میں خدا کو دیکھے گا۔"

آواز یکایک بند ہو گئی۔ جس طرح برقی رو دفعتاً بے شمار تاروں کے اندر سرائت کر جاتی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہے، جسم میں سنسنی پھیل گئی۔ ارل آف ایلنگھم درد سے کراہنے لگا۔ کیونکہ اس نے سمجھ لیا۔ پھانسی کا تختہ کھینچا جا چکا ہے۔

اسے غم سے نڈھال دیکھکر ڈاکٹر دبے لفظوں میں بولا "میرے عزیز دوست یہ وقت فکر و تشویش کا نہیں۔ عمل کا ہے۔ اس لئے پورے استقلال سے کام لو"

ارل نے کہا "ڈاکٹر صاحب میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے میری فرض کی یاد دہانی کی۔ لیکن یہ وقت صبر آزمائی کا ہے۔ گذشتہ چند منٹ میرے لئے صدیوں کے عذاب کے برابر تکلیف دہ ثابت ہوئے ہیں!!"

ڈاکٹر بولا "جو کچھ بھی ہو۔ امید کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ کیا اس نے تمہارے الفاظ کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا؟"

آرتھر نے جو ڈاکٹر کا بھی پورے طور پر اطمینان کرانا ضروری سمجھتا تھا۔ جواب دیا "ہاں مجھے اس کا کامل یقین ہے۔ اس نے وہ چابی کی نالی میرے ہاتھ سے لی۔ اور میں نے دیکھا اس نے اسے اپنی آستین میں چھپا لیا تھا۔ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ دم آخر میں اس سے بحالت تنہائی گفتگو کا موقعہ نہ ملا۔ میں نے اس سے بہت باتیں کرنی تھیں۔۔۔ بہت سی تشریح کی ضرورت تھی۔۔۔ اور بیشمار سوالات پوچھنے تھے۔۔ الٰہی اگر ہماری تجویز ناکام رہی۔ تو کیا ہوگا"

بیسلز نے جواب دیا "اگر وہ لڑکا جیکب میری ہدایات پر پورے طور سے عمل کرتا رہا۔ تو مجھے اپنی کامیابی پر ذرا بھی شبہ نہیں؟"

امیر موصوف نے لاش گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "وہ ضرور آپ کے احکام کی تعمیل کرے گا۔ بڑا فرمانبردار لڑکا ہے۔ اور میرے متوفی بھائی کے ساتھ اسے گہری محبت ہے!!"

چونکہ خلقت کا ہجوم جیل خانہ کے گرد بنی ہوئی آہنی باڑ کے باہر کھڑا تھا اور اس کا باقی گاڑیوں سے کافی فاصلہ تھا۔ اس لئے یہ گفتگو جو ڈاکٹر اور ارل کے درمیان ہوئی کسی غیر شخص کو سنائی نہ دی۔

وہ بیس منٹ کا عرصہ جس کے گزرنے پر شرف نے لاش اتروانے کا وعدہ کیا تھا بڑی آہستگی کیساتھ گزرا۔ اور ارل کو اس کا ایک ایک لمحہ ایک ایک سال۔۔۔ ایک ایک صدی کے برابر طویل معلوم ہوا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اب ہجوم میں بھی وہ خاموشی جو چند منٹ پیشتر اثر سحر کے طور پر طاری ہوگئی۔ قائم نہ رہی ہر طرف فحش مذاق۔ غلیظ گفتگو اور خوفناک گالیاں سنائی دیتی تھیں۔ اور بعض لوگ عملی طور پر پھانسی کی نقل اتار کر مضحکہ اڑا رہے تھے۔

آخر جیل خانہ کے گھڑیال نے سوا آٹھ بجائے۔ اور ارل آف انگھم کی تشویش اور بھی زیادہ بڑھنے لگی۔

ہزارہا قسم کے اندیشے اس کی طبیعت کو پریشان کر رہے تھے۔ سوچتا تھا۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ رین فورڈ کو چاندی کی نالی استعمال کرنے کا موقعہ ہی نہ ملا ہو۔ . . یا شاید اس کا مفروضہ اثر ناکام رہے۔ . . ممکن ہے۔ رسی سے اس کی گردن کی گرہ ٹوٹ جائے۔ . . یہ بھی ممکن ہے۔ شرف اپنے وعدہ کو بھول جائے۔ اور لاش عرصہ معینہ تک لٹکتی رہے۔ یا اگر سارے اندیشے فضول ثابت ہوں۔ تو ممکن ہے۔ ڈاکٹر اپنی کوششوں سے ان امیدوں کو پورا کر سکے۔ جو ارل کے دل میں موجود تھیں۔

غرض یہ حالت التوا اس کے لئے نہایت اذیت دہ اور خوفناک تھی۔ حالت اضطراب میں اس نے اپنی گھڑی نکالی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آٹھ بج کر ستر۔ منٹ ہو گئے ہیں۔ کہنے لگا۔ "اگر شرف اپنے وعدہ کو نہ بھولا۔ تو ڈھائی منٹ کے عرصہ میں لاش اتار لی جائے گی"

لیکن نہیں شرف اپنے وعدہ کا پکا ثابت ہوا۔ . . بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ ارل نے جیب میں گھڑی ابھی رکھی ہی تھی۔ کہ ہجوم میں پھر ایک بار جنبش پیدا ہو گئی۔ اور کئی آوازیں یہ کہتی سنائی دیں۔ "لیو وہ لاش کو اتارنے لگے ہیں"

اس کے بعد پورا سناٹا چھا گیا۔ ایک وقت تو ارل کی اپنی رگوں میں انتہائی شدت کی گرمی اس طرح محسوس ہوتی تھی۔ گویا پگھلا ہوا سیسہ ان کے اندر بہہ رہا ہو۔ لیکن اس کے ایک ہی لمحہ بعد اسے اپنا دل یخ کی طرح سرد ہوتا ہوا معلوم ہوتا تھا حقیقت یہ ہے کہ صدیوں کے جذبات اذیت ان چند لمحوں میں محدود ہو چکے تھے۔ اس عرصہ میں وہ تمام اندیشے جو پہلے بعد دیگرے اس کے دل میں پیدا ہوتے رہے۔ پھر ایک بار جمع ہو گئے اور دو منٹ کا وہ عرصہ اس کے لئے عرصۂ قیامت کے برابر معلوم ہوا

اس کے دماغ میں پریشانی اور دل میں خوف جاگزین تھا۔

اتنے میں جیلخانہ کا دروازہ کھلا۔ اور ایک کرخت آواز یہ کہتی سنائی دی "لاش کون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس لاش کو لے جانے والا ہے؟

ارل کے تینوں نوکر لاش گاڑی کے دروازے کے قریب کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک نے گاڑی کا دروازہ کھولدیا۔ اور ڈاکٹر لیسلز اہلکاروں کی توجہ دوسری طرف لانے کے لئے ان میں کچھ رقم بطور انعام تقسیم کرنے لگا۔

یہ کارروائی جو ارل۔ ڈاکٹر اور تینوں نوکروں کے مشورہ سے ہوئی۔ اس لئے ضروری تھی۔ کہ جیکب سمتھ لاش گاڑی کے اندر چھپا ہوا تھا۔ اور یہ اس کی موجودگی کو مخفی رکھنا چاہتے تھے۔ جب سارے انتظامات عمل میں آچکے۔ تو لاش گاڑی شفاخانہ کے پھاٹک سے رخصت ہوئی اور تینوں نوکر ارل اور ڈاکٹر اس سیاہ فٹن میں سوار ہو گئے۔ جو پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

ظاہرداری کے لئے ضروری تھا۔ کہ گاڑیاں آہستگی چلیں۔ چنانچہ جہاں تک ہجوم تھا۔ دونوں گاڑیاں بڑی سست رفتار سے چلتی رہیں۔ لیکن بلیک مین سٹریٹ میں پہنچ کر وہ ایسی تیزی سے چلنے لگیں۔ جو صرف اس وقت دیکھی جاتی ہے۔ جب وقت کے دام طے ہوچکے ہیں۔

باب ۵۴ سائنس کا کرشمہ

سینٹ جارج کے گرجا سے گذر کر دونوں گاڑیبانوں نے گاڑیوں کو سرپٹ ڈالدیا۔ اور وہ آندھی کی طرح چلنے لگیں۔ سیاہ رنگ کے دبلے پتلے گھوڑے پسینہ پسینہ ہو رہے تھے۔ اور ان کے منہ سے جھاگ نکلتے تھے۔ لیکن گاڑیبانوں کو اپنے معاوضہ کا خیال تھا۔ اور اس لئے وہ انہیں اور بھی تیز رفتار سے چلاتے تھے۔

دونوں گاڑیاں یونین سٹریٹ سے گزر کر بلیک فرائرز روڈ سے ہوتی ہوئی اس شاہراہ پر چلنے لگیں۔ جو دریا کی طرف جاتی ہے۔ اور پل پر سے گذر کر فیرنگڈن سٹریٹ کے راستہ سمتھ فیلڈ سے ہوکر کلرکن ویل گرین کی جانب روانہ ہوئیں۔ اور آخر غیر معمولی طور پر کم عرصہ میں یہ دونوں ریڈ لائن سٹریٹ کے ایک مکان کے سامنے رک گئیں۔

سب سے پہلے اسی فٹن کے اندر سے ڈاکٹر لیسلز اترا۔ اس نے جیب سے کنجی نکالی۔ اور مکان کا دروازہ کھولا۔ اس کے بعد تینوں نوکروں کی مدد سے لاش کے تابوت کو لاش گاڑی سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نیچے اتار گیا۔

پھر انہوں نے جیکب سمتھ کو بھی گاڑی سے نیچے اتارا۔ اور وہ اول۔ ڈاکٹر اور تینوں نوکروں سمیت مکان کے اندر داخل ہوا۔ لیکن دونوں گاڑیاں باہر دروازہ پر بدستور منتظر رہیں۔

اس کے گھنٹہ بھر بعد وہی تابوت پھر لاش گاڑی میں لاکر رکھ دیا گیا۔ لیکن اس مرتبہ اس کا ڈھکنا مضبوطی کے ساتھ کسا ہوا تھا۔ تینوں نوکر بھی ٹمٹم میں سوار ہو گئے۔ اور یہ ماتمی جلوس پھر بڑی آہستگی کے ساتھ آگے کو روانہ ہوا۔

اس کے نصف گھنٹہ بعد اس تابوت کو جس کی پلیٹ پر "ٹامس رینفورڈ" کا نام لکھا ہوا تھا۔ سینٹ لوقا کے گرجا میں دفن کر دیا گیا۔ اور اس جگہ یہ رسم ختم ہو گئی۔

مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا اس تابوت میں واقعی اس فیاض اور بہادر رہزن کی لاش موجود تھی؟

نہیں کیونکہ تابوت کے اندر ریڈ لائن سٹریٹ والے مکان میں جلد جلد پتھر اور بھوسہ بھر دیا گیا تھا۔

اور وہ لاش . . . !

جس وقت یہ لوگ طریق مذکور پر تابوت لیے کر ریڈ لائن سٹریٹ والے مکان کے اندر داخل ہوئے۔ تو جیکب سمتھ نے باہر کا دروازہ بند کر کے جلدی سے فاتحانہ لہجہ میں کہا۔ دیکھئے یہ چاندی کی نالی اس کے حلق سے نکلی ہے۔ میں نے خود اسے راستہ میں نکالا تھا۔ میں اس کی کنپٹیوں کو سہلاتا اور راستہ بھر اسے نلخہ سنگھاتا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے اس کی جان ضرور بچ جائیگی۔

انہوں نے فکر تابوت کا ڈھکنا جو کسا ہوا نہیں تھا۔ اتارا تابوت کے اندر رہزن جس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ پر مردنی چھائی تھی۔ لاش کی طرح پڑا تھا۔ یہ نظارہ دیکھ کر ارل آف ایلنگھم کا بدن بھی اندر سے کانپا۔ اور اس کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی۔ لیکن ڈاکٹر ایملیہ ہر قسم کی ہدایات اس قدر تیزی کے ساتھ دیتا رہا۔ اور اس نے ایسے طریق پر اپنے اوسان بحال رکھے کہ واقعات کی تیزی میں ارل کا غم بڑی حد تک دب گیا۔

انہوں نے لاش کو جس قدر جلد ممکن تھا۔ تابوت سے نکال کر بالاخانہ کی وسیع تجربہ گاہ میں پہنچایا۔ اور اسے ایک فراخ میز پر لٹا دیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کے بعد تینوں نوکر پھر زینہ کے راستہ اتر کر نیچے گئے - اور انہوں نے تابوت کو پتھروں اور بھوسہ سے بھر کر ڈھکنا مضبوطی سے کس دیا - اور بعد ازاں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ اس تابوت کو گاڑی میں رکھ کر سینٹ لوقا کے قبرستان کی طرف روانہ ہوئے۔ لیکن ڈاکٹر ارل اور جیکب سمتھ یہ تینوں رینفورڈ کی لاش کے پاس تجربہ گاہ میں ہی رہے۔ اور اب ڈاکٹر لیسلی نے اپنی وسیع علمی تحقیقات سے مدد لے کر ایک ایسا کام شروع کیا - جس کا ذکر بہت کم کسی کے سننے میں آیا ہوگا - یعنی اس نے اس مجرم کو زندہ کرنے کی کوشش شروع کی جسے پھانسی پر لٹکایا جا چکا تھا

اس نے ایک مضبوط گیلوانک برقی مورچہ کے تار لاش کیساتھ لگا دیئے - جو ہر چند کہ بظاہر بے جان نظر آتی تھی - مگر حرارت غریزی ابھی تک پورے طور سے جدا نہیں ہوئی تھی - بجلی کی تیز لہر نے فوراً ہی اپنا اثر دکھانا شروع کیا۔

یکایک رینفورڈ کے بدن میں کپکپی سی پیدا ہوئی۔ جسے دیکھ کر لارڈ ڈاننگھم اور جیکب سمتھ کے منہ سے خوشی کی آوازیں نکلیں۔

اس اثنا میں ڈاکٹر لیسلی بدستور پوری برقی قوت لاش کے اندر داخل کرتا رہا - چنانچہ ایک منٹ سے بھی کم عرصہ میں لاش کا دایاں بازو ہلا - لیکن یہ حرکت اس قسم کی تھی جیسے بحالت نزع انسان کے بدن میں تشنج پیدا ہونے سے ہوتی ہے۔ اس کے چند سکنڈ بعد اس کا ہاتھ از خود اٹھ کر بے صبری کے ساتھ گلے کی طرف پہنچا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رینفورڈ اپنے ہاتھ سے کسی ایسی چیز کو جسے وہ گلے کے گرد لپٹا ہوا محسوس کرتا ہے - اتار کر پھینک دینا چاہتا ہے شاید اب تک وہ سمجھ رہا تھا - کہ پھانسی کی رسی میری گردن میں ہے!

اب رینفورڈ کی چھاتی بھی سانس کی حرکت سے تیزی کے ساتھ ہلنے لگی۔ صاف نظر آتا تھا کہ ہوا دوبارہ پھیپھڑوں کو پر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ حالت دیکھ کر ڈاننگھم اور جیکب سمتھ نے کہا " خدا کا شکر ہے وہ سانس لیتا ہے "!

ڈاکٹر بڑے سکون کیساتھ برقی مورچہ کے تار بدن کے ایک اور حصہ میں لگا کر کہنے لگا مجھے یقین ہے - اسکی جان بچ جائے گی - اندیشہ صرف اس بات کا ہے - کہ کہیں دماغ پر اجتماع خون نہ ہو جائے "

لیکن امیر موصوف اور اس کے ساتھی غریب لڑکے نے اس اطلاع کے آخری حصہ کو سننے کی پرواہ نہ کی - ان کے کان صرف اس اطلاع کو سن کر خوش ہو رہے تھے - کہ وہ بچ جائیگا - اور یہ خبر ان کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ اسقدر خوشی کا سبب تھی۔ کہ اس کے زیر اثر وہ وحشت کی حد تک پہنچنے لگے تھے۔

نیسیلڈ نے ان کے جوش کی پرواہ نہ کی اور نہ اس خوشی اور امید کو دیکھکر جو اس کے دونوں ساتھیوں میں پیدا ہو چکی تھی۔ برقی مورچہ کے تار بدستور لگائے رکھے۔ اور انہیں سمجھانا شروع کیا کہ لاش میں جان پیدا کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ دوران خون بدن کے ہر ایک حصہ میں یکساں ہو۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے نلکہ مانگا۔ مگر کسی نے حالت جوش میں اس کی بات کو نہ سنا اور آخر وہ جھلا کر زور سے اپنا پاؤں فرش زمین پر مار کر کہنے لگا "دو سنتے ہو۔ میں نلکہ مانگتا ہوں۔ کیا اب تم یہ چاہتے ہو۔ کہ وہ تمہاری اپنی غفلت سے مرجائے"؟

ارل نے فوراً اپنی خوشی کو روکا۔ اور نلکہ کی شیشی ڈاکٹر کے حوالہ کی۔ اسے رینفورڈ کی ناک سے لگایا گیا۔ تو چند منٹ کے عرصہ میں اس کے ہونٹ حرکت کرنے لگے۔ اس کے بعد جب نیسیلڈ نے برقی رو کو اور بھی تیز کیا۔ تو یکایک رینفورڈ کے منہ سے ایک بڑی خوفناک چیخ نکلی۔ لیکن ذہنی اذیت کی حالت میں نکلی ہوئی وہ چیخ کبھی اس سے زیادہ انسان کو اتنی خوشگوار محسوس نہ ہوئی ہوگی جیسی اس وقت ہوئی۔ کیونکہ اس سے پایا جاتا تھا۔ کہ لاش میں دوبارہ جان آ چکی ہے۔

ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر رینفورڈ کی نبض دیکھی۔ وہ بہت ہلکی۔۔۔ بہت ہی ہلکی چل رہی تھی۔ لیکن باوجود اس کے محسوس ضرور ہوتی تھی۔ اب اس کے اعضا میں مستقل طور پر حرکت نظر آنے لگی۔ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو ادھر ادھر ہلاتا تھا۔ اس کے منہ سے دو دو کراہیں اور کراہنے کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

ڈاکٹر نے ایک چھوٹا سا آئینہ لیکر اسے رینفورڈ کے منہ اور ناک کے سامنے رکھا۔ اور اس پر ایک دھندلی سی نمودار ہو گئی

اتنے میں رینفورڈ نے بڑی آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولیں۔ جو خون کی طرح سرخ نظر آتی تھیں۔ لیکن پتلیوں کی چمک ظاہر کرتی تھی۔ کہ ان میں از سر نو جان آ رہی ہے۔ رفتہ رفتہ سانس میں باقاعدگی ہو گئی۔ آنکھیں اگرچہ کھلی تھیں۔ لیکن معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ اس کے گرد ہو رہا ہے۔ وہ اس سے بالکل بے خبر ہے۔ اس کی آنکھیں پتھرائی ہوئی اور بے رونق آنکھوں کی طرح اس نظارہ پر لگی ہوئی تھیں

یہ حالت دیکھ کر لارڈ اینگھم نے ڈاکٹر کی طرف تشویش کی نظر سے دیکھا۔ لیکن اس کے چہرہ پر اطمینان اور سکون کی جھلک موجود تھی۔ جس سے ارل کو اطمینان ہو گیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اب برقی عمل کو شروع ہوئے بیس منٹ گذر چکے تھے۔ آخر کار ڈاکٹر لیسلز نے اطمینان بخش لہجہ میں کہا "مبارک ہو۔ اب یہ بچ گیا ہے"

یہ خوشخبری سن کر ارل۔ ڈاکٹر لیسلز سے اسطرح بغلگیر ہوا۔ گویا وہ اس کا باپ اور یہ اس کا حقیقی بیٹا ہو۔ وہ اس سے ایک خطادار بیٹے کیطرح ملا۔ جو اپنے باپ سے معافی کا خواستگار ہو۔ آخر اس نے بدقت علیحدہ ہو کر اور اس بات سے ڈرتے ہوئے کہیں جیکب سمتھ بھی اسی طرح اظہار خوشی نہ کرے۔ ڈاکٹر نے جلدی سے کہا "اب ہمیں لازم ہے کہ اسے بستر پر لٹا دیں۔ حسن اتفاق سے اس مکان میں ایک خوابگاہ موجود ہے"

تینوں بڑی احتیاط کیساتھ ٹام رین کو اٹھا کر ایک بغلی کوٹھڑی میں جو خوابگاہ کا درجہ رکھتی تھی لے گئے۔ اور وہاں انہوں نے اس کے کپڑے اتار کر ایک چارپائی پر لٹا دیا۔

جیکب سمتھ کہنے لگا "اب جبکہ ہم اس کام سے فارغ ہو چکے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس خوشخبری کو سنکر ایک اور شخص کو بھی اتنی ہی خوشی ہوگی جتنی ہمیں ہوئی ہے"

ارل نے اسکا مطلب سمجھ کر کہا "تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن وہ کہاں رہتی ہے؟"

لڑکے نے جواب دیا "میں اس کے مقام سکونت سے واقف ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں۔۔۔"

آرتھر قطع کلام کر کے کہنے لگا "ہاں تم فوراً جا کر اسے یہ خوشخبری پہنچاؤ۔۔۔ لیکن ممکن ہے وہ اس عرصہ میں اپنے والد کے مکان پر واپس گئی ہو۔ کیونکہ واقعات پیش آمدہ اور اس محبت کو پیش نظر رکھ کر جو مسٹر ڈی مڈینا کو اپنی دختر سے ہے۔۔۔ لیکن نہیں ہمیں اپنے نیک دل دوست ڈاکٹر کے روبرو کسی رازداری سے کام نہ لینا چاہیئے۔۔۔"

لیسلز جو اس کے لفظوں کا مطلب اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اگرچہ ارل اس سے واقف نہ تھا مختصر طور پر کہنے لگا "تم میری پرواہ نہ کرو۔ مجھے کسی کا راز معلوم کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر ہو بھی۔ تو میں اس وقت تیمارداری میں اتنا مصروف ہوں۔ کہ۔۔۔"

ارل نے کہا "بہتر ہے۔ ہم سردست ان تشریحات کو ملتوی رکھتے ہیں۔ جیکب تم دوڑ کر اس خاتون کے پاس جاؤ۔ اسے بڑی آہستگی سے یہ خوشخبری پہنچانا۔ اور پھر اسے اپنے ساتھ یہاں لے آنا"

لڑکے نے اس بات سے خوش ہو کر کہ مجھے اس خوشخبری کا قاصد بنایا گیا ہے منہ اٹھائی اور دوڑ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مس ڈی مڈینا مسٹر ریڈفورڈ کے اصرار پر برینڈن سٹریٹ سے اٹھ کر وسط شہر میں چلی گئی تھی - میں تھوڑی دیر میں اسے ساتھ لیکر واپس آتا ہوں ۔"

ارل نے سونے کے سکوں کی ایک مٹھی اس کے ہاتھ میں دی - لیکن جیکب نے یہ کہکر انہیں واپس کر دیا - کہ میرے پاس روپیہ موجود ہے -

اس کے لمحہ بھر بعد وہ تیزی سے قدم اٹھاتا اس خوشی کے کام پر روانہ ہوا -

---

باب ۵۵ تجربہ گاہ - استھر ڈی مڈینا کا راز

جیکب کے رخصت ہونے پر ڈاکٹر لیسلز پھر تجربہ گاہ کیطرف واپس آیا - اس نے چند عرقیات کو ایک گلاس میں آمیز کیا - اور خوابگاہ میں واپس جا کر یہ دوائی ریڈفورڈ کے حلق میں داخل کر دی - اسکے بعد اس نے پھر اس کی نبض دیکھی - قلب کی حرکت سننے کے لئے سینے کے قریب کان لگایا - آنکھوں کو غور سے دیکھا جو پہلے کی نسبت کم سرخ تھیں اور اس کے بعد کہنے لگا -

"مریض قابل تعریف طریق پر اصلاح پذیر ہو رہا ہے - نبض باقاعدہ ہے - نہ زیادہ تیز نہ بہت ہلکی بلکہ ویسی ہی جیسی ہونی چاہیے - معلوم ہوتا ہے اسے نیند کی خواہش ہے - اسلئے آنکھیں بند کر رہا ہے - اب جسوقت بیدار ہوگا - تو پورے طور پر ہوش میں آجائیگا - لیکن میرے عزیز دوست کیا تم یہ جانتے ہو کہ تمہیں ممنون احسان کرنے کے لئے میں نے اپنے اوپر ایک نہایت عظیم خطرہ لیا ہے - اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ برقی تجربات محض علمی تحقیقات کی غرض سے کئے تھے - تو کوئی اس عذر کو قابل یقین نہ سمجھے گا - بلکہ الٹا مجھ سے یہ مواخذہ کیا جائیگا کہ ایک مجرم کو زندہ کرنے کے بعد تم نے اسے دوبارہ حوالۂ انصاف کیوں نہ کیا؟"

ارل کہنے لگا - "ڈاکٹر صاحب آپنے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے جس سے میں تازیست سبکدوش نہیں ہو سکتا - مجھے امید کرنی چاہیئے کہ اس قسم کے مواخذہ کی جس کا آپ اندیشہ ظاہر کرتے ہیں ہرگز نوبت نہ آئیگی -"

لیسلز نے کہا - "خیر میں تمہاری خوشنودی کو مقدم سمجھتا ہوں - اور اس کے علاوہ کل رات تم نے مجھے جو واقعات سنائے تھے - ان کے بعد میرے دل میں تمہارے اس سوتیلے بھائی کی نسبت احساس تعریف پیدا ہو چکا ہے - بڑا فیاض آدمی معلوم ہوتا ہے - اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایسے شخص کو موت سے بچانے کے لئے انسان خود ہر قسم کے خطرات میں پڑنا منظور کر لیتا ہے۔"

ارل کہنے لگا۔ "ڈاکٹر صاحب آپ نے اس سے پیشتر کئی بار میرے روبرو اپنے برقی تجربات کا ذکر کیا تھا۔ کل رات جب میں وزیر داخلہ کے مکان سے مایوس ہو کر لوٹا۔ اور ملکۂ معظمہ کے حضور میں بھی باریاب نہ ہو سکا۔ تو معاً ان عجائبات کی کیفیت جو آپ نے برقی تجربات کی نسبت میرے روبرو مختلف اوقات میں بیان کی تھی۔ از خود میرے دل میں تازہ ہو گئی۔ اور میں نے اس شخص کی حیثیت میں جو ڈوبتے وقت تنکے کا سہارا تلاش کرتا ہے آپ کو بلایا۔"

ڈاکٹر نے کہا۔ "اس کے پاس ہی ایک کمرہ ہے جس میں میں بجلی کی طاقت کا تجربہ ہزارہا جانوروں اور کئی انسانوں پر بھی کر چکا ہوں۔ میں نے بڑے بڑے معاوضے دے کر پھانسی پانے والے مجرموں کی لاشیں رسی سے اترنے کے فوراً بعد حاصل کی ہیں۔ لیکن باوجود ساری کوششوں کے میں آج تک کبھی مردہ جاندار کو زندہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ اور یہ تجربہ بھی ہرگز کامیاب نہ ہوتا۔ اگر ہم ان احتیاطوں کو پیش نظر نہ رکھتے۔ جو ہم نے اس موقعہ پر اختیار کیں۔ مثلاً سانس کی آمد و رفت کو برقرار رکھنے کے لئے اسکے گلے میں چاندی کی نالی رکھوانا۔ جیکب سمتھ کو اس غرض سے لاش گاڑی میں چھپانا کہ وہ فوراً ہی ہام رین کے چہرہ سے پھانسی کی ٹوپی اتار دے۔ حلق سے چاندی کی نالی نکال لے۔ اور راستہ بھر اسکی کنپٹیوں کو سہلاتا اور لخلخہ سنگھاتا رہے۔ تم ذرا میرے ساتھ آکر اس تجربہ گاہ کو دیکھو جس کے عجائبات تم نے سنے تو ہیں مگر دیکھے نہیں۔ ریفوز ڈسو رہا ہے۔ اس لئے ہمیں تجربہ گاہ کی سیر کے لئے کافی فرصت ہے۔"

چنانچہ یہ دونوں پاس کے کمرہ میں گئے۔ اور اس جگہ لیسلی نے مختلف برقی آلات دکھا کر ان کی نوعیت سمجھانی شروع کی۔ گیلوانک[1] برقی طاقت کی دریافت کی کیفیت بیان کرتے

[1] مسٹر بیک بی۔ اے نے رسالہ رینالڈس مسیلینی میں برقیات پر دلچسپ مضامین کا ایک سلسلہ درج کر دیا تھا۔ جس کے دوران میں ایک جگہ مذکور ہے۔ کہ گیلوانک برقی کی دریافت محض ایک اتفاقی امر تھا۔ اٹلی کے مشہور فلاسفر کی بیوی میڈم گیلوانی کو اس کے ڈاکٹر نے مشورہ دیا تھا کہ مینڈکوں کا شوربہ پیا کرو۔ چنانچہ بہت سے مینڈک ذبح کئے گئے۔ اور انہیں پکانے سے پیشتر اس کے شوہر کی تجربہ گاہ میں رکھا گیا۔ ایم گیلوانی کے دوستوں میں سے بعض اسی وقت بغرض تفریح برقی مشین سے طرح طرح کے تجربے کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے برقی تار کا سرا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے بعد وہ کہنے لگا "میں اس معاملہ میں گال اور سپرزہیم کا مقلد ہوں۔" پھر اس نے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے مٹی کے بنے ہوئے انسانی سروں کی قطار کی طرف اشارہ کر کے کہا "انہیں غور سے دیکھئے۔ میں ان کو پیش نظر رکھ کر عرصہ دراز تک تحقیقات کرتا رہا ہوں۔"

(بقیہ حاشیہ نمبر ۵۳۹) ایک مردہ مینڈک کے ساتھ لگایا۔ اور میڈم گیلوانی کو یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔ کہ مینڈک کی ٹانگیں تشنجی حرکت کرنے لگیں۔ جب غور سے دیکھا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ جس وقت برقی مشین سے شرارہ خارج ہوتا ہے تو اس کا اثر مینڈک کے عضلات پر پڑتا ہے۔ جب اس کا شوہر ایم گیلوانی مکان پر واپس آیا۔ تو اس نے اس کا ذکر اس سے کیا۔ وہ اس سے پیشتر یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عضلات کی حرکت پر بجلی کی طاقت کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اس مطلب کے لئے وہ مختلف تجربات بھی کرتا رہا۔ چنانچہ اس نے اس دریافت سے خوش ہو کر اس نے فوراً کئی طرح کے تجربات شروع کر دیئے۔ پہلے اس نے مردار اور مرتے ہوئے مینڈکوں پر برقی شرارہ کے اثر کا امتحان کیا اور بجلی کی طاقت کو کم و بیش کر کے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس کا اثر کس حد تک ہوتا ہے۔ اس نے دیکھا۔ کہ جب بجلی کی طاقت کمزور ہوتی ہے تو مینڈکوں کے عضلات پر اس کا اثر ضرور نمودار ہوتا ہے۔ پھر اس نے کرۂ ہوائی کی برقی طاقت سے بھی ایسے ہی تجربات کئے اور آخر اسے معلوم ہو گیا۔ کہ قدرتی برقی طاقت کا اثر بھی وہی ہوتا ہے۔ جو مصنوعی بجلی کا۔

اسی سلسلہ میں انہیں صاحب کے ایک اور دلچسپ مضمون میں مذکور ہے کہ ۲۸ جنوری کی شام کو جبکہ شمالی روشنی غیر معمولی طور پر نمودار تھی۔ ایک لیڈی کے بدن میں برقی طاقت اس درجہ سرایت کر گئی کہ اس کی انگلیوں کے سروں سے۔ جب وہ حاضرین کے چہروں کے قریب پہنچائے جائیں۔ برقی شرارے نکلتے تھے۔ عجیب تر بات یہ تھی۔ کہ یہ حالت آسمانی ظہور کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گئی۔ بلکہ کئی ماہ بعد تک رہی۔ اس عرصہ میں وہ بدستور بجلی سے پر تھی۔ اور جس شخص کے قریب جاتی۔ اس کے لگاؤ سے اس کے اندر سے برقی شرارے خارج ہوتے تھے۔ چنانچہ جب وہ دھات کی کسی چیز کو ہاتھ لگاتی تو ضرور برقی شرارہ خارج ہوتا اور دھکا سا لگتا تھا۔ یہ ظہور ان حالات میں ضرور قائم رہتا تھا کہ کرۂ ہوائی کی حرارت کا درجہ ۸۰ درجہ فارن ہائیٹ ہو۔ وہ معمولی ورزش کرتی رہے اور سوسائٹی میں شامل ہو کر خوش رہے۔ لیکن اگر کرۂ ہوائی کا درجہ حرارت صفر کے قریب ہو۔ یا خود وہ لیڈی کسی خوف کے زیر اثر ہو جائے۔ تو یہ طاقت بھی خارج ہو جاتی تھی۔ بسا اوقات دیکھا جاتا کہ جب وہ انگیٹھی کے پاس بیٹھ کر آہنی سٹول پر پاؤں رکھے کوئی چیز پڑھنے میں مصروف ہوتی۔ تو فی لمحہ تین یا چار شرارے نکلتے تھے اور بہتر حالات میں تو ایک شرارہ ہر ثانیہ میں نظر آتا تھا۔ اگر کسی اور شخص کو ایسے حالات میں کہ بجلی اس کے بدن سے خارج نہ ہو سکے۔ اس کے قریب لایا جاتا۔ تو اس کے اندر بھی بجلی کی طاقت بھر جاتی تھی۔ اور وہ دوسروں کے قریب آنے سے خود اس شخص کے اندر سے شرارے نکلنے لگتے تھے اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ برقی طاقت کا تعلق اس کے لباس سے نہیں ہے اسے اونی اور سوتی دونوں طرح کی پوشاک پہنا کر دیکھی گئی۔ لیکن یہ ظہور بدستور دیکھنے میں آتا رہا۔ اس خاتون کی عمر تیس سال کے قریب تھی۔ اور وہ نشست پیشہ اور کمزور صحت کی عورت تھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ارل نے ان مجسموں کو دیکھ کر کہا "معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے کئی مشہور مجرموں کے سروں کے نمونے تیار کرا رکھے ہیں۔ مثلاً آرتھر تھسل وڈ۔ ڈینیل ہوگرٹ۔ جارج ہیرنگٹن ہنری فانٹلرائے جان تھرٹل۔ ولیم پروبرٹ ۔ ۔ ۔"

لیسلز قطع کلام کرکے کہنے لگا "ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مجرموں کے سروں کے مجسمے موجود ہیں۔ لیکن ابھی لوگوں کے اندر علم کاسہ سر کی نسبت اتنا تعصب اور بدگمانی ہے کہ میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸) اسی نوٹ کے سلسلہ میں ہم ایک ایسے شخص کا واقعہ درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے جسے پھانسی پر لٹکائے جانے کے بعد زندہ کیا گیا تھا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے۔ جسے حقیقی زندگی کا افسانہ سمجھنا چاہیئے۔ ایمبروز گوینٹ نامی ایک شخص کو مقام ڈیل میں ایک اور شخص کے قتل کے شبہ میں جو عدم پتہ ہو گیا تھا۔ اور جس کی لاش بھی کہیں برامد نہ ہوئی۔ پھانسی پر لٹکایا گیا۔ حالات سے تعلق رکھنے والی شہادت کی رو سے گوینٹ کو قاتل سمجھا گیا۔ اگرچہ ابتدا میں یہ ثابت ہونا مشکل تھا کہ وہ حقیقت میں اس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ معاملہ یہ تھا کہ گوینٹ اور ایک اور شخص کالنز نامی دونوں اکٹھے ڈیل کی ایک سرائے میں پہنچے۔ کھانا کھانے کے وقت چونکہ سرائے کا ویٹر موجود نہ تھا۔ اس لئے گوینٹ نے کالنز کا چاقو اس سے عاریتاً حاصل کیا۔ دوسرے دن صبح کو کالنز عدم پتہ ہو گیا۔ آدھی رات کے وقت گوینٹ اس سے سیڑھیوں پر ملا تھا جب کہ یہ باغیچہ سے بالاخانہ کیطرف سے آرہا تھا۔ صبح کے وقت باغیچہ میں ایک چاقو اور خون کے داغ پائے گئے۔ جو ساحل بحر تک جاتے تھے۔ کالنز کی نقدی کا بٹوہ بھی گوینٹ کی جیب میں پایا گیا۔ حالانکہ شب گذشتہ کو ویٹر نے اُسے کالنز کے پاس دیکھا تھا۔ گوینٹ نے اپنی صفائی میں یہ بیان پیش کیا۔ کہ ویٹر کے چلے جانے پر کالنز نے از خود بٹوہ مجھے دیا تھا۔ اور وہ کہتا تھا۔ نقدی ادا کرنے کا فرض تم اپنے ذمہ رکھو۔ اس کی ناک سے خون جاری تھا۔ چاقو سے اس نے دروازہ کو جو زور سے بند تھا۔ کھولا اور پھر تاریکی میں وہ اس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ ساحل بحر تک وہ اس مطلب کے لئے گیا تھا۔ کہ منہ اور ہاتھوں کو جو خون آلودہ تھے۔ دھو ڈالے۔ اور اس کا یہ بھی خیال تھا۔ کہ سمندر کے کھاری پانی سے ناک سے خون بہنا بند ہو جائیگا۔ اس عذر کو ناقابل یقین قرار دیکر گوینٹ کو قتل کا مجرم قرار دیا گیا۔ اور اسے سین ڈاؤن کامن میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ جبکہ وہ پھانسی پر لٹک رہا تھا اور لوگ وہاں سے رخصت ہو چکے تھے۔ ایک گڈریئے نے گذرتے ہوئے اس کی لاش میں زندگی کے آثار دیکھے اور اُسے رسی کاٹ کر اُتار لیا۔ گوینٹ بحال ہو کر صحتیاب ہو گیا۔ اور نیک دل گڈریئے نے اُسے کسی غیر ملک کو بھیجدیا۔ اس بعید نوآبادی میں گوینٹ کی اس شخص کالنز سے ملاقات ہوئی جس کے بیان کردہ قتل کے جرم میں اسے سزائے موت دی گئی تھی دونوں میں جو گفتگو ہوئی اس سے یہ معلوم ہوا کہ شب مذکور کو کالنز جس وقت سیڑھیوں سے اُتر کر باغیچہ میں پہنچا۔ تو چوروں کے ایک گروہ نے جن کا جہاز اس وقت ساحل سے گذر رہا تھا۔ اسے پکڑ لیا۔ اور ان کی گرفتاری میں وہ عرصہ تک مختلف مقامات میں پھرتا رہا۔ اس غریب کو اپنے دوست گوینٹ کی مشکلات کا اس ملاقات سے پہلے ذرا بھی علم نہیں تھا!!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زندہ شخصوں کے سروں کے نمونے حاصل نہیں کر سکتا۔ ناچار مجھے یہ انتظام کرنا پڑا ہے۔ کہ جیلخانہ کے پہرہ داروں سے مل کر جو مجرم پھانسی پر لٹکائے جائیں۔ یا قیدخانہ میں مریں ان کی لاشیں حاصل کر لیتا ہوں۔ اور انہی کے مطابق ان کے سروں کے نمونے تیار کراتا ہوں جن شخصوں نے غیر معمولی زندگی بسر کی ہو۔ یا جنہیں اپنے جرایم کے عوض انتہائی سزا دی گئی ہو۔ ان کے سروں کو غور کی نظر سے دیکھ کر عجیب و غریب باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا مقابلہ ..."

ارل مسکرا کر کہنے لگا "کیا آپ ایسے شخصوں کے سروں کا مقابلہ بندروں کے سروں سے کیا کرتے ہیں؟"

ڈاکٹر نے کہا "یقیناً۔ لیکن میں تمہیں ان خشک مضامین سے دق کرنا نہیں چاہتا۔ بہرحال اتنا تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو۔ کہ مجھے اس معاملہ سے کتنی دلچسپی ہے۔ یہاں تک کہ میں نے بہت سا خرچ اور محنت برداشت کر کے اصلی انسانی سر حاصل کئے ہیں۔"

اتنا کہہ کر اس نے ایک الماری کا دروازہ کھولا۔

ارل متحیر ہو کر پیچھے کو ہٹ گیا۔ کیونکہ الماری کے اندر اسے چار حقیقی سر نظر آئے۔ جن کی آنکھیں خوفناک طریق سے اس کیطرف دیکھ رہی تھیں۔ اسکے ساتھ ہی دوائیوں کی تیز بو اس کی ناک میں پہنچی۔

ڈاکٹر اس کی گھبراہٹ کو دیکھ کر ہنس کر کہنے لگا۔ "گھبرائیے نہیں۔ یہ سر زندہ نہیں۔ مردہ ہیں"

"لیکن میں پوچھتا ہوں۔ آپ نے انہیں کہاں سے حاصل کیا؟"

لیسلز اور بھی زیادہ ہنس کر کہنے لگا "اطمینان رکھیے۔ میں نے ان سروں کی خاطر چار شخصوں کو قتل تو نہیں کر دیا۔ دوست تمہیں یہ سنکر تعجب ہوگا۔ کہ بارہا میری راتیں اسی تجربہ گاہ میں برقی تجربات کرتے اور علم کاسہ سر کی تحقیقات میں بسر ہوتی ہیں۔ میں نے ان سروں کو ہسپتالوں سے حاصل کیا تھا۔ اور خود ان میں مصالح بھر کر تیار کیا ہے۔"

ارل نے کہا "ایمان کی بات یہ ہے کہ مجھے آپ کی اس تجربہ گاہ کا علم اول مرتبہ کل آپ کی زبانی ہوا"

ڈاکٹر کہنے لگا "اب بھی آپ کو اسکا علم نہ ہوتا۔ اگر آپ کی طرف سے یہ اصرار یہ خواہش ظاہر نہ کی جاتی۔ کہ آپ کے سوتیلے بھائی کی جان بچانے کے لئے سائنس کی ساری طاقتوں کو کام میں لایا جائے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ میری یہ تجربہ گاہ سترہ اٹھارہ سال سے قایم ہے۔ اور میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس میں ہر قسم کے علمی تجربات عموماً اور طبی تحقیقات خصوصاً کرتا رہا ہوں۔ چونکہ کام اس قسم کا تھا اس لئے میری کوشش ہمیشہ یہ رہی ہے کہ جسقدر زیادہ مردہ لاشیں بغرض تجربہ دستیاب ہو سکیں حاصل کروں۔ میرا تعلق ایسے شخصوں کے ساتھ جو لاشیں اکھاڑتے اور مردہ فروشی کرتے ہیں۔ اکثر رہا لیکن میں ڈرتا تھا۔ کہ اگر ان لاشوں کو میرے مکان واقع گریفن سٹریٹ میں لایا گیا۔ تو لوگوں میں سخت بدنامی ہوگی۔ ساتھ ہی قانونی کارروائی کا بھی اندیشہ لگا رہیگا۔ اسلئے میں نے بہتر یہی جانا کہ کسی غیر آباد حصہ شہر میں جہاں کے لوگ مجھ سے واقف نہ ہوں ایک تجربہ گاہ قایم کروں۔ اور جب ضرورت ہو۔ اس تجربہ گاہ میں جا کر تحقیقات کیا کروں۔ یہ بات میں نے اشارتاً ایک مردہ فروش سے کہی تھی۔ اس نے میرا تعلق ایک شخص ڈارش سے پیدا کرا دیا کسی قدر تکرار کے بعد ڈارش نے یہ شرط لگائی۔ کہ میں اپنے آقا سے مشورہ کر لوں۔ اگرچہ مجھے معلوم نہیں۔ اس آقا کا کوئی وجود ہے یا نہیں اس نے مجھے اس مکان کا ایک حصہ دکھایا۔ میں نے یہ کمرہ پسند کیا اور اسے معقول کرایہ پر لے لیا۔ لیکن مجھے کرایہ کی زیادتی کی چنداں پرواہ نہ تھی۔ کیونکہ ایک تو مکان تنہا جگہ میں واقع ہے۔ دوسرے اس میں آنے جانے کا راستہ ایک اور بازار میں بھی کھلتا ہے۔ اور تم جانتے ہو ایک ایسے شخص کے لئے جس کا تعلق مردہ فروشوں سے ہو۔ یہ امر کسقدر فایدہ مند ہے۔"

"تو کیا فقط آپ ہی اس مکان میں رہتے ہیں؟" ارل نے سوال کیا۔ "کیونکہ میرا خیال یہ ہے کہ جس خوابگاہ میں ہم نے غریب ٹامس کو سلایا ہے۔ آپ اس میں نہیں سوتے۔"

ڈاکٹر بولا۔ "بالکل نہیں۔ ایک اور بڈھا گاہ بگاہ اس مکان میں آیا کرتا ہے۔ اور وہی اس کمرہ میں سوتا ہے۔ میں نے اسے صرف ایک دوبار دیکھا ہے۔ اور اس کا نام بھی مجھے معلوم نہیں۔ میرے پاس صدر دروازہ کی کنجی علیحدہ موجود ہے۔ اور میں خفیہ تہخانہ کے راستہ سے بھی واقف ہوں۔ ڈارش سے میرا صرف اسی قدر تعلق ہے کہ اسے وقت پر کرایہ ادا کر دیتا ہوں۔ اس بڈھے سے بھی جس کا میں نے ذکر کیا۔ میری سرسری سی گفتگو ہے۔ یعنی جب کبھی وہ مجھے ملے۔ ہم ایک دوسرے کو سلام کر کے چھوڑتے ہیں۔ اور پاس سے گذر جاتے ہیں۔ وہ بھی اس مکان میں رہتا ہے۔ میں بھی رہتا ہوں۔ نہ وہ میرے معاملات میں دخل دیتا ہے۔ نہ میں اس کے کاروبار میں حارج ہوتا ہوں۔"

ارل کہنے لگا۔ "ڈاکٹر صاحب ممکن ہے۔ آپ کی تجربہ گاہ کسی نہایت بدمعاش شخص کے مکان میں واقع ہو۔"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لیسلا نے جواب دیا۔ "مجھے اس کی پروا نہیں۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے۔ میں اس تجربہ گاہ کو خود اپنے مکان میں قایم نہیں کر سکتا۔ اس صورت میں میرے نوکروں کو اس کا علم ہو جانا قدرتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ وہ لوگوں سے انسانی سروں۔ مٹی کے بنے ہوئے مجسموں اور میرے برقی تجربات کا ذکر کرتے پھریں۔ تو ممکن ہے لوگ مجھے جادوگر خیال کرنے لگیں۔ اور میری طرف شک کی نظر سے دیکھیں۔ اس کا نتیجہ اور نہ سہی کم از کم میری طبابت کو ضعف پہنچنے کا اندیشہ تو ضرور ہے"

پھر وہ مسکرا کر کہنے لگا۔ "میرے پیارے ارل کم از کم تمہیں اس کی شکایت نہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس مکان کا تعلق بدمعاش شخصوں سے ہے۔ کیونکہ اگر میری تجربگاہ ایسے تنہا مقام پر نہ ہوتی۔ جہاں کوئی کسی سے کسیطرح کا سوال نہیں پوچھتا۔ اور نہ دوسرے کے معاملات پر رائے زنی کرتا ہے تو تمہارے بھائی کو اس آسانی سے موت کے چنگل سے چھڑایا بھی نہ جا سکتا۔"

ارل نے کہا۔ "ڈاکٹر صاحب معاف کیجیئے۔ کہ میری زبان سے کوئی نازیبا کلمہ نکلا۔ مجھے یقین ہے۔ آپ اس کے لئے مجھے معاف کر دیں گے۔"

وہ بولا۔ "ارے تمہاری طرف سے کسی معافی کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم علمی تحقیقات کے شایق لوگ اسقدر پابند حسیات ہوں۔ تو مشاغل علمی کو ہمارا سلام ہے۔ لیکن جیسے میں کہہ رہا ہوں۔ میں نے اس کمرہ میں لاشوں پر ایسے ایسے تجربے کئے ہیں۔ جو میرے اپنے مکان پر کسی صورت میں ممکن نہ تھے۔ تم سے کسی بات کا پردہ نہیں۔ اسلیئے میں تسلیم کرتا ہوں کہ میری رائے میں وہ بڈھا جو اس مکان میں رہتا ہے۔ ضرور یا تو کوئی بدمعاش یا بخیل آدمی ہے۔ مگر ہوا کرے مجھے اسکے معاملات کی پروا نہیں۔ اور ہاں اب میں تم سے ایک نہایت عجیب واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ جو عرصہ قریباً پانچ ہفتے کا گذرا۔ پیش آیا تھا۔ ایک رات میں اس کمرہ میں خرگوشوں مینڈکوں۔ چوہوں اور شاید چند بلیوں پر برقی تجربات کر رہا تھا کہ ایک ضروری کام کی خاطر مجھے یکایک مکان کے نچلے حصہ میں جانا پڑا۔ لیکن واپس آیا۔ اور اس دروازہ میں جو سیڑھی پر واقع ہے۔ اور جدھر سے زینہ کا راستہ ہے قدم رکھا۔ تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کوئی آدمی یہاں اس الماری کے پاس کھڑا انسانی سروں کو دیکھ رہا ہے۔ پہلے تو میں ڈر گیا۔ کیونکہ اس سے نصف گھنٹا پیشتر مجھے مکان کے ایک حصہ میں کسی کے باتیں کرنے کی آواز بھی سنائی دی تھی اور اسی لئے میں نے کمرہ کا دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا۔ جسے میں نیچے اُترتے وقت کھلا چھوڑ گیا۔ لیکن پھر اوسان بحال کر کے میں پیچھے مڑا۔ ابھی دروازہ بند نہ کرنے پایا تھا۔ کہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس شخص نے بھی جوان سرجن کو دیکھ رہا تھا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا۔ جانتے ہو وہ کون تھا؟

"تو بھلا میں کیا بتا سکتا ہوں۔" ارل کہنے لگا۔

لیسلز بولا "یہی تمہارا سوتیلا بھائی ٹامس رینفورڈ۔ جو اب پاس کی خواب گاہ میں پڑا ہے۔"

"ٹامس!۔۔۔ اس جگہ!" آرتھر نے سخت حیرت زدہ ہو کر کہا۔

ڈاکٹر کہنے لگا۔ "میں یقیناً کہہ سکتا ہوں مجھے اس میں غلطی نہیں لگی۔ کیونکہ میں اس سے پہلے ایک موقعہ پر اسکی صورت دیکھ چکا تھا۔ اگرچہ یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کہاں۔۔۔ اور کس طرح۔ میں کشمکش و پیچ کی حالت میں تھا۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ وہ مجھے پہچان لے۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے۔ اس نے اس ایک نظر میں ہی جو مجھ پر ڈالی مجھے پہچان لیا ہو۔ میں اپنے مکان واقع گریفٹن سٹریٹ کو بھی نہ جا سکتا تھا۔ کیونکہ گلے میں فقط ڈریسنگ گون تھی۔ اور کوٹ اسی کمرہ میں رہ گیا تھا۔ حالت تشویش میں میں زینہ کا نصف حصہ نیچے اتر چکا تھا۔ کہ ایسا معلوم ہوا کوئی شخص کنجی کی مدد سے صدر دروازہ کو کھول رہا ہے۔ یہ جان کر کہ یہ یا تو وہ بڈھا ہوگا۔ جس کا میں نے ذکر کیا۔ یا ٹڈ مارش۔ کیونکہ میرے علاوہ صرف انہی کے پاس صدر دروازہ کی کنجی تھی۔ میں اس شخص کی آمد کا منتظر رہا۔ دیکھا تو ٹڈ مارش تھا اس سے میں نے اپنے کمرہ میں جو کچھ دیکھا تھا۔ اس کا ذکر کیا۔ وہ کہنے لگا۔ مجھے شک تھا ضرور کوئی واقعہ پیش آیا ہے۔ اس لئے میں کپڑے پہن کر اس طرف کو آیا ہوں۔ مجھے ان لفظوں سے تعجب ہوا۔ اور میں نے ان کی تشریح چاہی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا وہ ان لفظوں کو کہہ کر پشیمان تھا۔ چنانچہ مجھے ٹالنے کے لئے اس نے کچھ جواب دیا۔ اور پھر ہم دونوں زینہ کی راہ سے اوپر چڑھے۔ تجربہ گاہ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا وہاں کوئی موجود نہیں۔ پاس والے کمرہ میں گئے۔ جہاں اس وقت رینفورڈ سو رہا ہے۔ تو دیکھا۔ کہ فرش سے قالین ہٹا ہوا ہے۔ اور چور دروازہ ننگا ہے۔"

"چور دروازہ!" ارل نے متعجب ہو کر پوچھا۔

لیسلز بولا "ہاں میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اس مکان سے نکلنے کا ایک تہ نشین راستہ ہے اور یہ چور دروازہ اس کی طرف جاتا ہے۔ مگر دیکھئے میں پھر کہتا ہوں۔ جو حالات میں نے تمہیں اس مکان کی نسبت بتائے ہیں۔ وہ بالکل پوشیدہ رہنے چاہئیں۔ خیر ہم نے دیکھا کہ چور دروازہ ننگا ہے۔ ہم نے قالین کو اوپر سے ہٹایا۔ اور ٹڈ مارش نے چور دروازے کی کمانی اوپر سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بند کردی۔ جس کے بعد ہم نے قالین کو دوبارہ اس کے اوپر بچھادیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی میرے دل میں اس خیال سے سخت تشویش پیدا ہوئی۔ کہ شاید رینفورڈ اس زمین دوز راستہ میں داخل ہوچکا ہے۔ میں نے ٹڈمارش سے پوچھا کیا وہ اس راستہ سے باہر جانے کے راز سے واقف ہے؟ وہ بولا۔ آپ خیال کرسکتے ہیں۔ اگر واقف نہ ہوتا تو اسکے اندر قدم رکھتا؟ میں نے اسے بالکل صحیح جواب سمجھا۔ اور اسکے علاوہ اس وقت خیال کیا۔ شاید ٹڈمارش اور رینفورڈ کا آپس میں تعلق ہو۔ اگرچہ اب میں اس خیال کے لئے تم سے معافی چاہتا ہوں۔ اس موقعہ پر یہ شبہ میرے دل میں ان لفظوں سے بھی مضبوط ہوگیا جو ٹڈمارش نے اس وقت کہے تھے۔ جب وہ مجھے زینہ پر ملا۔ اس لئے مجھے رینفورڈ کے متعلق زیادہ اضطراب نہ رہا۔ اور میں اس مکان سے نکل کر گرفین سٹریٹ کو ہولیا۔ ٹڈمارش بھی میرے ساتھ ہی مکان سے نکل آیا۔ اور وہ مجھے ٹرنل سٹریٹ کی نکڑ پر جس میں وہ رہتا ہے۔ چھوڑ کر چلا گیا"۔

یکایک ارل آف ایلنگھم کہنے لگا "آپ کے ان تہخانوں۔ زمین دوز راستوں اور چور دروازوں کی گفتگو سے میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے"۔

"کس بارہ میں؟" ڈاکٹر نے پوچھا۔

ارل کہنے لگا "میں نے کل رات آپ سے مختصر طور پر اس حراست کی کیفیت بیان کی تھی۔ جو میں نے چار ہفتے برداشت کی۔ میں نے آپ کو اپنے طریق فرار سے بھی خبردار کیا تھا۔ لیکن اب جبکہ میں اس بات کو پیش نظر رکھتا ہوں۔ کہ زمین دوز نالیوں سے ہوکر میں کن اطراف سے گذرتا ہوا اس خوفناک قید خانہ سے نکلا۔ تو مجھے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ میں کلرکن ویل کے ہی کسی حصہ میں قید تھا۔ اور ممکن بلکہ اغلب ہے کہ اسی تہ خانہ کی ایک کوٹھڑی میرا قیدخانہ ہو۔ جس کا ابھی آپ ذکر کررہے تھے"۔

ڈاکٹر نے کہا "میں اس بارہ میں تمہارا اطمینان کرادوں گا۔ میں نے تہ خانہ کو صرف تین چار مرتبہ ہی دیکھا ہے۔ اور وہ بھی ان موقعوں پر کہ مردہ فروش میرے لئے چند لاشیں ٹرنل سٹریٹ والے مکان پر چھوڑ گئے۔ اور میں اس راستہ سے انہیں ٹڈمارش کی مدد سے اپنی تجربہ گاہ میں لے گیا۔ اس لئے میں اس تہ خانہ سے بہت ہی کم واقفیت رکھتا ہوں۔ تاہم تم چاہتے ہو۔ تو ہم اُسے دیکھنے چلتے ہیں۔ اور اگرچہ خیال ہے۔ اس تہ خانہ میں کوئی کوٹھڑی اس قسم کی ہوئی جیسی تم نے بیان کی ہے۔ تو ہم باسانی معلوم کرلیں گے"۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کے بعد ڈاکٹر اور ارل پھر خواب گاہ میں داخل ہو گئے اور دیکھا کہ رینفورڈ بدستور سو رہا ہے لیسلز نے اس کی نبض دیکھی۔ اس کے چہرہ پر نظر ڈالی۔ اور پھر اطمینان سے مسکرا کر نوجوان امیر کی طرف دیکھا۔ اور دبے لفظوں میں کہنے لگا۔ "اب یہ ہر قسم کے خطرات سے گذر چکا ہے۔"

ارل نے ڈاکٹر کا ہاتھ انداز شکر گذاری سے دبایا۔ اور اس کی پلکوں پر خوشی کے آنسوؤں کے چند قطرے نمودار ہوئے۔

ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر چور دروازہ اٹھایا۔ اور تجربہ گاہ سے ایک لمپ ہاتھ میں لیکر پتھر کے عمودی زینہ سے تہ خانہ میں اترنے لگا۔ ارل بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

لیکن نیچے اتر کر انہوں نے دیکھا کہ وہ دروازہ جو زینہ کے نچلے حصہ پر بنا ہوا تھا مضبوطی سے بند ہے۔ ناچار انہیں اس بارہ میں اپنی تحقیقات کو سردست ملتوی کر دینا پڑا۔ وہ دونوں پھر اوپر چڑھ آئے۔ انہوں نے چور دروازہ کو بند کر کے اس پر قالین بچھا دیا۔ لیکن ارل نے اپنے دل میں اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ میں ضرور پھر کسی روز اس پراسرار تہ خانہ کو دیکھونگا۔

اس کے بعد جب وہ دونو رینفورڈ کی چارپائی کے قریب کھڑے تھے اور اسکے چہرہ کو غور کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ یکایک ڈاکٹر ارل سے کہنے لگا "دوست میں تمہیں یہ بتانا بھول گیا کہ مریض کو بیدار ہونے پر کوئی محرک شے پلانا ضروری ہوگا۔ خواہ پورٹ شراب ہو۔ یا برانڈی۔ کیا یہ چیزیں آس پاس کہیں مل سکیں گی؟"

ارل نے کہا "میں ابھی جا کر خرید لاتا ہوں۔ آپ مجھے صدر دروازہ کی کنجی دیدیں۔ تا کہ آپکو دروازہ کھولنے کے لئے نیچے اترنے کی تکلیف نہ ہو۔"

لیسلز نے کنجی ارل کے ہاتھ میں دیدی۔ اور وہ شراب خریدنے بازار میں نکلا۔ سینٹ جان سٹریٹ کے ایک اچھے شراب خانہ سے برانڈی کا ادھا لیکر واپس آ رہا تھا۔ کہ یکایک اس کی نگاہ ایک حسینہ کی طرف جم گئی۔ جو اسوقت اس بازار سے گذر کر نارتھمپٹن سکوئر کی طرف جا رہی تھی۔

ظاہری شکل و صورت۔ اعضا کی موزونیت اور انداز خرام سے اس نے سمجھا کہ ضرور یہ اسکفر ڈی مڈینا ہے۔ لیکن اس بات سے اسے سخت تعجب ہوا کہ وہ ماتمی لباس میں نہ تھی۔ پہلے اس نے سمجھا۔ مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔ لیکن پھر جب اس نے غور سے دیکھا تو اسے یقین ہو گیا کہ یہ اسٹھر کے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ اس پر یہ اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ اور قریب پہنچکر اس کا نام لیکر بلایا۔ حسینہ پیچھے کو مڑی۔ اور نقاب ہٹا کر اس نے امیر مذکور سے ہاتھ ملایا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بے شک یہ استھر ہی تھی۔ مگر کتنی زرد زرد... اور چہرہ پر کسقدر افسردگی چھائی ہوئی ہے۔ ارل نے اُس سے مضطرب لہجہ میں جلدی سے کہا۔ "میں آپسے مل کر بہت ہی خوش ہوا ہوں کیونکہ مجھے آپ کو ایک خوشخبری سنانی ہے... لیکن آئیے میں التجا کرتا ہوں... میرے ساتھ ساتھ چلے آئیے مجھے سارے حالات کا علم ہے۔ اس لئے آپ مجھے اپنا دوست سمجھیں... میری موجودگی میں آپ کو شرمانے کی ضرورت نہیں... میں پھر عرض کرتا ہوں۔ دیر نہ کیجیے۔ بلکہ میرے ساتھ ساتھ چلے آئیے..."

اس نے اس کا بازو اپنے بازو میں لے لیا۔ اور اُسے ساتھ لیکر ریڈلائن سٹریٹ کی طرف چلا۔

راستہ میں وہ حیرت زدہ ہو کر کہنے لگی "مائی لارڈ... میری سمجھ میں نہیں آیا..."

مگر آرتھر اضطراب کی حالت میں قطع کلام کر کے کہنے لگا۔ "اوہ... آپ نہیں جانتیں۔ کہ وہ خبر جو میں نے آپ کو پہنچانی ہے۔ آپ کی خوشی سے کتنا گہرا تعلق رکھتی ہے... میں اس خوشخبری کو آپ کے سامنے عملی صورت میں پیش کرنا چاہتا ہوں... لیکن نہیں خوشخبری اتنی بڑی ہے کہ میں یکایک اُسے بیان نہیں کر سکتا... مجھے اندیشہ ہے کہ آپ اُسے سنکر بے سدھ نہ ہو جائیں... بہر حال بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ مجھے یہاں بازار میں مل گئیں۔ کیونکہ میں نے آپ کو بلانے کے لئے قاصد بھیجا تھا۔ اور اندیشہ تھا۔ وہ آپ کو یہ خبر اسقدر جلد پہنچا دیتا۔ جس سے..."

استھر حیرت زدہ... اور کسیقدر خوف کی حالت میں ارل کے چہرہ کیطرف دیکھ رہی تھی۔ لیکن آرتھر اپنی خوشی میں اتنا محو تھا۔ کہ اس نے اس اثر کو جو اس کے لفظوں سے اس حسینہ پر پیدا ہوا۔ بالکل نہیں دیکھا۔ بلکہ اسے اسقدر غیر معمولی تیزی کے ساتھ ہمراہ لئے چلتا گیا۔ جو کسی زیادہ شستہ آبادی کے بازار میں لوگوں کی نظروں میں ناگوار معلوم ہوتی۔

تھوڑی دیر میں یہ دونوں ریڈلائن سٹریٹ والے مکان کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ ارل نے اُسی بے صبری کے ساتھ دروازہ کھولا۔ استھر کو ایک منٹ کے لئے اسکے پیچھے جانے میں تامل ہوا۔ لیکن اس بات کا یقین رکھتے ہوئے کہ ارل جیسے شخص کا ارادہ ہرگز برا نہیں ہو سکتا۔ نیز اس خیال سے کہ اب میں اپنے تعجب اور حالت شش و پنج کو رفع کر سکوں گی جو ارل کے لفظوں سے پیدا ہو چکی تھی۔ وہ جرأت کر کے ارل کے پیچھے اس بدنما مکان کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اندر داخل ہوگئی۔

اُسے ساتھ لئے وہ کثیف زینہ کی راہ سے تجربہ گاہ میں پہنچا۔ اور وہاں اُسے ایک لمحہ انتظار کرنے کے لئے کہا۔ پھر اس نے آہستگی سے وہ دروازہ کھولا۔ جو خواب گاہ کی طرف کھلتا تھا۔ تاکہ ڈاکٹر لیسلز کو اس کی آمد سے مطلع کرے۔ اور مختصر طور پر اُسے بتادے کہ میں اسے کس لئے اپنے ہمراہ لایا ہوں۔ کیونکہ اُسے یقین تھا۔ وہ حالات جن میں مجھے اس عورت کے ریفورڈ کی داشتہ ہونیکا یقین ہوا ہے۔ ڈاکٹر کو معلوم نہیں۔

لیکن جس وقت اس نے خوابگاہ کا دروازہ کھولا۔ تو چونکا۔۔ جھجک کر پیچھے ہٹا۔۔۔ اور اسکے منہ سے انتہا درجہ تعجب کا کلمہ نکلا۔ کیونکہ مریض کی چارپائی کے قریب ہاتھ جوڑے اور انداز شکرگذاری سے آنکھیں اوپر کو اُٹھائے استھر ڈی مدینا ہی کی صورت کی ایک عورت کھڑی تھی!

آرتھر یہ اطمینان کرنے کے لئے کہ استھر ہی دوسرے راستہ سے گذر کر خوابگاہ میں داخل نہیں ہوچکی۔ پیچھے مڑا۔ لیکن استھر بدستور چند قدم پیچھے اُس کلمہ تعجب سے جو اس کی زبان سے نکلا۔ حیرت زدہ کھڑی تھی۔

ایک لمحہ میں ارل نے سارے معاملہ کی حقیقت کو سمجھ لیا۔ اور اُسے معلوم ہوگیا۔ کہ استھر ڈی مدینا کی ایک اور بہن شکل و صورت میں اس سے اسقدر ملتی جلتی ہے۔ کہ ایک کی صورت کا دوسرے پر گمان ہوسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ عقدہ جو عرصہ دراز سے اُسے پریشان کر رہا تھا حل ہوگیا۔

استھر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر وہ کہنے لگا "مس ڈی مدینا میں آجتک ایک عجیب غلط فہمی میں مبتلا رہا۔ لیکن آپ کو معلوم ہوجائے گا۔ ایسا ہونا قدرتی تھا۔ آئیے میرے ساتھ۔۔۔"

وہ اُسے لے کر خواب گاہ میں داخل ہوا۔ استھر جھجکی۔ پھر گھبرا کر کہنے لگی "الہٰی میرا حلف ٹوٹ گیا!"

لیکن اس کے ایک منٹ بعد دونوں بہنیں۔۔۔ کیونکہ یہ دونوں حقیقت میں سگی بہنیں تھیں۔ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوگئیں!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۵۶ اگلی پچھلی باتیں

مسٹر ڈی مڈینا ہسپانیہ کے ایک تاجر کا بیٹا تھا جس نے مرتے وقت اسکے نام بے شمار دولت چھوڑی۔ لیکن رشتہ داروں کی بے ایمانی اور ایک ہسپانوی جج کے غلط فیصلہ کی بدولت مسٹر ڈی مڈینا اس دولت سے جو حقیقت میں اسکا حصہ تھی محروم ہو گیا۔ ان واقعات کے بعد وہ اپنے وطن سے اسقدر برگشتہ خاطر ہوا۔ کہ بائیس سال کی عمر میں ہسپانیہ کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر انگلستان میں آباد ہو گیا۔ جہاں رہ کر وہ اس سے پہلے تعلیم حاصل کر چکا تھا اور یہی وجہ تھی۔ کہ وہ انگریزی زبان بھی ویسی ہی صفائی سے بولتا تھا۔ جیسے اپنے ملک کی زبان۔

یہ بیان کرنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ مسٹر ڈی مڈینا کے خیالات میں یہودی عنصر غالب تھا لندن میں پہنچکر وہ اس جگہ کے یہودی تاجروں کے پاس ملازمت کا متلاشی ہوا اس ملک میں یہ امر فیشن میں داخل سمجھا جاتا ہے کہ یہودیوں کی مذمت کی جائے۔ لوگ انہیں حریص۔ بخیل۔ زرپرست اور کمینہ کہتے ہیں۔ اور ان کی اس حد تک بدگوئی کی جاتی ہے۔ کہ عوام انہیں خون آشام سُود خوار کہنے سے دریغ نہیں کرتے۔ یہ الزامات اس حد تک مشہور ہوئے ہیں کہ نامور اور مستند شخصوں نے بھی ان کی تائید کی ہے جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ یہودیوں کے خلاف تعصب کا احساس عوام کی فطرت میں داخل ہو چکا ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ الزامات سبھی یہودیوں پر یکساں عاید ہوتے ہیں۔ بے شمار لوگ اس کلیہ سے مستثنےٰ ہیں اور اگرچہ ہماری اس تحریر سے بہتوں کو تعجب ہوگا۔ لیکن ہم بڑی جرأت سے یہ اعلان سے کرتے ہیں کہ روئے زمین پر بحیثیت قوم یہودیوں کے برابر دیانتدار فہیم۔ رحم دل۔ اور مہمان نواز کوئی اور طبقہ آبادی نہیں۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی ساری دولت لٹا چکتا ہے اور نہ اپنی جایداد کو گرو رکھ کر نہ اپنے نام کی ساکھ کی بدولت مزید قرض حاصل کر سکتا ہے۔ تو بحالت مجبوری وہ سود خواروں کی طرف رخ کرتا ہے۔ یہودی مالی لین دین کا کام کرنیوالوں کی صف اول میں شامل ہیں۔ اور روپیہ کا بیوپار ان کا خاص پیشہ ہے۔ قدرتی طور پر ساہوکاروں میں بہت سے یہودی ہیں۔ اور نوے فیصدی ایسا ہوتا ہے کہ وہ شکستہ حال شخص جسے قرضہ کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تلاش ہو کسی یہودی ہی کے پاس پہنچتا ہے۔ خواہ وہ خود اس سے واقف ہو۔ یا کوئی دوست اُسے اس کا مشورہ دے۔ بہرحال اسے کا واسطہ کسی یہودی ساہوکار سے پڑتا ہے۔ اور چونکہ وہ حصول قرضہ کے لئے اپنی دستخطی ہنڈی کے سوا کوئی اور کفالت پیش نہیں کرسکتا اور فضول خرچی میں کافی بدنام ہو چکا ہوتا ہے۔ اسلئے قدرتی طور پر ساہوکار اُسے قرض دیتے وقت ایسی شرطیں پیش کرتا ہے۔ جو اس خطرہ کے مساوی ہوتی ہیں۔ جو اس سودے میں پیش آنا ممکن ہے۔

اس کے باد جو دلوگ قرض حاصل کرنے کے بعد اس یہودی ساہوکار کو گالیاں دیتے اور بدنام کرتے ہیں۔ اور اس طرح ایک اور آواز اس آواز میں شامل ہو جاتی ہے کہ یہودی من حیث القوم خون آشام اور حریص ہیں۔ مگر کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کو سوچتا ہے کہ اگر میں یہی روپیہ کسی عیسائی ساہوکار سے لینے جاتا۔ تو میری بدنامی کی حالت میں کسی حقیقی کفالت کے موجود نہ ہوتے ہوئے اسکی شرطیں اس سے کم سخت ہوتیں؟ لوگ یہودیوں کو سود خوار کہتے ہیں۔ مگر کیا عیسائیوں میں یہ عیب کچھ کم ہے؟ عیسائی وکیلوں۔ اور عیسائی دلالوں کی طرف دیکھو۔ اور پھر ان کا مقابلہ یہودی ساہوکاروں سے کرو۔ تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ اس بدنامی کی جو یہودیوں کے متعلق کی جاتی ہے حقیقت کیا ہے۔ اس قسم کی بے وجہ بدگوئی سخت قابل نفرت انتہا درجہ ذلیل اور تعصب پر مبنی ہے۔ جو کم از کم انگریزوں جیسی فیاض قوم میں موجود نہ ہونی چاہیے'۔

واضح رہے کہ ہم نے یہ سب باتیں اس بے غرضانہ غیر جانبداری کی سپرٹ میں لکھی ہیں۔ جس میں مختلف آرا کا اظہار اس سے پیشتر فسانہ لندن کے مختلف حصوں میں ہوتا رہا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے۔ ہمارے اپنے خون میں یہودی عنصر کا ایک ذرہ بھی شامل ہے۔ البتہ ہمیں یہودی نسل کے کئی قابل قدر خاندانوں کی دوستی کا شرف ضرور حاصل ہے۔ اس لئے ہمیں یہودیوں کے خصائل کو اچھی طرح جاننے کا کافی موقعہ ملا ہے۔ اور ناظرین اس سے بے خبر نہیں ہو سکتے کہ جو مصنف کسی عام تعصب کے خلاف آواز بلند کرے۔ اس کی نیت پر اس شخص کی نسبت بہت زیادہ حملے کئے جاتے ہیں۔ جو اس تعصب کو برقرار رکھنے کی کوشش کرے۔ عام رائے جس طرف کو بہ رہی ہو۔ اس کے مطابق چلنا بہرحال فایدہ مند ہوتا ہے۔ کیونکہ بھی لوگ ایسے شخص کے دوست بنتے ہیں۔ لیکن جو آدمی عام رائے کی مخالفت کی جرأت کرے۔ اسکے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دشمن جابجا پیدا ہونے لگتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ ہمیں ان لوگوں کی طرف سے جو اس کتاب کے ناظرین ہیں کسی غلط فہمی کا اندیشہ نہیں۔ کیونکہ یہ کتاب فہیم اور سمجھدار مرد و طبقہ کے لوگوں کے سامنے پیش کی جا رہی ہے جو حقیقت میں انگلستان کی عظمت اور خوشحالی کے مضبوط ترین ستون ہیں۔

خیر جس وقت مسٹر ڈی مڈینا بے یار و مددگار اور محتاج انگلستان پہنچا۔ تو اس نے لندن کی بہت سی تجارتی کوٹھیوں کے سربراہوں سے ملاقات کی۔ ہمارا مطلب ان کوٹھیوں سے ہے۔ جن کے اراکین یہودی تھے۔ یہودی جہاں تک ان کی استطاعت ہو۔ اپنے ہم قوموں کی ضرور مدد کرتے ہیں۔ ... مگر کیا عیسائی بھی کرتے ہیں؟ یہ سوال ان لوگوں سے ہے جو بنی اسرائیل کی معتوب قوم کے ہمیشہ درپئے آزار رہتے ہیں۔

مسٹر ڈی مڈینا کو کام مل گیا۔ اور اس نے اپنے فرائض کو اس خوبی سے سرانجام دیا اور اپنے آقا کے مفاد کو اس درجہ پیش نظر رکھا۔ کہ تیس سال کی عمر سے پہلے اُسے اس کوٹھی کا حصہ دار بنا لیا گیا۔ جسے اس نے اپنی محنت اور قابلیت سے ترقی دی تھی۔ اس کے بعد لورپول میں جا کر اس نے دوکان کی ایک اور شاخ کھولی۔ اور اُسے اسکا واحد منتظم بنا دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد باقی حصہ داروں کے انتقال پر اس نے ان کے ورثا سے اس قسم کا انتظام کیا جس سے وہ خود لندن والی کوٹھی کے حصوں سے دست بردار ہو گیا۔ اور انہوں نے لورپول کی کوٹھی کا سارا انتظام اسکے ذمہ ڈال دیا۔

اب اس نے غیر معمولی کامیابی حاصل کرنی شروع کی۔ انصاف پسندی اور راست شعاری شروع سے ہی اس کی خصلت کے جوہر تھے۔ وہ اس اصول کو پیش نظر رکھتا تھا۔ کہ کم منافع پر زیادہ کاروبار کیا جائے۔ اپنے ملازموں کو بھی معقول تنخواہیں دیتا تھا۔ اگرچہ عادتاً سخت گیر تھا۔ مگر دل کا بُرا نہیں تھا۔ اور ہر جگہ لوگ اسکے نام کی عزت اور طریق عمل کی تعریف کرتے تھے ۳۵ سال کی عمر میں یعنی ہمارے قصے کے آغاز سے بائیس سال پیشتر اس نے اپنی ایک ہمقوم خاتون سے جو نہایت خوبصورت باسلیقہ اور دولت مند تھی، شادی کی۔ سال بھر بعد وہ لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام ٹامر رکھا گیا۔ اور اس کے پورے ایک سال بعد دوسری لڑکی استھر پیدا ہوئی۔ لیکن استھر کی ولادت کے ساتھ ہی مسز ڈی مڈینا کا انتقال ہو گیا اور اسکے بعد اسکا شوہر مسٹر ڈی مڈینا عرصہ دراز تک غم سے نڈھال رہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کے دوستوں نے اُسے بہت تشفی دی - اور خود اُسے اپنی یتیم بیٹیوں کی پرورش کا خیال آیا - اس سے مسز ڈی مدینا نے اپنی طبیعت کو ڈھارس دینے کی کوشش کی - اور رفتہ رفتہ اسے ان بے ماں کی بچیوں سے اسقدر محبت ہوگئی - کہ وہ دم بھر ان سے جدا نہ ہوتا تھا - جب وہ بالغ ہونے لگیں - تو دونو بہنوں میں غیر معمولی یکسانیت پیدا ہوگئی - اور استھر چونکہ کسیقدر دراز قامت تھی - اسلئے دس سال کی عمر میں اس کا قد بڑی بہن کے برابر ہوگیا - اجنبی انہیں توام بہنیں سمجھا کرتے تھے - اگرچہ حقیقت میں ان کی عمر میں ایک سال کا فرق تھا . . . لیکن دونوں کی صورت بالکل مشابہ تھی - دونوں کے بال انتہا درجہ سیاہ اور چمکیلے - دونوں کی آنکھیں سیاہ اور روشن اور دونوں کے چہروں پر سرخ و سپید رنگوں کی آمیزش نظر آتی تھی جسکے نیچے وہ زیتونی جھلک جو ان کی نسل کا پتہ دیتی تھی - موجود تھی - دونوں کے دانت موتیوں کی لڑیوں سے مشابہ اور دونوں کے ہونٹ ایسے تھے - گویا قدرت نے انہیں ایک ہی سانچے میں ڈھالا - اور ایک ہی سرخی سے رنگا ہو - ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ دونوں ایک ہی پودے کے پھول ہیں - چنانچہ جس وقت ٹامر کی عمر سولہ اور استھر کی پندرہ سال کی ہوئی تو دونوں کا حسن یکساں مدارج ترقی کو پہنچا ہوا معلوم ہوتا تھا -

لیکن اس ظاہری مشابہت کے باوجود ان میں جبلی اختلاف موجود تھا - ٹامر نمود کی شائق اور خود پسند - مگر استھر باحیا اور شرمیلی تھی - اول الذکر کی خوشی یہ تھی - کہ کسی جلسۂ رقص میں سبھی لوگ میری تعریف کریں - لیکن آخر الذکر سوسائٹی کی دلچسپیوں پر گھر کی امن پسندی کو ترجیح دیتی تھی - دونوں کے لباس کا اختلاف بھی نمایاں تھا - ٹامر قیمتی کپڑے اور مرصع جواہرات پہن کر خوش ہوتی تھی - اور اس کے لباس کی تراش ایسی ہوتی تھی - کہ اس کا حسن نمایاں صورت اختیار کرے استھر صاف ستھرا لباس تو پہنتی تھی - لیکن بھڑک کی خواہشمند نہ تھی - اور اسے زیورات کا بھی اتنا شوق نہ تھا - وہ اپنی بہن کے برابر حسین تھی - لیکن خوبصورتی کے افشا کی بجائے اس کا اخفا بہتر سمجھتی تھی - ٹامر کی طبیعت گرم جوشانہ اور بھڑکیلی تھی - اور اس کی فطرت میں تیز جذبات شامل تھے - لیکن استھر نیکی اور پاکیزگی کا مجسمہ اور دوشیزگی کی معصومیت کا بہترین نمونہ تھی -

مسز ڈی مدینا نے ٹامر کو کئی بار اس کی خود پسندی اور سوسائٹی کے حلقوں میں خیرگی پیدا کرنے کی خواہش پر فہمایش کی - لیکن وہ ایسی پیاری سی لڑکی تھی - کہ جب وقت اسے بازو ڈال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے گلے میں ڈال کر اس سے منت کرتی کہ آپ ناراض نہ ہوں۔ یا اپنی سہیلیوں کے ساتھ کسی جلسۂ رقص میں جانے کی اجازت چاہتی۔ تو اُسے انکار کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

ٹامر کی عمر سولہ سال سے چند ہفتے اوپر اور اسحقر کی پندرہ سال کے قریب تھی۔ کہ ایک واقعہ پیش آیا جس کا دونوں بہن کے دور زندگی پر عظیم اثر پڑنے والا تھا۔ ایک رات مسٹر ڈی مڈینا گھوڑے پر سوار ایک گاؤں سے اپنے دوست کے ہاں جلسۂ دعوت میں شریک ہونے کے بعد واپس آرہا تھا۔ کہ راستہ میں ایک شخص نے اُسے روک کر اس کا بٹوہ اور پاکٹ بک چھین لی۔ مسٹر ڈی مڈینا ایسا آدمی نہ تھا۔ کہ بلا عذر احمت اپنی چیزیں کسی رہزن کے حوالہ کر دیتا۔ لیکن اس وقت یہ غیر مسلح تھا۔ اور اتفاق سے اس کا سائیس بھی ساتھ نہ تھا۔ اسکے مقابلہ میں رہزن جس نے سیاہ نقاب پہنی ہوئی تھی۔ بالکل مسلح اور مقابلہ پر آمادہ تھا۔ ان حالات میں مسٹر ڈی مڈینا نے اسکے مقابلہ میں آنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اپنی چیزیں اسکے حوالہ کر دیں۔ گھر واپس آکر اس نے اس حادثہ کا ذکر اپنی بیٹیوں سے کیا۔ تو یاد آیا کہ پاکٹ بک میں ایک کاغذ موجود تھا۔ جو میرے لئے تو بہت قیمتی ہے۔ مگر کسی اور شخص کے لئے محض بیکار ہے۔ چنانچہ اس نے مقامی اخبارات میں اس بارہ میں ایک اشتہار درج کرایا کہ اگر شخص مذکور وہ کاغذ واپس بھیجدے۔ تو میں اُسے معقول انعام دونگا۔ اور اُسے حراست میں نہ لینے کا بھی وعدہ کیا۔ مگر کئی دن گذر گئے۔ اور اس اشتہار کا مطلب پورا نہ ہوا۔

آخر قریباً ایک ہفتہ بعد صبح کے وقت ایک شخص نیم شکاری طرز کا لباس پہنے مسٹر ڈی مڈینا کے مکان پر آیا۔ اس نے پوچھا "مسٹر ڈی مڈینا کہاں ہیں؟" اتفاق سے وہ اسحقر کو ساتھ لے کر لورپول کے نواحات میں کسی گاؤں کو چلا گیا تھا۔ جہاں اسکی بیٹی کا ارادہ چند دوستوں کے ہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کا تھا۔ ٹامر تنہا مکان پر تھی۔ چنانچہ جس وقت نوکر نے اطلاع دی کہ شخص مذکور کہتا ہے "میں ایک ضروری کام کے لئے آیا ہوں"۔ تو اس نے کہا "اسے نشست گاہ میں بٹھا دو"۔ پھر جب وہ خود اس سے ملنے کے لئے اس کمرہ میں پہنچی۔ تو ایک طرف وہ شخص یہودن کے حسن گلو سوز سے نیم بسمل ہو گیا۔ اور دوسری طرف یہودن کے دل پر اس کی سجیلی صورت۔ فیاضانہ بشرہ اور بے تکلفی کا کچھ ایسا اثر ہوا۔ کہ اس نے اسکے ساتھ سرد مہری کا وہ سلوک نہ کیا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ صاحب اپنا کام کیجئے۔ اور رخصت ہوجیے۔ اس نے اُس سے بیٹھنے کی درخواست کی اور اس کے بعد جب وہ چند سرسری الفاظ جن کا تعلق باشندگان لورپول کی مصروفیتوں سے تھا کہہ چکا۔ تو دونوں میں سلسلۂ گفتگو بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ ٹامر کو یہ پوچھنے کا خیال ہی نہ آیا کہ آپ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کس مطلب کے لئے آئے ہیں۔ اس طرح قریباً نصف گھنٹہ گذر گیا۔ اور جبکہ ٹامر اپنے دل میں یہ خیال کرتی تھی۔ کہ میں نے ایسا ملنسار آدمی اپنی عمر میں بہت کم دیکھا ہے۔ جبکہ وہ اسکے خوشنما دانتوں کو تعریف کی نظر سے دیکھتی۔ اور اس کی بانکی صورت کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔ خود وہ اجنبی بھی اسکے حسن پر اتنا وارفتہ ہوا۔ کہ اپنی ساری مصروفیتوں کو بھول گیا۔

وہ اس خوبصورت یہودن کی گفتگو اور اس کی صفات کا تہ دل سے مداح تھا۔ اور آخرکار جس وقت وہ اس سے بادل ناخواستہ رخصت ہوا۔ تو یہودن اپنے خیالات کی الجھن میں اس سے اس کا نام اور کام پوچھنا بالکل بھول گئی۔

شام کو جب اس کا والد گھر آیا۔ تو اس نے اس سے اجنبی کی آمد کا ذکر کیا۔ مگر کہنے لگی "وہ یہاں صرف چند منٹ ٹھیرا تھا۔ اور اس نے اپنے کام کی نوعیت بیان نہیں کی"۔ مسٹر ڈی میڈینا نے خیال ظاہر کیا۔ غالباً اس شخص کی آمد کا تعلق اس کاغذ کی واپسی سے ہوگا۔ جو رہزن مجھ سے نقدی کے ساتھ چھین کر لے گیا۔ اور جس کے لئے میں نے اشتہار شایع کرایا ہے۔ لیکن ٹامر بڑے جوش سے اس شبہ کی تردید کرتی رہی۔ اور اس نے کہا۔ "اگرچہ وہ یہاں صرف ایک دو منٹ ٹھیرا تھا۔ تاہم میں کہہ سکتی ہوں کہ اسکے اطوار، شکل و شباہت اور انداز تکلم سے پایا جاتا تھا۔ وہ کسی اچھے طبقہ کا آدمی ہے۔ اور اس کا رہزنی جیسے ذلیل پیشے سے تعلق نہیں ہو سکتا"۔ مسٹر ڈی میڈینا نے پوچھا "کیا وہ بتا گیا تھا۔ کہ میں کب واپس آؤں گا؟" جس کے جواب میں ٹامر نے کہا "چند دن کے عرصہ میں" یہ جواب صریحاً غلط تھا۔ لیکن ٹامر نے یہ فقرہ اس لئے کہا۔ کہ اس نے سوچا۔ میرا یہ کہنا عجیب معلوم ہوگا۔ کہ مجھے اس سے واپسی کے متعلق کچھ پوچھنا یاد ہی نہیں رہا۔ اس طرح پر اس گفتگو کا خاتمہ ہوا۔ جس میں ٹامر نے بہت کچھ غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس نے بغیر شرمائے کے اس قدر دروغگوئی کی۔

اس سے دوسرے دن وہ اجنبی پھر آیا۔ اور چونکہ مسٹر ڈی میڈینا کو اس کے اتنا جلد واپس آنے کی امید نہ تھی۔ اسلئے وہ پھر مکان پر نہ ملا۔ لیکن ٹامر بدستور نشست گاہ میں موجود تھی۔ اور اجنبی کو یوم گذشتہ کی طرح پھر اسکے پاس پہنچایا گیا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ اور وہ فراخ برآمدہ میں چنبہ جھکی ہوئی کلیوں کو اٹھا کر باندھ رہی تھی۔ اجنبی نے کہا۔ "آپ میری خاطر اس کام کو نہ چھوڑیئے" بلکہ وہ خود بے تکلفی سے اس کام میں مدد دینے کو آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ وہ پودوں کی ٹہنیوں کو پکڑے رکھتا۔ اور یہ انہیں دھاگے سے کسی اونچے مقام پر باندھ دیتی۔ [illegible]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس حسینہ کا خوشنما ہاتھ اجنبی کے ہاتھ سے مس ہوا۔ اور اس کا خوشگوار سانس جو کلیوں کی خوشبو سے بھی زیادہ معطر تھا۔ اس کے رخساروں سے لگا۔ ایک مرتبہ اجنبی اس بہانہ سے گویا کہ کسی پودے کو زیادہ غور سے دیکھنا چاہتا ہے کسیقدر جھکا۔ تو اس کے بال اس حسینہ کی زلفوں سے آمیز ہو گئے۔ اور اس نے دیکھا کہ مسرت کی سرخی خوبصورت بھووں کے چہرہ گردن اور سینہ تک پھیل گئی۔ اگرچہ جھکا ہوا ہونے کی وجہ سے وہ اس کے ان اعضا کو صرف جزوی طور پر ہی دیکھ سکا۔

اس کے بعد جب دوبارہ اُن کی نگاہ ایک دوسرے سے ملی۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں سمجھتے ہیں ہمارے درمیان ایک قسم کی خاموش قرارداد ہو چکی ہے۔ ایک ایسی قرارداد جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ حسینہ جانتی ہے۔ اجنبی نے اپنے بال میرے بالوں سے عمداً آمیز کئے۔ اور جسوقت میرا ہاتھ اسکے ہاتھ سے ملا۔ تو میں نے عمداً اُسے پرے نہیں ہٹایا۔ دونوں میں دیر تک دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ رفتہ رفتہ ایک گھنٹہ گذر گیا۔ اور اس عرصہ میں نہ اجنبی نے رخصت ہونے پر آمادگی ظاہر کی نہ ٹامر ہی کو یاد آیا۔ کہ ہمیں ایک دوسرے کی صحبت میں اتنا عرصہ گذر گیا ہے آخر جب وہ چابک۔ اور ٹوپی اُٹھا کر چلنے کو تیار ہوا۔ تو اس نے ایک پھول اُٹھا لیا۔ جو ٹامر کے ہاتھوں اتفاقیہ طور پر برآمدہ کے ایک گلاب سے ٹوٹ گیا تھا۔ اُسے اپنے کوٹ میں لگا کر اس نے اس واقعہ کا کچھ بھی ذکر کئے بغیر اُسے سلام کیا۔ اور رخصت ہو گیا۔

اُسے گئے دس ہی منٹ گذرے تھے۔ کہ ٹامر کو یاد آیا۔ میں نے اس مرتبہ بھی اس کا نام اور کام نہیں پوچھا۔ اس کی توجہ فقط اس پھول کی قدردانی اور اپنے سیاہ بالوں کے اس کے سنہری بالوں میں آمیز ہونے کے واقعہ پر لگی رہی تھی۔ آخر جب اس کا والد مکان پر آیا۔ تو اس نے اسے اجنبی کی آمد سے مطلع ہی نہ کیا۔ دن بھر وہ اس فکر میں رہی کہ کل وہ پھر آئیگا یا نہیں۔ اور اس نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ اگر اب کی مرتبہ وہ آیا۔ تو میں اس کا نام اور کام پوچھے بغیر نہ جانے دونگی۔ شام کے وقت وہ پاس کے بازار میں کچھ چیزیں خریدنے کو گئی۔ واپس آ رہی تھی۔ کہ دو بدصورت نوجوان جو ایک دوسرے کے بازو میں بازو ڈالے منہ میں سگار لئے بانکپن کی اکڑ سے چل رہے تھے۔ ٹامر کے سامنے اس طرح کھڑے ہو گئے۔ کہ راستہ رک گیا۔ انہوں نے اُسے ایسے بیہودہ طریق پر مخاطب کرنا شروع کیا۔ کہ الفاظ بالکل فحش بھی تھے تو خانہ صنوبر تھے۔ ٹامر ان سے پُر وقار لہجہ میں کہنے لگی۔ صاحبان۔ اگر آپ میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شرافت کا عنصر ہے۔ تو مہربانی سے مجھے گذر جانے دیجیئے۔" اُن میں سے ایک بولا "بخدا تم تو بڑی ہیلدی لڑکی ہو۔ کیا تم ہمیں اس کی اجازت نہ دوگی۔ کہ تمہیں گھر تک چھوڑ آئیں۔" یہ الفاظ زبان سے نکلے ہی تھے۔ کہ کسی شخص نے ایک لمبے چابک سے دونوں بدمعاشوں کو اس بیدردی سے پھٹکارنا شروع کیا۔ کہ دونوں کے مُنہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ ٹامرا ایک طرف کو ہٹ گئی۔ مگر اُس نے دیکھا کہ یہ غائبانہ دوست جو بروقت امداد کو پہنچا وہی اجنبی ہے۔ جس کی صورت اس وقت اسکی آنکھوں میں پھر رہی تھی۔ جب اُن بیہودہ نوجوانوں نے اُسے سر بازار روکا۔

وہ دونوں ایک لمحہ کے لئے اتنے متعجب ہوئے۔ کہ ایک نے دوسرے کا بازو چھوڑ دیا سگار بھی از خود منہ سے گر پڑے۔ پھر جبکہ اجنبی اپنے چابک سے ان کی مرمت کر رہا تھا۔ اور اس کے چہرہ پر جوش یا اضطراب کا ذرا بھی اثر نہ پایا جاتا تھا۔ ان دونوں جوانوں نے مارے درد کے اس طرح اچھلنا شروع کیا۔ کہ ٹامر ہنسی کو ضبط نہ کر سکی۔ مگر جلدی ہی انہوں نے دیکھ لیا۔ ہمارا حملہ آور صرف ایک شخص ہے۔ اس لئے اگرچہ وہ پہلے گھبرا گئے تھے۔ مگر اب حوصلہ کر کے اس پر ٹوٹ پڑے۔ وہ اپنی جگہ سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔ بلکہ اپنے چابک کے موٹے سرے سے ایک کے بازو پر اتنی زور دار ضرب لگائی۔ کہ وہ چیختا چلاتا بھاگا۔ پھر دوسرے کو کوٹ کے کالر سے پکڑ کر اس نے بغیر کسی غیر معمولی کوشش کے اُسے دو چکر دیئے۔ اور پھر اس آسانی کے ساتھ فرش پر پٹک دیا۔ گویا وہ اسکے سامنے ایک ناچیز ہستی ہو۔ یہ سب کچھ کر کے اس نے ٹامر کو اپنا بازو پیش کیا۔ اور وہ اسے اس انداز سے اس کے مکان کی طرف لے چلا۔ گویا کوئی غیر معمولی واقعہ پیش ہی نہیں آیا۔ اس نے اس سے گفتگو بھی کسی اور مضمون پر شروع کر دی۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ نہیں چاہتا اسے اُن نوجوانوں کو ان کی گستاخی کا مزا چکھانے کے معاملہ میں شکریہ ادا کرنے کا موقعہ دے۔

لیکن باوجود اس کے ٹامر نے بڑی گرمجوشی سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ کچھ تو اجنبی کی صورت اور اسکے اطوار کا اس حسینہ کے دل پر پہلے ہی اثر ہو چکا تھا۔ اس فعل نے اس اثر کو اور دوبالا کر دیا۔ اب وہ اُسے تعریف کی نظروں سے دیکھتی تھی۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ سب عورتیں مردوں میں جوہر شجاعت کی مداح ہوتی ہیں۔ اور اس شخص کی شجاعت تو اتنی حقیقی اور قدرتی تھی۔ اسکے علاوہ وہ غیر معمولی جوش سے یہاں تک معرا تھی۔ کہ اس نے فوراً سمجھ لیا وہ بہادر ہونے کے علاوہ فیاض اور شریف بھی ہے۔ اس وقت اس کا جی چاہتا تھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ چپنے بازو اجنبی کی گردن میں ڈالکر صاف طور پر کہدے۔ "خواہ تم کوئی ہو۔ میں تہ دل سے تمہاری مداح اور پرستار ہوں" پھر جب اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جب وہ اجنبی کے بازو پر جھک کر چل رہی تھی۔ اور اجنبی نے اسکے ہاتھ کو ملایمت سے دبایا۔ پھر ایک لفظ بھی زبان سے نکالے بغیر اسے چھوڑ دیا۔ اور اپنی گہری نیلگوں تبسم ریز موثر آنکھوں سے ایسے استقلال کے ساتھ اسکے خوبصورت چہرہ کی طرف دیکھا۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ اگرچہ اس کی زبان خاموش ہے۔ مگر اس خاموشی کی تہ میں بھی دفتر معانی پوشیدہ ہے۔ تو اس حسینہ پر ایک قسم کا سحر آمیز اثر طاری ہوگیا۔

وہ اُسے ساتھ لئے اس کے مکان تک چھوڑنے گیا۔ اور مکان سے تھوڑی دور وہ یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ اب میں کل حاضر ہونگا۔ مکان میں پہنچکر وہ حسینہ سیدھی اپنے کمرہ میں گئی۔ کیونکہ اسکا دل ایک ایسی خوشی سے معمور تھا۔ جس کی نسبت وہ ڈرتی تھی۔ مبادا اس کا اظہار چہرہ کے آثار سے ہوجائے۔ رات کو کھانا کھانے کے وقت جب وہ اپنے والد سے ملی۔ تو اس کی طبیعت زیادہ سکون پذیر ہوچکی تھی۔ اور اس نے شام کے واقعہ کا ایک لفظ بھی والد سے نہ کہا۔

اس سے اگلے دن اجنبی پھر اس کے مکان پر پہنچا۔ تو اس نے دیکھا کہ ٹامر بدستور اپنی نشستگاہ میں بیٹھی ہے۔ اس مرتبہ اس نے اجنبی کو دیکھ کر بڑے تپاک سے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔ اور اس نے اُسے بڑے شوق سے لبوں سے لگالیا۔ اس دوشیزہ نے بھی اُسے ہٹایا نہ کھینچا۔ اور اس کے رخساروں۔ گردن اور سینہ میں ایک قسم کی برقی لہر سرایت کرگئی اور آنکھیں ناقابل بیان راحت سے مست ہوگئیں۔ اجنبی نے بے اختیار اسے اپنی طرف کھینچا دونوں کے ہونٹ ایک دوسرے سے ملے۔ اور وہ شوق گرسنہ سے بغلگیر ہوئے۔ اس وقت اجنبی نے اس حسینہ کے روبرو اپنے عشق کا اظہار کیا۔ اور اسکی اپنی زبان سے بھی ایسے الفاظ نکلے جن سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ خود اسکے تیر محبت سے گھایل ہے۔ اس طرح چوتھی ملاقات کے موقعہ پر انہوں نے ایک دوسرے کے سامنے اپنے جذبات قلب ظاہر کئے۔ اور ٹامر نے اپنا دل ایک ایسے شخص کے حوالہ کردیا۔ جسکے نام سے بھی وہ بے خبر تھی۔

یہ خوشگوار ملاقات ابھی ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ کسی نے صدر دروازہ پر زور کی دستک دی۔ ٹامر گھبرا کر کہنے لگی "والد آگئے" اجنبی نے کہا۔ "میری جان مضطرب نہ ہو" چنانچہ جس وقت مسٹر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ڈی میڈینا کمرہ میں داخل ہوا۔ تو وہ حسینہ بڑی حد تک اپنے چہرہ کو سکون پذیر کر چکی تھی۔ اسکا دلدار اس سے تھوڑے فاصلہ پر مودبانہ کھڑا تھا۔ اور مسٹر ڈی میڈینا کی آمد کے وقت دونوں میں اس قسم کی گفتگو ہو رہی تھی۔ جیسے دو اجنبیوں میں ہوتی ہے۔ کمرہ میں داخل ہوکر مسٹر ڈی میڈینا نے اجنبی سے بیٹھنے کو کہا۔ اور اسکا نام پوچھا۔ اس نے کہا "میں اس اشتہار کے متعلق حاضر ہوا ہوں جو آپ نے اخبارات میں درج کرایا تھا"۔ مسٹر ڈی میڈینا نے کہا "میرا اپنا یہی خیال تھا"۔ پھر وہ اپنی بیٹی کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگا "ٹامر۔ میری جان۔ تم تھوڑی دیر دوسرے کمرہ میں چلی جاؤ"۔ دوشیزہ اس حکم سے انکار نہ کرسکتی تھی۔ لیکن جس وقت وہ والد کے پس پشت کمرہ سے باہر جانے لگی۔ تو اس نے اجنبی پر ایسی پرمعنی نظر ڈالی۔ اور اسکی طرف اس سرور انگیز انداز سے دیکھا۔ گویا بے زبانی کے لفظوں میں کہہ رہی ہے "خواہ تم کوئی ہو۔ میں ہمیشہ کے لیئے تمہاری ہوچکی"۔ اجنبی نے بھی اسکی طرف ایک تیز پرمعنی اور شگفتہ نظر ڈالی۔ یہ اسکے ناگفتہ اقرار محبت کا جواب تھا۔

جب وہ کمرہ سے رخصت ہوگئی۔ تو مسٹر ڈی میڈینا کہنے لگا "کیا آپ مجھے اپنا نام بتلا سکتے ہیں؟" اجنبی نے بے تکلفی سے کہا "مجھے نام بتانے میں انکار نہیں۔ لوگ مجھے ٹامس رینفورڈ کہتے ہیں"۔ مسٹر ڈی میڈینا نے سرد مہری سے مشکوک لہجہ میں کہا "آپ کو مجھ سے کام کیا ہے؟ کیا آپ اس دستاویز کے متعلق آئے ہیں جو مجھ سے چھینی گئی تھی؟" ٹام رین نے جواب دیا "جی ہاں۔ اور مجھ سے بہتر اس کام کے لیئے کوئی شخص موزوں نہ ہوسکتا تھا"۔ مسٹر ڈی میڈینا نے اُسے اور بھی زیادہ مشتبہ نظر سے دیکھتے ہوئے کہا "کیوں بھلا؟" وہ لاپروائی سے کہنے لگا "اسلیئے کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے آپ کی نقدی چھینی تھی"۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے خوشی کا زوردار قہقہہ لگایا "تم؟" مسٹر ڈی میڈینا نے متحیر ہوکر اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے کہا "اور اس کے باوجود تمہیں میرے سامنے آنے کی جرأت ہوئی؟" رینفورڈ بدستور اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ اور بے فکری سے بولا "آپ کے سامنے آنا کیا مشکل کام تھا۔ اول تو آپ نے خود اُسی اشتہار میں وعدہ کر رکھا ہے۔ کہ رہزن وہ دستاویز مجھے لادے تو میں اُسے کچھ نہ کہوں گا۔ دوسرے اگر بہرحال آپ وعدہ توڑنے پر آمادہ ہوں تو اس میں نقصان آپ کا ہے۔ میرا کچھ نہ بگڑے گا۔ تیسرے میں ذاتی طور پر اس کاغذ کو لے کر اس لیئے حاضر ہوا کہ ایسا نہ ہو۔ ڈاک میں گم ہوجائے۔ یا قاصد غلطی سے کسی اور کو دے آئے۔ مسٹر ڈی میڈینا لیجیئے یہ دستاویز حاضر ہے۔ اور اگر آپ نے اسکے لیئے اشتہار نہ شائع

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا ہوتا۔ تو بھی میں اسے آپ کو واپس پہنچا دیتا۔ یاد رکھیے۔ میں سخت گیر۔ جابر آدمی نہیں ہوں کہ لوگوں کے قیمتی کاغذات اپنے قبضہ میں رکھ کر ان کی بنا پر ان سے زبردستی روپیہ وصول کروں میرا ہر کام مردانگی اور صفائی کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ کوئی دلیر رہزن کسی ذلیل گرہ کٹ یا ادنے درجہ کے ٹھگ سے اتنا ہی مختلف ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کامیاب وکیل اس ادنے منشی قانون سے جو چند پیسوں کے لئے فوجداری عدالتوں کے دروازہ پر گھوما کرتا ہے۔ مسٹر ڈی مڈینا لاف زنی میری عادت میں داخل نہیں۔ اور یہ باتیں میں نے اسلئے آپ سے کی ہیں کہ آپ جان لیں۔ میں صرف ایک باعزت اصول کی خاطر یہ دستاویز واپس کرنے آیا ہوں۔ ورنہ مجھے نہ کسی طرح کا خوف تھا۔ نہ آپ کے انعام کا لالچ۔ کیونکہ خوف کے وجوہ سے میں آجتک بے خبر ہوں۔ اور انعام اگر آپ دینا بھی چاہیں تو میں انکار کر دوں گا۔" مسٹر ڈی مڈینا نے رہنفورڈ کیطرف ایسے انداز تعجب سے دیکھا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ وہ کہنا چاہتا ہے۔ واقعی تم عجیب آدمی ہو۔ لیکن جو کچھ اس کے بشرہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ اس نے الفاظ کی صورت اختیار نہ کی۔

رہزن اُٹھا اور مسٹر ڈی مڈینا کو مود بانہ طریق پر سلام کر کے کمرہ سے باہر نکلا۔ مکان سے باہر نکلنے کو تھا۔ کہ ایک کمرہ کا دروازہ جو اس نشستگاہ کے قریب واقع تھا۔ جس میں اس کی مسٹر ڈی مڈینا سے ملاقات ہوئی۔ بڑی احتیاط سے کھلا۔ اور ٹامر نے ایک رقعہ اسکے ہاتھ میں دیدیا رقعہ ہاتھ میں لیتے ہوئے اس نے اس حسینہ کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ وہ روتی رہی ہے۔ بازار میں جاکر اس نے رقعہ کو کھول کر پڑھنا شروع کیا۔ لکھا تھا:۔

"جو کچھ گفتگو ہوئی۔ وہ سب میں نے سن لی ہے۔ لیکن میرے بہادر اور شجاع رینفورڈ اس کے باوجود تمہارے لئے میری محبت میں ذرا فرق نہیں آیا۔ آج شام کو میں اسی بازار میں دو تین دوکانوں پر جاؤں گی۔ جہاں تم نے کل مجھے دو گستاخوں کی بدسلوکی سے بچایا تھا۔"

کیا ناظرین کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ ٹامرین اس رقعہ کی تعمیل میں جائے معینہ پر پہنچا۔ کیا یہ بیان کرنے کی حاجت ہے کہ اسکے بعد عشاق اتنی مرتبہ ایک دوسرے سے ملتے رہے جس قدر کہ ٹامر کو اپنے متعلقین کے دل میں شبہ پیدا کئے بغیر موقعہ مل سکا۔ اُن کی بارہا ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی۔ اور وہ محبت جو عجیب و غریب حالات میں دونوں میں پیدا ہوئی تھی۔ روز بروز مضبوط ہوتی گئی۔

ٹامرین کو حسین ٹامر سے محبت ہونا ذرا بھی تعجب خیز نہیں۔ کیونکہ وہ انتہا درجہ خوبصورت تھی۔ اسکی صورت دیکھ کر طبیعت وارفتہ ہو جاتی تھی۔ اس کے اعضا کی موزونیت سے دل میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

انگلیں اٹھتی تھیں۔ اور اس کی سیاہ آنکھوں میں اثر سحر پایا جاتا تھا۔ اس کے مقابلہ میں خود ریففورڈ سے اُسے کچھ کم محبت نہ تھی۔ اس کی نظروں میں وہ ایک بہادر تھا کیونکہ اُسے رہزن سمجھتے ہوئے وہ جانتی تھی کہ اس کی طرف سے کمینہ پن ظاہر نہیں ہوا۔ اور اس کی فطرت میں اعلےٰ فیاضی اور شرافت کے جوہر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں کی واقفیت کے چند ہفتے بعد ایک ایسا واقعہ اس قسم کا پیش آیا جس سے اس رہزن کے لئے اس حسینہ کا عشق انتہا درجہ کی پرشوق پرستش میں بدل گیا۔ یہانتک کہ ٹامر کو ٹام رین سے اتنی ہی محبت ہو گئی جتنی ملکہ جوزیفائن کو نپولین اعظم سے تھی۔

اس واقعہ کی کیفیت یہ ہے کہ ایک رات لورپول اور مانچسٹر کے درمیان چلنے والی سفری گاڑی کو راستہ میں ایک رہزن نے جس کے چہرہ پر نقاب تھی۔ اور جو سوار اور مسلح تھا۔ تن تنہا روک لیا۔ ہرچند کہ گاڑی مسافروں سے پُر تھی۔ اور مسافروں میں بہت سے مرد تھے۔ تاہم رہزن کی طرف سے ایسے سکون اور اطمینان کا اظہار ہوا۔ اس کی بے تکلفی اور بے فکری اس درجہ بڑھی ہوئی تھی۔ کہ مسافر خوف سے رعشہ براندام ہو گئے کسی نے اس کے مقابلہ کی جرأت نہ کی۔ اور اس نے ان مسافروں سے بہت سی نقدی حاصل کی۔ ایک شخص جو لورپول کا میئر تھا اس قدر خوفزدہ ہوا کہ گو رہزن نے اس سے نقدی طلب کی تھی۔ مگر اس نے نقدی کے ساتھ اپنی گھڑی بھی حوالہ کر دی۔ لیکن رہزن نے گھڑی یہ کہکر واپس دیدی کہ میں سلطنت کے کھرے سکوں یا بنک نوٹوں کے سوا کوئی چیز نہیں لینا چاہتا۔ زنانہ سواریوں سے اس نے کوئی بھی چیز نہ لی اور پھر ایک پندرہ سالہ لڑکی کو گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھے سردی سے ٹھٹھرتے دیکھکر اس نے چند سوالات بھی پوچھے۔ اس نے ڈرتے ڈرتے جو مختصر سے جوابات دیئے اُن سے معلوم ہوا کہ وہ ایک مصیبت زدہ بدنصیب لڑکی ہے۔ رہزن نے پانچ پونڈ اسکے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا "یہ لو اس حقیر رقم کے لینے میں تمہیں انکار نہ ہونا چاہیئے۔ یہ میں تمہیں اس جیب سے دیتا ہوں جس میں ان شخصوں کا روپیہ داخل نہیں ہوا" پیشتر اسکے کہ غریب لڑکی کوئی جواب دیتی رہزن نے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ اور آناً فاناً نظروں سے غائب ہو گیا۔

لیکن رہزن کی اس فیاضی کے باوجود ان مسافروں کا رنج اور غصہ کم نہ ہوا جن کی نقدی چھینی گئی تھی۔ میئر کو سب سے زیادہ الم تھا۔ اور وہ کہتا تھا۔ مجھ سے جو بدسلوکی ہوئی ہے وہ ایک طرح پر سارے باشندگان لورپول کی بدسلوکی سمجھی جاسکتی ہے۔ ایسا غیر معمولی غصہ بھلا کیونکر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فرو ہو سکتا تھا۔ پس اس نے اس واقعہ کا ذکر اخبارات میں درج کرایا۔ اور اس مطلب کے اشتہارات چھپوائے۔ کہ جو شخص اس رہزن کو میرے سامنے لائے میں اسے دو سو پونڈ انعام دونگا۔ مگر ایک ہفتہ گذر گیا۔ اور اس اشتہار کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ ایک ہفتہ کے بعد ایک دن شام کے وقت میئر نے دوستوں کی ایک منتخب جماعت کو اپنے ہاں دعوت دی۔ حاضرین طعام سے فارغ ہو چکے تھے۔ لیڈیاں نشستگاہ کو جا چکی تھیں۔ اور مرد جن کی تعداد بارہ تھی۔ شراب کے جام پی رہے تھے کہ ایک نوکر نے آقا کو اطلاع دی "ایک شخص ہال میں کھڑا آپ سے ملنے کا خواہشمند ہے" نوکر مضطرب سا معلوم ہوتا تھا۔ اور اس سے پوچھا گیا۔ تو اس نے کہا "اجنبی نقاب پوش ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے اسکا چہرہ بہت ڈراونا ہے" میئر یہ سن کر کانپنے لگا۔ اور یہی اثر اس کے مہمانوں پر طاری ہو گیا۔ آخر اس نے کہا "معلوم ہوتا ہے اس شخص کی آمد کا تعلق اس رہزن سے ہے جس نے مانچسٹر اور لورپول کے درمیان سفری گاڑی کو لوٹا تھا" چنانچہ اس نے نوکر کو ہدایت کی "کہ تم اجنبی کو ایک کمرہ میں بٹھا دو۔ اور ایک کو ایک کانسٹیبل کو بلا لاؤ" وہ ابھی یہ احکام صادر کر ہی رہا تھا کہ وہ شخص جس سے حاضرین کو اتنا خوف لگا ہوا تھا۔ اندر داخل ہوا۔ میئر اور اس کے مہمان خوف سے کانپنے اور دہشت کے کلمات منہ سے نکالنے لگے۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ کبھی انسان کا اتنا ہیبتناک چہرہ دیکھنے میں نہ آیا ہوگا جیسا اس شخص کا تھا۔ چہرہ کسی حد تک بالوں میں چھپا ہوا اور ٹوپی بھی آگے کو جھکی ہوئی تھی۔ گھبراہٹ میں یہ معلوم کرنا مشکل تھا کہ سچ مچ اس کا چہرہ ہی اتنا ہیبتناک ہے۔ یا اس نے کوئی مصنوعی چہرہ لگا رکھا ہے۔ ناک بہت لمبی اور بھووں اور مونچھوں سے بھری ہوئی رخساروں پر آگ کی سی سرخی اور ٹھوڑی بھی ناک کی نسبت حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ شخص مذکور نے ایک لمبا سا لبادہ پہن رکھا تھا جس میں سے بازو خوفناک طریق پر لٹک رہے تھے۔ اور دونوں ہاتھوں میں توڑے دار بندوق کے برابر لمبے دو پستول تھے۔

کمرہ میں داخل ہو کر اور دروازہ بند کر کے اجنبی نے کھوکھلی اور خوفناک آواز میں کہا "میئر صاحب۔ آپ نے مشتہر کیا تھا۔ اگر کوئی شخص رہزن کو میرے روبرو پیش کرے۔ تو میں اسے دو سو پونڈ انعام دونگا۔ لیجیئے میں ہی وہ رہزن ہوں۔ اور چونکہ میں از خود آپ کے روبرو حاضر ہو گیا ہوں۔ اس لئے میں آپ کی اور باقی حاضرین کی دانشمندی اور انصاف پسندی سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ کیا میں واقعی اس انعام کا حقدار نہیں۔ جسے آپ نے مشتہر کیا تھا؟" میئر لکنت آمیز لہجہ میں کہنے لگا "میرا مطلب یہ تھا کہ... اگر کوئی اور... شخص اس رہزن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کو میرے سامنے لائے اور ... وہ زیر حراست ہو ... تب میں وہ انعام دونگا " رہزن بولا۔ " مجھے اس کی پروا نہیں۔ آپ کا مطلب کیا تھا۔ مجھے صرف ان اشتہاروں کے مضمون سے سروکار ہے۔ جو آپ نے شایع کرائے۔ اگر آپ کے الفاظ آپ کے مطلب کو اچھی طرح ادا نہیں کر سکتے تو آپ مقامی میونسپل کمیٹی سے درخواست کریں۔ کہ وہ آپ کے عملہ میں ایک ترجمان کی منظوری دے۔" پھر اس رہزن نے زور کا قہقہہ لگا کر کہا " میرے خیال میں ایسا شخص اس نشان بردار سے بہتر ہوگا۔ جو ہر وقت آپ کے جلو میں رہتا ہے"۔ اتنا کہہ کر اس نے ایک پستول اٹھایا۔ میئر کے منہ سے خوف کی آواز نکلی۔ اور اس نے حاضرین پر التجا کی نظر ڈالی۔ مگر سارے مہمان مارے خوف کے بت بنے بیٹھے تھے۔ میئر نے سمجھ لیا۔ ان سے امداد طلب کرنا بیکار ہے۔ لیکن دوسری طرف دو سو پونڈ جو بطور انعام مشتہر کئے گئے تھے۔ دینے کو جی نہ چاہتا تھا۔ بڑی کوشش سے اس نے اتنا کہا۔ "اس کا مجھے کیونکر اطمینان ہو۔ کہ تم ہی وہ شخص ہو جس نے مجھے لوٹا تھا"۔ خوفناک شخص نے جواب دیا۔ "اگر کسی اور طرح آپ کا اطمینان نہیں ہوتا۔ تو میں اس واقعہ کی ساری تفصیلات بیان کئے دیتا ہوں"۔ میئر اس بات سے حوصلہ پا کر کہ رہزن بحث پر آمادہ ہو رہا ہے۔ کہنے لگا "یہ ممکن ہے۔ وہ واقفیت تم نے لوگوں کی زبانی یا اخباروں کو دیکھ کر حاصل کر لی ہو"۔ رہزن بولا۔ "ایک اور ثبوت بھی میرے پاس ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نے آپ سے جو بٹوہ چھینا۔ اس میں ایک پونڈ کھوٹا تھا۔ کیا اس سے آپ کا اطمینان ہوتا ہے؟" میئر اس امید پر کہ شاید اس طرح کچھ اور وقت مل جائے۔ یا اتفاقیہ طور پر یہ خوفناک شخص میرے قابو میں آجائے۔ سلسلہ گفتگو کو بڑھانے کے لئے کہنے لگا۔ "نہیں اس سے میرا اطمینان نہیں ہوتا"۔ رہزن بولا۔ "نہ سہی میں ایک اور ثبوت دیتا ہوں۔ اسی بٹوے کے اندر مانچسٹر کے کسی حلقہ کے اور سیئر کی لکھی ہوئی ایک رسید تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ یہ روپیہ ادا کرنے کے لئے ہی مانچسٹر گئے تھے"۔ میئر یہ سن کر حیرت زدہ ہو گیا۔ کیونکہ اگرچہ رسید کی گمشدگی کا اسے علم تھا۔ تاہم اسے یہ یاد نہ تھا۔ کہ مانچسٹر میں روپیہ ادا کرنے کے بعد میں نے اسے بٹوے میں رکھ لیا تھا۔ مہمان اپنے میزبان کے تعجب کو دیکھ کر خود حیرت زدہ ہو رہے تھے۔ اور نوکر اس کے پیچھے کھڑا منہ چھپا کر ہنس رہا تھا۔ رہزن نے کہا۔ "اب تو آپ کا اطمینان ہو گیا۔ دیکھئے اپنے وعدہ کو نبھائیے"۔ میئر نے بھی کوئی اور کسر اس معاملہ کو مذاق میں ٹال دینے کی بہت کوشش کی۔ مگر دو سو پونڈ کی ادائگی کے سوا اب چارہ کار نہ تھا۔ چنانچہ کچھ روپیہ مہمانوں سے لیکر اور کچھ اپنی جیب سے شامل کر کے اس نے رہزن کا مطالبہ پورا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا۔ کیونکہ نہ تو وہ چیک لینا منظور کرتا تھا۔ نہ کسی کو بینک سے روپیہ لانے باہر جانے دیتا تھا۔ وہ بدستور دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑا رہا۔ اور اس نے میبر کو مجبور کیا۔ کہ وہ میز کے گرد پھر کر حاضرین سے نوٹ اور نقدی اکٹھی کر کے مطلوبہ رقم پوری کرے۔ میبر اس کام سے اسلئے گھبراتا تھا۔ کہ اس کے لئے اُسے رہزن کی ناک۔ ٹھوڑی اور پستول کے پاس سے ہو کر گذرنا پڑتا تھا۔ آخر کار جوں توں کر کے معاملہ طے ہوا۔ اور رہزن دروازہ بند کر کے وہاں سے رخصت ہو گیا۔ لیکن چلتے وقت وہ کہتا گیا۔ کہ "اگر کسی نے کھڑکی کھول کر شور وغل کرنے کی کوشش کی۔ تو میں واپس آکر ہر ایک کو جان سے مار دونگا۔"

اس سے دوسرے دن یہ واقعہ زبان زد خاص و عام ہو گیا۔ اور لورپول اور اس کے مضافات میں اتنا مشہور ہوا۔ کہ سب لوگ میبر کی ہنسی اُڑاتے تھے۔ اکیلی ٹامر اس بات کو سمجھتی تھی۔ کہ وہ شخص جس نے ایسا دلیرانہ کارنامہ کر کے دکھایا۔ کون ہے۔

حسین یہودن نے اپنے عشق کو بہن اور والدہ سے پوشیدہ رکھنے کی بہت کوشش کی تھی فی الحقیقت اسٹھر نے ٹامرین کو جب تک وہ لورپول میں رہا۔ ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن آخر کار ایک دن ٹامر یکایک فرار ہو گئی۔ اور اپنی بہن کے نام ایک رقعہ اس مطلب کا چھوڑ گئی کہ میرے فرار کا سبب والد کے روبرو ملائمت سے بیان کرنا۔ اس رقعہ میں اس نے لکھا۔ کہ میری خوشی اور زندگی ٹامس رینفورڈ کی ذات سے وابستہ ہے۔ لیکن میں دیکھتی ہوں۔ کہ ہماری شادی ایک امر محال ہے۔ کیونکہ اگر یہودی قوم کی کسی عورت کو کسی عیسائی سے شادی کرنے کی اجازت بھی ہو۔ تو امید نہیں والد اس کی منظوری دیں۔ ان حالات میں مجھے مجبوراً یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا ہے۔ اور اس میں مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے۔ کہ اس سے والد کو اور تمہیں بہت رنج ہوگا۔ اسٹھر نے جب اس رقعہ کا مضمون پڑھا۔ تو حیرت زدہ ہو گئی۔ سوچتی تھی۔ کیا یہ عالم خواب ہے یا بیداری۔ آخر بہت دیر بعد جب اُسے یقین ہو گیا۔ کہ میری بہن حقیقت میں رینفورڈ کے ساتھ فرار ہو گئی ہے۔ تو وہ عرصہ دراز تک رنج و غم کی حالت میں آنسو بہاتی رہی۔ کیونکہ اپنی بہن ٹامر سے اُسے بے حد محبت تھی۔

لیکن مسٹر ڈی مڈینا پر اس سانحہ کا کیا اثر ہوا؟ وہ نہ رویا نہ اس نے کسی رنج والم کا اظہار کیا۔ بلکہ اس اطلاع کو پا کر ایک گھنٹہ سے زیادہ کسی گہری فکر میں رہا۔ اسٹھر باپ بیٹی بڑی توجہ سے انتہائی ذہنی اذیت کی حالت میں اس خاموشی کا انجام معلوم کرنے کی منتظر رہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس خاموشی میں کبھی کبھی صرف اس دوشیزہ کے کراہنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آخر گھنٹہ بھر کے بعد مسٹر ڈی مڈینا نے بڑے سکون کے ساتھ سختی کے لہجہ میں کہا۔ "استھر آج سے بس تم ہی میری بیٹی ہو۔ دیکھو آیندہ ٹامر کا نام کبھی میرے روبرو نہ لینا۔ اس مکان میں جو چیزیں اس قسم کی ہیں۔ جن۔۔۔ میرے دل میں کبھی اس کی یاد تازہ ہو سکتی ہے۔ تم انہیں تلف کر دو۔ موسیقی کی جن کتابوں پر اس کا نام درج ہے۔ جو تصویریں اس نے تیار کی تھیں۔ کھڑکیوں کے جن پردوں پر اس نے کشیدہ کاری کی۔ استھر ان سب کو تلف کر دو۔ اور ایک کو بھی گھر میں نہ رہنے دو۔ اسی میں میری خوشنودی ہے۔ آج سے میرا حکم ہے۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ اپنی بہن کا نام میرے سامنے کبھی نہ لینا۔ اور نہ کبھی اسکا ذکر کرنا۔ جو لوگ جانتے ہیں کہ تمہاری ایک بہن تھی۔ ان کے سامنے بھی اگر کبھی اس کا ذکر آ جائے تو ہمیشہ یہ کہہ کر اسے منقطع کر دینا۔ کہ اب میری کوئی بہن نہیں۔ کیونکہ میرے سامنے اس قسم کا ذکر کیا گیا۔ تو میرا جواب یہی ہوگا۔ میری صرف ایک ہی بیٹی ہے اور اسکا نام استھر ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اب بہت جلد کاروبار کو طے کر کے تجارتی مصروفیتوں سے دست بردار ہو جاؤں۔ اگر یہ واقعہ پیش نہ آتا تو میں چند سال اور محنت کر کے اس قدر روپیہ پیدا کر لیتا جس سے اپنی دولت کو تم دونوں میں مساوی طور پر تقسیم کرنے کے قابل ہو جاتا۔ لیکن اب میرے پاس جو دولت موجود ہے۔ وہ تمہارے لئے کافی ہے کیونکہ میری دولت کی حقدار استھر صرف تم ہی ہو۔ دو تین سال کا عرصہ اس کام کے لئے درکار ہوگا۔ کہ میں اپنے وسیع کاروبار کو اتنا محدود کر سکوں۔ کہ اس کا انجام اطمینان بخش ہو۔ اس دو یا تین سال کے عرصہ میں ہم لورپول میں ہی ٹھہریں گے۔ لیکن جونہی میرا انتظام مکمل ہو گیا میں تمہیں لیکر لندن کو چل دونگا۔ کیونکہ میں صدر مقام ہی میں اس بدنامی اور ذلت کو چھپا سکتا ہوں۔ جو اس خاندان کے حصہ میں آئی ہے۔ جس کے نام کو میں نسلاً بعد نسلاً پاک وصاف رکھنا چاہتا تھا۔ کیونکہ آج تک میرے اسلاف میں بھی کبھی کوئی شخص ذلت اور بدنامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور نہیں ہوا۔ استھر یہ میرا مصمم ارادہ ہے۔ تم اس سے مجھے ٹالنے کی کوشش نہ کرنا۔ نہیں بس میرا فیصلہ اٹل ہے۔ اور میں تم سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ یہ فیصلہ تمہیں سخت نظر آتا ہے۔ تاہم اسے ویسا ہی ناقابل ردوبدل سمجھو۔ جیسے ہماری مذہبی کتاب کے مقالات ہیں۔ میرا آخری فیصلہ یہ ہے۔ کہ آج سے بس تم ہی میری ایک بیٹی ہو۔"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ ارادہ ظاہر کرنے کے بعد جسکا فیصلہ اس نے بہت دیر تک غور و خوض کے بعد کیا تھا۔ یہودی نے جھک کر اپنی دو زانو بیٹی کی پیشانی پر ایسی ملایمت سے بوسہ دیا۔ جو اس انتہا درجہ کی سختی کے مقابلہ میں غیر معمولی تھی۔ جسکا اظہار اس نے گنہگار اور عاق کردہ ٹامر کی نسبت کیا۔ اتنا کہہ کر وہ جلد جلد قدم اُٹھاتا اس کمرہ سے باہر چلا گیا۔ اور غریب استھر بہت دیر تک تنہا بیٹھی آنسو بہاتی اور سسکیاں لیتی رہی۔

قلم میں طاقت نہیں۔ کہ اُس رنج و اذیت کو ظاہر کر سکے۔ جو اس وقت اُسے محسوس ہوئی جب اپنے والد کے حکم سے مجبور ہو کر اُس نے وہ خوشنما تصویریں جو ٹامر نے تیار کی تھیں دیواروں سے اتاریں۔ اور موسیقی کی وہ کتابیں بھی ہٹا دیں۔ جن پر ٹامر نے اپنا نام نہایت خوشنما اور دلکش تحریر میں لکھا ہوا تھا۔ مگر اسے ناظر غریب استھر کو اس کے لئے قصوروار قرار نہ دینا۔ کہ اس نے اپنے والد کے احکام کی لفظ بلفظ تعمیل کی جرأت نہ کر کے ان تصاویر اور موسیقی کو اپنی گمگشتہ بہن کی قابل قدر یادگار کے طور پر پاس رکھ لیا۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ استھر کو ٹامر سے بے حد محبت تھی۔ ان سب چیزوں کو اس نے اپنے کمرہ میں رکھا۔ اور پھر جب وہاں سب کو بڑی احتیاط سے ایک دراز میں بند کر چکی۔ تو اس نے ذہنی اذیت کے عالم میں یہاں تک آنسو بہائے۔ کہ ان کے قطروں سے بہت سی تصویروں کا رنگ خراب ہو گیا۔ کیونکہ اس میں شک نہیں۔ استھر کے پُر حس دل کو یہ کام سر انجام دیتے ہوئے اتنی ہی تکلیف ہوئی۔ جیسے کسی ڈاکٹر کے نشتر سے مریض کو ہوتی ہے۔ استھر کی نظروں میں یہ کام نہایت نامبارک تھا۔ اور وہ نہیں چاہتی تھی۔ ان چیزوں کو جو ٹامر کی یاد کو برقرار رکھنے والی تھیں۔ ان کی جگہ سے ہٹائے۔ لیکن مجبور تھی۔ اس فرض کی سر انجام دہی اتنی ہی تکلیف دہ تھی۔ گویا اُس نے یک لخت اپنی بہن کی یاد کو دل سے محو کر دیا ہو۔ اس کے ایسا کرنے سے وہ روشن خیالات جن کا سہارا اب تک اُسے حاصل تھا منقطع ہو گئے۔ اور وہ خوشنما کلیاں جو امید کی خوبصورت پیشانی کو زینت دینے والی تھیں مرجھا گئیں۔ اس فرض کی سر انجام دہی کے ساتھ ہی کم سنی کی ساری خوشیاں ایک تاریک گڑھے میں دفن ہو گئیں۔

جب وہ موسیقی کی کتابوں اور تصویروں کو ان مقامات سے جہاں وہ موجود رہا کرتی تھیں اور جہاں انہیں موجود دیکھنے کی وہ بچپن سے عادی تھی۔ ہٹا چکی۔ تو اُس خاموش پیانو کی صورت بہت رنج وہ معلوم ہونے لگی جس پر موسیقی کی کتابیں سجی رہا کرتی تھیں۔ ٹامر کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہاتھ کی کھنچی ہوئی تصویروں سے خالی دیواریں بھیانک اور خوفناک نظر آتی تھیں۔ پھر جب اس نے کھڑکیوں سے ان پردوں کو ہٹایا۔ جن پر ٹامر نے اپنے ہاتھ سے کشیدہ کاری کی تھی۔ تو اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ رہے تھے۔ بہرحال اس نے اس ناگوار کام کو پورا کیا اور ان پردوں کو بھی جو اس کی بہن کی یادگار تھے۔ ان کی جگہ سے ہٹا دیا۔ اس نے یہ سب کام اپنے والد کی ناراضگی کے خوف سے سرانجام دیئے۔ لیکن اس کی جرأت بہرحال اسے نہ ہوئی۔ کہ وہ ان چیزوں کو تلف کر دیتی۔ نہیں یہ کام وہ اس صورت میں بھی سرانجام نہ دے سکتی۔ کہ اس کا والد اسے سخت ترین بددعا دیتا۔ جب مسٹر ڈی مڈینا باہر سے واپس آیا۔ تو اس نے تیزی سے کمرہ کے چاروں طرف نظر ڈالی۔ پھر یہ دیکھ کر کہ ان چیزوں کو ہٹا دینے کے متعلق میرے احکام کی تعمیل ہو چکی ہے۔ اس نے اس بارہ میں سوال پوچھنا غیر ضروری سمجھا۔ کہ ان کا انجام کیا ہوا۔ استھر کے چہرہ پر نظر ڈال کر اس نے تند لفظوں میں صرف اتنا کہا۔ "خدا کا شکر ہے میری ایک بیٹی وفادار، پابند اطاعت اور بامحبت ہے۔"

ادھر ٹامرین حسین ٹامر کو ساتھ لے کر لورپول سے لندن کو روانہ ہو گیا۔ صدر مقام میں پہنچ کر اس نے ایک تنہا مقام میں مختصر سا خوشنما مکان کرایہ پر لیا۔ انہیں اندیشہ تھا۔ کہ کہیں مسٹر ڈی مڈینا اپنی مفرور بیٹی کی تلاش نہ شروع کر دے۔ اس بارہ میں ٹامر اپنے والد کی طبیعت سے پورے طور پر واقف نہ تھی۔ وہ اس کی گذشتہ مہربانیوں سے اندازہ کرتی تھی۔ کہ وہ ایسی خطا کو بھی نظر انداز کر دے گا۔ اس کا اسے مطلق خیال نہ تھا۔ کہ وہ اپنی مضبوط قوت ارادی سے کام لیکر مجھے ہمیشہ کے لئے عاق کر دے گا۔ لورپول میں رہ کر ٹامرین نے اتنا روپیہ کما لیا تھا۔ کہ لندن میں پہنچنے کے بعد اسے فوراً ہی اپنی پیشہ ور مہارت یا جسارت کو آزمانے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ اور کئی ہفتے دونوں عشاق نے انتہا درجہ کی خوشی میں بسر کئے ٹامرین کو ٹامر سے بیحد محبت تھی۔ اور یہ اس پر سو جان سے فدا۔ سب سے زیادہ وہ اس کی بہادری فیاضی اور مہربانی کے سلوک کی مداح تھی۔ ٹامرین کا مزاج اسے اس لئے پسند تھا۔ کہ وہ کبھی کسی معاملہ میں اس سے ذرا بھی ناراض نہ ہوتا تھا۔ ایک بار بھی دونوں میں جھگڑے تکرار کی نوبت نہیں آئی۔ فی الحقیقت ٹامرین دو بامحبت ہستیوں کی کشیدگی کو ایک نہایت فضول اور قابل نفرت چیز سمجھتا تھا۔ اس کی نظروں میں عورت ایک کمزور وجود کی حیثیت میں مرد کی حفاظت اور اس کے درگذر کی محتاج تھی۔ اس لئے وہ کسی عورت سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جھگڑا کسر شان سمجھتا تھا۔ اصولاً وہ ایسی لڑائی کو قابل نفرت خیال کرتا تھا جس میں صرف الفاظ کے تبادلہ تک ہی نوبت پہنچے۔ کیونکہ اس کے نزدیک یہ بزدلوں کا شیوہ تھا۔ اس کا قاعدہ تھا۔ اگر کوئی مرد اُسے ناراضگی کا موقعہ دیتا۔ تو وہ اُس سے لفظی تکرار نہ کرتا۔ بلکہ اُسے ہاتھوں سے سیدھا کر لیتا تھا۔ ناراضگی کی حالت میں یہ اس کی پہلی اور آخری دلیل ہوتی تھی۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کا رویہ کسی عورت کے متعلق اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس لئے وہ اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا۔ کہ عورت سے جھگڑنا ہی بیکار ہے۔

جیسا کہ تمام جوان اور خوبصورت عورتوں کا شیوہ ہے۔ خصوصاً اس حالت میں جیسی ٹامر کی تھی۔ ٹام رین کی داشتہ کو بہت تھا۔ ٹام لندن کے عجیب و غریب مقامات کی سیر کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ تاکہ ہر مقام کے ہر طبقہ زندگی سے واقف ہو جائے۔ ایسے موقعوں پر کئی بار ٹامر یہ شکایت کیا کرتی۔ کہ تم بہت دیر سے واپس آتے ہو۔ اس پر وہ جواب دیتا "دیکھو میری جان جتنا وقت ممکن ہے۔ میں تمہاری نذر کرتا ہوں۔ اور جس وقت کے لئے تم سے واپسی کا وعدہ کروں۔ اس سے کبھی منحرف نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر مجھے کسی ذاتی کام کے لئے گھنٹہ دو گھنٹہ کی مہلت درکار ہو۔ تو تمہیں بھی آزردہ نہ ہونا چاہیئے۔ آؤ ایک بوسہ دو۔ اور اپنے خوشنما چہرے کو خشمگین کر کے نہ بگاڑو۔" اُس کی خوش مزاجی کا اثر اتنا غالب ہوتا۔ کہ ٹامر کو مجال انکار نہ رہتی۔ اور وہ جلد ہی رام ہو جاتی۔ مختصر یہ کہ ٹام رین کا سلوک اُس کے ساتھ نہایت بامحبت اور نیکدلانہ تھا۔ اور اگر ٹامر کو گاہ بگاہ اپنے والد اور بہن کی یاد نہ ستایا کرتی۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ بالکل خوش و خورم رہتی۔

چند ماہ لندن میں بسر کرنے کے بعد رینفورڈ اپنی حسینہ کو ساتھ لیکر شمالی اضلاع کی طرف چلا گیا۔ جہاں اُس نے بہت سی دولت کمائی۔ چونکہ آدمی شاہ خرچ تھا۔ اس لئے عموماً ہر دوسرے تیسرے دن اُسے روپیہ کمانے کسی مہم پر جانا پڑتا۔ وہ خوشی کی زندگی کو پسند کرتا تھا۔ جس چیز کو طبیعت چاہتی اُسے ضرور حاصل کر لیتا۔ اگرچہ باوجود اسکے نہ بسیار خور اور نہ انتہا درجہ کا شرابی تھا۔ اس کے علاوہ وہ بہت فیاض اور نیک دل تھا۔ اور رابن ہوڈ کی تقلید میں غریبوں کو بھی اس دولت کا بہت سا حصہ دیا کرتا۔ جو وہ امیروں سے حاصل کرتا تھا۔ ٹامر کو جواہرات کپڑوں کا اور شاندار زیورات کا بہت شوق تھا۔ اور اس بارہ میں ٹام رین اسکی خواہشات کو پورا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کرتا۔ نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ اُن کا خرچ غیر معمولی حد تک پہنچ جاتا تھا۔ لیکن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کے لئے شاہراہ ایک ایسا خزانہ تھی۔ جہاں سے وہ لاانتہا دولت حاصل کرسکتا تھا۔ اور جب وہ اپنی مہم پر روانہ ہوتا۔ تو کبھی خالی ہاتھ واپس نہ آتا۔ اس میں شک نہیں کہ ایسی مہموں میں اُسے بہت سے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا۔ لیکن اس کی بہادری۔ اوسان بحال رکھنے کی حیرت خیز طاقت اور خطرہ کی حالت میں عزم صمیم کو برقرار رکھنا یہ سب باتیں ایسی تھیں۔ کہ وہ ہر بار گرفتاری سے محفوظ رہتا۔ ابتدا میں جب کبھی رینفورڈ ٹام سے رخصت ہو کر ایسی مہموں پر روانہ ہوتا۔ تو وہ حسینہ فکر ظاہر کیا کرتی تھی۔ لیکن جب وہ ہر بار وقت عینہ پر واپس آنے لگا۔ تو رفتہ رفتہ یہ اندیشے رفع ہو گئے۔ اور اسکی عدم موجودگی میں ٹام اطمینان سے رہنے لگی۔

اس طرح تین سال کا عرصہ گذر گیا۔ جس دن سے ٹام اور رینفورڈ لورپول سے فرار ہوئے۔ اس حسینہ کو نہ کبھی والد۔ اور نہ اپنی بہن کی طرف سے کوئی پیغام موصول ہوا۔ اور نہ خود اس نے یا اسکے عاشق نے کبھی اُن دونوں کا ذکر کیا۔ لیکن باوجود اس کے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس سے ٹام کی اپنے والد اور بہن کی محبت میں کسی طرح فرق آیا۔ کیونکہ استھر سے پھر ایک بار بغلگیر ہونے کی اس کے دل میں بہت آرزو تھی۔

ناظرین اس سے پہلے معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ۱۸۲۶ء کے اواخر میں کس لئے ٹام رین سدر مقام میں پہنچا۔ ٹام کے ساتھ انگلستان کے مختلف حصوں میں پھرتے ہوئے اُسے اپنی ذات کی نسبت جو اہم واقفیت جپسی عورت میرانڈ سے حاصل ہوئی تھی۔ اس کی بنا پر اُس نے لندن جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اتفاق سے انہی ایام میں مسٹر ڈی ٹینا اور استھر بھی لندن پہنچ چکے تھے مسٹر ڈی ٹینا نے بہت سی دولت کمائی تھی۔ اور اب اس نے اس بات کا فیصلہ کر لیا۔ کہ میں لورپول کو خیرباد کہوں۔ کیونکہ یہ ایک ایسی جگہ تھی۔ جہاں رہ کر باوجود اس مصمم ارادہ کے جو وہ ٹام کی نسبت کر چکا تھا کئی طرح کے تلخ خیالات اسکے دل میں پیدا ہوتے تھے۔ لیکن استھر... کیا وہ بھی ٹام کو بھول گئی تھی؟ ہرگز نہیں۔ اس کی اپنی بہن سے غیر فانی محبت تھی اور اگر اُسے اپنی زندگی کے عرصہ دراز سے دست بردار ہو کر بھی ٹام سے بغلگیر ہونے کا موقعہ حاصل ہو سکتا۔ تو وہ اس کے لئے بھی تیار تھی۔

حسن اتفاق سے یہ خواہش جلدی ہی پوری ہو گئی۔ اکتوبر ۱۸۲۶ء کے آخری ایام میں ایک روز سہ پہر کے وقت استھر ڈی ٹینا ہولبورن میں کچھ سامان خریدنے کے بعد گریٹ آرمنڈ سٹریٹ کو واپس آ رہی تھی۔ کہ اس کی اپنی بہن ٹام سے ملاقات ہوئی۔ جو اسوقت تنہا تھی۔ اتفاق

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے ملاقات ایک ایسے بازار میں ہوئی۔ جہاں خلقت کا ہجوم نہ تھا۔ ورنہ تعجب اور خوشی کے جو کلمات دونوں کی زبان سے نکلے۔ اور جس شوق سے وہ بغلگیر ہوئیں۔ اسے دیکھکر راہروں کو ضرور تعجب ہوتا۔ مگر ہجوم کی عدم موجودگی کے باعث کسی نے اُن کے اظہار تعجب و خوشی کو نہ دیکھا چنانچہ وہ کوئین سکوئر کے ایک بے رونق حصہ کی طرف ہولیں۔ اور وہاں دونوں میں بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ ٹامر اسٹھر سے پوچھنے لگی "میرے فرار کی خبر سُنکر والد نے کیا کہا؟" چھوٹی بہن اسقدر متاثر ہوئی۔ کہ اس نے بے صبر ٹامر کے سوالات کے جواب میں ساری حقیقت بیان کردی۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ والد نے مجھے ہمیشہ کے لئے بے تعلق کر دیا ہے۔ تو اُسے بہت رنج ہوا۔ وہ اس طرح روتی تھی۔ گویا اس کا دل ٹوٹتا جارہا ہو۔ آخر اس نے اپنی بہن سے آواز دباکر کہا۔ "پیاری اسٹھر والد کو اس بارہ میں مطمئن رہنا چاہیئے۔ کہ میں ہرگز اپنے آپ کو اُن کی دختر ظاہر کرکے اُنہیں رنج کا موقعہ نہ دونگی۔ نہیں بہتر ہے۔ وہ تمہیں کو اپنی بیٹی سمجھتے رہیں میں نہیں کہہ سکتی۔ لندن میں میرا قیام کب تک ہوگا۔ مگر اس کا میں تم سے وعدہ کرتی ہوں۔ کہ جہاں تک ممکن ہوگا۔ میں بہت کم باہر نکلوں گی۔ اور جب تک اُس کی خواہش جس کی محبت مجھے ہر قسم کے احکام کی تعمیل پر مجبور کرتی ہے۔ لندن میں رہنے کی ہوگی۔ میں اگر بازار میں نکلونگی تو چہرے پر نقاب لیکر نکلا کرونگی۔ میں امید کرتی ہوں۔ لندن میں ہمارا قیام زیادہ طویل نہ ہوگا اسٹھر تم نے والد کو اس ملاقات کی خبر دینا۔ اور جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں۔ وہ بھی انہیں بتا دینا۔" اسٹھر بہن کی زبانی یہ رنج دہ کلمات سنکر اس سے لپٹ گئی اور زار زار روتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی "ٹامر کیا تم خوش ہو؟" اس نے جواب دیا۔ "ہاں اسٹھر میں اتنی ہی خوش ہوں۔ جتنی کوئی عورت جسے اسکے والد اور بہن نے بے تعلق کر دیا ہو۔ خوش ہو سکتی ہے۔" پھر اس نے زار زار روتے ہوئے کہا۔ "پیاری اسٹھر میں اسکی صحبت میں رہ کر جس سے مجھے دلی محبت ہے۔ اور جو مجھ سے مہربانی اور نرمی کا سلوک کرتا ہے۔ ہر طرح خوش ہوں۔" اسٹھر نے آواز دباکر کہا۔ "تمہارے ان لفظوں سے میرے دل کا بوجھ کسیقدر ہلکا ہوگیا۔ میں خوش ہوں کہ آج ہماری ملاقات ہوگئی۔ کیونکہ اس کی بدولت میرے دل سے وہ بوجھ اُٹھ گیا ہے جو تمہاری غیر یقینی حالت کی نسبت تھا۔ لیکن ٹامر کیا بات تھی۔ کہ تم اپنے خوش و خرم گھر کو خیرباد کہہ کر رخصت ہوگئیں؟ کس لئے تم نے اس باپ اور بہن سے قطع تعلق کرنا پسند کیا جنہیں تم سے بیحد محبت تھی۔" ٹامر بولی۔ "اسٹھر کیا تو نے آجتک اس کوچۂ عشق میں قدم نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رکھا جس کی لذات والدین اور بچوں یا بھائی بہن کی باہمی محبت سے بالکل جداگانہ ہیں؟" اسھتر نے کہا "نہیں"۔ ٹامر کہنے لگی "بس یہی وجہ ہے کہ میں تمہیں سمجھا نہیں سکتی۔ کہ تمہاری نظروں میں اتنی قصوروار نہ ہونا چاہیئے۔ جس قدر رحم کی مستحق۔ جس سے مجھے محبت ہے۔ وہ از خود میرے پاس آیا۔ میں نے اُسے تلاش نہیں کیا تھا۔ وہ میرے متاعِ دل کو فوراً چھین کر لے گیا۔ پھر کیا اس سے عشق کرنا میرے اختیار میں تھا؟ اے بہن یہ ایک فضول دعویٰ ہے۔ کہ کوئی شخص جذبۂ محبت پر قادر ہو سکتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت ایسی نہیں۔ جو عشق کے اس بہاؤ کو روک سکے۔ جو اندھا دھند انسان کو اس کی قسمت کی طرف لیے جاتا ہے۔ اور پھر ایسا عشق جیسا مجھے تھا۔ اور جیسا مجھ سے کیا گیا۔ اے اسھتر اس عشق کے متوالے کو باپ۔ بہن۔ گھر۔ بار۔ رشتہ دار اور دوست سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اے کاش تمہیں اس کا علم ہوتا کہ وہ محبت کتنی زبردست ہے۔ جو میرے دل میں پیدا ہوئی۔ اگر تمہیں علم ہوتا۔ تو یقیناً تم مجھے قصوروار قرار نہ دیتیں"۔ اسھتر کہنے لگی "پیاری بہن کیا یہ ممکن ہے۔ میں تمہیں کبھی قصوروار قرار دوں۔ ہرگز نہیں!" اتنا کہہ کر اس نے ٹامر کو بڑے شوق سے اپنے بازوؤں میں لیا۔ اب تاریکی پھیل چکی تھی۔ اور ریجنٹ پارک کے جس حصہ میں یہ دونوں آزادانہ طریق پر گفتگو کر رہی تھیں کوئی تیسرا ان کی گفتگو سننے والا نہ تھا۔

جب دونوں کی طبیعت سکون پذیر ہوئی۔ تو اسھتر نے ٹامر کو ان سارے واقعات سے خبردار کیا۔ جو دونوں کی جدائی کے بعد ظہور میں آ چکے تھے۔ اس نے بتایا۔ کہ والد کاروبار کی الجھنوں سے دست بردار ہو کر لندن کی رہائش ترک کر چکے ہیں۔ اور فنچلے کے قریب ایک مختصر سی اراضی کے متعلق ارل آف ایلنگھم سے ان کی کچھ قرارداد ہو رہی ہے۔ پھر دونوں بہنوں نے ایک دوسرے سے خط و کتابت کا فیصلہ کیا۔ اسھتر کو یہ امید تھی۔ کہ والد کو غالباً میرے ٹامر سے خط و کتابت کرنے پر اعتراض نہ ہوگا۔ چنانچہ فیصلہ یہ ہوا۔ کہ ٹامر اپنے خطوط گریٹ آرمنڈ سٹریٹ کے پتہ پر بھیجا کرے۔ اور اسھتر اپنے خطوں پر "ڈی۔ آر سوتھ مولٹن سٹریٹ" کا پتہ لکھے۔ کیونکہ اسی جگہ رینفورڈ اور اس کی داشتہ جمیس کے فرضی نام سے رہا کرتے تھے جس وقت دونوں بہنیں جدا ہونے لگیں۔ تو اسھتر نے اپنی انگلی سے الماس کی ایک انگوٹھی اتار کر ٹامر کی انگلی میں پہنا دی۔ پھر اپنے بٹوے سے چھوٹی قینچی نکال کر اپنے بالوں کا ذرا سا حصہ کاٹ کر اسے کاغذ میں لپیٹا۔ اور اپنی بہن کو دے کر کہنے لگی میٹامر ہم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دونوں میں جو محبت ہے ۔ اثرات زمانہ اُسے فنا نہیں کر سکتے ۔ جدائی اس میں فرق نہیں ڈال سکتی ۔ ہم ایک دوسرے سے جدا ہونیکو ہیں ۔ اور اگرچہ مجھے امید ہے ۔ حالات پھر ہمیں ایک دوسرے سے ملا دیں گے ۔ تاہم ممکن ہے وہ حالات عرصہ دراز تک ملتوی رہیں ۔ اسلیئے میں چاہتی ہوں تمہارے پاس اپنی بامحبت بہن کی کوئی نشانی ضرور رہے ۔" ٹامر بڑے پُرجوش لہجہ میں کہنے لگی "بہن کیا ایسی محبت کیلئے جو ہم دونوں میں ہے کسی ظاہری نشان کی ضرورت ہے ؟" استھر بولی "نہیں ۔ بظاہر ہے قلب کو اطمینان تو ضرور حاصل ہوتا ہے تمہاری یادگار میرے پاس تصاویر اور بہتیری کتابوں کی صورت میں موجود ہے ۔ اس لئے میں جو درخواست تم سے کرنیکو ہوں اسکے ماننے سے انکار نہ کرنا ۔" ٹامر بہت متاثر ہو کر کہنے لگی "بہن وہ کیا درخواست ہے ۔ یہ ناممکن ہے ۔ کہ میں اُسے ماننے سے انکار کروں" استھر نے کہا "وہ یہ ہے کہ اس انگوٹھی کو بیچکر جو میں تمہیں دیتی ہوں ۔ تم نے بالوں کی اس یادگار کے لیئے ایک تعویذ بنوا لینا جس کے اندر میرا نام کندہ ہو ۔ پیاری بہن مجھے یقین ہے ۔ تم میری اس درخواست کو نامنظور نہ کرو گی ۔" ٹامر کپکپاتی ہوئی آواز میں کہنے لگی "استھر دوسری ملاقات میں جو ہمارے درمیان ہوگی ۔ میں ضرور تمہیں وہ تعویذ دکھا سکونگی ۔" اسکے بعد یہ دونوں بادلِ ناخواستہ ایک دوسرے سے جدا ہوئیں ۔

مکان پر واپس آکر استھر نے ساری کیفیت بڑی صاف دلی کے ساتھ والد کے روبرو بیان کر دی ۔ مسٹر ڈی ڈینا کچھ دیر خاموش رہا ۔ اور استھر نے دیکھا ۔ کہ اس کی پلکوں پر آنسوؤں کا ایک قطرہ نمودار ہو گیا ہے ۔ اُسکے دل میں شعاع امید پیدا ہوئی ۔ لیکن جلدی ہی اس کے والد نے بیچ میں جھڑک کر کہا "استھر تم نے اچھا نہیں کیا ۔ وہ جو کبھی میری بیٹی تھی ۔ اُسے بلکہ تمہارا اس سے گفتگو کرنا قدرتی امر ہے ۔ لیکن یہ نہ ہونا چاہیئے تھا ۔ کہ تم اس سے خط و کتابت کرتیں ۔ میری خواہش یہ ہے ۔ کہ وہ خط جو سب سے پہلے اس کی طرف سے موصول ہو ۔ وہی آخری سمجھا جائے ۔" اتنا کہہ کر یہودی کمرہ سے چلا گیا ۔ اور استھر بہت دیر تک آنسو بہاتی رہی ۔

اس سے دوسرے ہی دن ٹامر نے اپنی بہن کو ایک طویل اور پر محبت خط لکھا ۔ جس کے جواب میں استھر کو اُسے سخت حکم سے مطلع کرنا پڑا ۔ جو اس کے والد نے ان کی باہمی خط و کتابت کے بارہ میں صادر کیا تھا ۔ لیکن مسٹر ڈی ڈینا کی یہ سختی بھی اس امر خاص میں کچھ عرصہ تک اس فراخ دلانہ اعتماد کی تلافی کرنے کا موجب ہوئی ۔ جسکا اظہار اب تک اسے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسکے متعلق کرتی رہی تھی۔ وہ اس بات کا ہرگز فیصلہ نہ کر سکتی تھی۔ کہ اپنی بہن کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ منقطع کر دے۔ اور اس کے ساتھ ہی اسے اس بات کی بھی جرأت نہ تھی کہ آیندہ اپنی بہن کے خطوط گریٹ آرمنڈ سٹریٹ کے پتہ پر وصول کرے۔ ان حالات میں قدرتی طور پر اس کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ ٹامر کے خطوط کسی اور پتہ پر منگوائے جائیں۔ چنانچہ اس نے سوتھمپٹن روکے ڈاک خانہ سے یہ انتظام کیا۔ کہ اس قسم کے خطوط جن پر یہ پتہ لکھا ہو "اے بی سی۔ ڈاک خانہ سوتھمپٹن رو۔ مکتوب الیہ خود آ کر لے جائیگا" میری آمد تک محفوظ رکھے جایا کریں۔ اس انتظام سے آسٹھر نے اپنی بہن کو ایک خط کے ذریعہ اسی شام کو مطلع کر دیا۔ اور ٹامر نے یہ سارے حالات ٹام رین کے روبرو بیان کر دیئے۔ ٹام رین کو اس بات سے خوشی ہوئی۔ کہ ٹامر جس سے اسے بہت محبت تھی۔ اپنی بہن سے مل کر مطمئن ہو گئی ہے۔ لیکن اس کی زبانی یہ معلوم کر کے کچھ کم تعجب نہ ہوا۔ کہ مسٹر ڈی مڈنیا ارل آف ایلنگھم کی کچھار اضی کرایہ پر لینا چاہتا ہے۔ اور اس موقعہ پر اس نے اول مرتبہ وہ تمام حالات اپنی داشتہ کو بتائے۔ جو جیسی عورت میرانڈہ نے اس کی ولدیت کی نسبت اس کے روبرو ظاہر کئے تھے۔ ہمارے ناظرین ان سارے حالات سے پہلے ہی واقف ہو چکے ہیں۔

ان واقعات کے ساتویں دن اکتوبر کی ۳۱ تاریخ تھی۔ اور یہ وہ قابل یادگار دن تھا جو ہماری داستان میں ہیروں کے معاملہ کی وجہ سے خاص اہمیت حاصل کر چکا ہے۔ یوم مذکور کی سہ پہر کو پانچ بجے کا وقت تھا۔ کہ ٹامر رانڈل سٹریٹ کے جوہری مسٹر گارڈن کی دکان پر وہ انگوٹھی فروخت کرنے گئی۔ جو آسٹھر نے اسے دی تھی۔ رینفورڈ خود اس کام کو اپنے ذمہ لے لیتا۔ مگر وہ اولڈ ڈیتھ کے ساتھ بعض معاملات کے تصفیہ میں مصروف تھا۔ اور اسکے علاوہ ٹامر نے یہ سمجھا۔ کہ اس معاملہ کا تعلق صرف میری ذات سے ہے۔ جب وہ جوہری کی دکان پر گئی۔ تو اگرچہ اپنی بہن کے بالوں کو ایک خوشنما تعویذ میں ملفوف کرانے کا خیال ہی اسوقت اسکے دل میں جاگزین ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن ٹامر چونکہ جواہرات کی غیر معمولی طور پر شایق تھی۔ اسلئے جب مسٹر گارڈن کی دوکان میں اس نے ہیروں کا ایک نادر سٹ کھلا ہوا دیکھا۔ تو اس پر قبضہ کرنے کی خواہش غالب آ گئی۔ یہ ظاہر ہے کہ تین سال ایک رہزن کی صحبت میں رہنے کے بعد اسکے خیالات اس بارہ میں کہ یہ چیز کسی دوسرے آدمی کی ہے۔ اور اس پر میرا حق نہیں۔ بہت کچھ متزلزل ہو چکے تھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چنانچہ فوراً ہی اسکے دل میں خیال آیا۔ کہ اگر ٹام شاہراہ پر لوگوں کی نقدی پر آسانی سے قبضہ کر لیتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے میں ان ہیروں پر ویسی ہی آسانی سے قابض نہ ہو جاؤں۔ یہ خیال اس کے دل میں پیدا ہوتے ہی مضبوط ہو گیا۔ چنانچہ وہ دیر تک جوہری کے ساتھ انگوٹھی کی قیمت کی نسبت محض اس لئے جھگڑتی رہی۔ کہ اس طرح ہیروں کا سٹ اڑانے کا کوئی موقعہ مل جائے گا۔ یہ موقعہ اسے مل گیا۔ اور وہ انگوٹھی کی قیمت اور چوری کا سٹ لیکر دکان سے رخصت ہو گئی۔

لیکن بازار میں پہنچتے ہی اس کے خیالات نے پلٹا کھایا۔ اب وہ چاہتی تھی۔ کوئی ایسی حالت پیدا ہو۔ کہ میں کسیطرح یہ ہیرے دوبارہ جوہری کے حوالہ کر دوں۔ ایک بار اسکے جی میں آئی۔ کہ واپس جا کر ہیروں کا سٹ مسٹر گارڈن کو دیدوں۔ لیکن پھر اس خیال سے رک گئی۔ کہ ایسا نہ ہو وہ مجھے مجرم قرار دے۔ اور میں گرفت میں آجاؤں۔ پس وہ جلد جلد قدم اٹھاتی سوتھ مولٹن سٹریٹ کیطرف ہو لی۔ اگرچہ راستہ بھر یہ سوچتی رہی کہیں ریفورڈ میری اس حرکت سے ناراض نہ ہو۔ جسقدر زیادہ اس معاملہ پر غور کرتی تھی۔ اسی قدر یہ خیال اس کے دل میں مضبوط ہوتا جاتا تھا۔ کہ وہ ضرور مجھ سے خفا ہو گا۔ چنانچہ اس نے ارادہ کیا۔ کہ بہتر ہو۔ میں اس واقعہ کو اس سے چھپائے رکھوں۔ اور جلد سے جلد کوئی موقعہ حاصل کر کے ان ہیروں کو کسی محفوظ طریق پر مسٹر گارڈن کے پاس واپس پہنچا دوں۔

مکان پر پہنچی۔ تو اسنجر کا ایک خط ملا۔ جس میں اس نے اپنی محبت کا یقین دلانے کے بعد اختصار کے لئے معذرت چاہی تھی۔ اور لکھا تھا۔ کہ اسوقت ایک بجا ہے۔ اور دو بجے میں لارڈ ایلنگھم کی گاڑی میں ان کے اور والد کے ہمراہ پنچلے کے قریب اس اراضی اور مکان کو دیکھنے جا رہی ہوں۔ جسے والد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اسی خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہم لوگ وہیں کھانا کھائیں گے۔ اور رات سے پہلے واپس نہ آئینگے۔ جسوقت ٹام نے یہ خط پڑھا۔ تو ٹام رین بھی اس کمرہ میں موجود تھا۔ اس نے اسکا مضمون اسے بتا دیا۔ اس کے دو دن بعد رات کے وقت وہ اپنی مہم پر روانہ ہوا۔ اور اس موقعہ پر اس نے بیڈ فونٹ کے قریب لیڈی ہیٹ فیلڈ سے اسکی نقدی کا بٹوہ چھینا۔

اس سے دوسری صبح کو ریفورڈ کی گرفتاری عمل میں آئی۔ اور اسے بو سٹریٹ کی عدالت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں پہنچایا گیا۔ لیکن جیساکہ پیشتر بیان کیا جاچکاہے۔ وہ اس موقعہ پر سزایابی سے بچ گیا۔ پھر جس وقت وہ کمرۂ عدالت ہی میں تھا۔ اسے اسٹھر ڈی ٹڈینا کا نام سنکر سخت تعجب ہوا اور وہ اپنی حسین ٹامر کی بہن کو جسے اس سے والد کی بے تعلقی کے باوجود بیحد محبت تھی۔ تعریف اور دلچسپی کی نظر سے دیکھنے لگا۔ جب مسٹر گارڈن نے آگے بڑھکر اپنا نام اور پیشہ بتایا۔ تو رینفورڈ مضطرب ہونے لگا۔ کیونکہ اسے یاد تھا۔ کہ تین دن پہلے ٹامر نے اس شخص کے ہاتھ انگوٹھی فروخت کی تھی۔ پھر جبکہ جوہری نے بتدریج ہیروں کی گم شدگی کا واقعہ بیان کیا۔ تو رہزن کا دل اس کے سینے میں بیٹھ گیا۔ کیونکہ اُس نے فوراً ہی معلوم کرلیا۔ کہ معاملہ کی حقیقت کیا ہے۔ وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اسٹھر کی معصومیت کو کس طرح ثابت کیا جائے۔ کہ اُسے یاد آیا جسوقت ہیروں کی چوری کا واقعہ ظہور میں آنا بیان کیا جاتا ہے۔ اسوقت تو وہ شفخانے کے قریب تھی۔ اسکے بعد جسطرح رینفورڈ کی مداخلت سے لارڈ ایلنگھم اسٹھر کی مدد کو پہنچا۔ اور اس کی وساطت سے اسٹھر کو رہائی حاصل ہوئی۔ یہ واقعات ایسے ہیں جنہیں دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ناظرین ان سے پہلے ہی واقف ہیں۔ یہ امر بھی مذکور ہو چکاہے۔ کہ جس وقت مقدمہ خاتمہ کے قریب تھا۔ اسٹھر کا والد اتفاقیہ طور پر عدالت میں پہنچ گیا۔ اس وقت اس نے اپنی بیٹی کو مخاطب کرکے جو یہ الفاظ کہے تھے "اسے اسٹھر میں سب کچھ سمجھ گیا۔۔ یہ تمہاری اپنی ہی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے"۔ ناظرین ان کا مطلب موجودہ تشریحات کی روشنی میں اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اسکے بعد جب اسٹھر نے اپنے والد پر التجائی نظر ڈالی۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ اسے کسی فرض کی یاددہانی یا کسی معاملہ کے متعلق خاموشی کے ساتھ التجا کرنا چاہتی۔ جس سے اسکا والد ناواقف نہ تھا۔ تو اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اُس سے درخواست کرنا چاہتی تھی۔ کہ آپ اُن ہیروں کی قیمت اداکرکے ٹامر کو ان ناگوار نتائج سے بچالیں۔ جو اس صورت میں اُسے پیش آسکتے تھے۔ کہ ہیروں کا سراغ اس کی ذات تک چلتا۔ مگر جیساکہ بیان کیا جاچکاہے۔ اس نے اس سریع اور پُرمعنی نظر کو بالکل ہی نظر انداز کردیا۔

اس چند منٹ کے عرصہ میں جبکہ مسٹر ڈی ٹڈینا کمرہ عدالت میں رہا۔ رینفورڈ ہجوم میں اسقدر چھپا ہوا تھا۔ کہ وہ اُسے دیکھ نہ سکا۔ اس جگہ ہم یہ بھی واضح کردینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ رینفورڈ نے اپنے سوتیلے بھائی ارل آف ایلنگھم کو دیکھا۔ جس کی خوشنما نیلگوں آنکھوں سے فیاضی اور صاف دلی برستی تھی۔ چنانچہ رہزن کی طبیعت فوراً ہی ازخود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کی طرف کھنچ گئی۔ اور یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اسکی اپنی آنکھیں گہری نیلی تھیں۔ اور ان سے نہ صرف خوش مزاجی بلکہ کسی حد تک طبعی فیاضی کا بھی اظہار ہوتا تھا۔ درحقیقت ارل اور رینفورڈ میں آنکھوں اور دانتوں کے معاملہ میں بہت بڑی خاندانی مشابہت پائی جاتی تھی غرض یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ رینفورڈ نے اس شخص کو دیکھا جسے وہ اپنا سوتیلا بھائی سمجھتا تھا۔ ارل نے بھی اُسے تماشائیوں کے ہجوم میں جو کمرۂ عدالت میں موجود تھا۔ دیکھا ہوگا۔ مگر وہ اُسے کیا پہچان سکتا تھا۔ اُسے اس وقت اس کا مطلق علم نہ تھا۔ کہ یہ شکیل جوان جس کی رنگت سرخ و سپید اور جسکے بال بھورے رنگ کے ہیں۔ میرا ایک نہایت قریبی رشتہ دار ہے

اپنے مکان واقع ساؤتھ مولٹن سٹریٹ پر واپس جاکر رینفورڈ نے ٹامر کو اس کی اُس بے جا حرکت کے متعلق جو اس نے ہیروں کا سٹ چرانے کے معاملہ میں کی تھی ملامت کی۔ اس نے سخت یا تند الفاظ استعمال نہیں کئے۔ کیونکہ وہ فطرتاً ایسا فیاض تھا۔ کہ اس کی طرف سے ناخوشگوار الفاظ کا اظہار غیر ممکن سمجھا جا سکتا ہے۔ البتہ اسکے لہجے سے سختی اور سرد مہری ظاہر ہوتی تھی۔ اور پایا جاتا تھا کہ وہ کسی حد تک ناراض ہے۔ اس کے اس برتاؤ سے ہی ٹامر کو سخت رنج ہوا مگر اس نے سامنے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر جب اسے اپنے دلدار کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ میرے جرم کی بدولت میری بہن کو جو اسے بیحد عزیز تھی۔ عدالت کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور اس پر ایک نہایت ذلیل الزام عاید ہوا۔ تو اس نے اظہار پشیمانی کرتے ہوئے رینفورڈ سے درخواست کی "تم یہ ہیرے مجھ سے لیکر فوراً اس جوہری کو واپس کر دو"۔ وہ کہنے لگا "میں ابھی جاکر یہ سٹ واپس دے آتا ہوں"۔ جانے سے پہلے ٹامر اس سے معافی کی خواستگار ہوئی۔ مگر وہ کہنے لگا "چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ میری اپنی مثال کی تقلید کی گئی ہے۔ اس لئے سچ پوچھو۔ تو مجھے معافی دینے کا حق حاصل نہیں۔ لیکن اے ٹامر میری یا اپنی خاطر نہیں۔ تو کم از کم اپنی اس قابل قدر بہن کی خاطر جسے تم سے بے حد محبت ہے۔ آیندہ ایسے بُرے افعال سے باز رہنے کا اقرار کرو"۔ اسکے بعد وہ اس سے بغلگیر ہو کر رخصت ہوا۔

اس اثنا میں اسیتھر ڈی مڈینا بھی اپنے والد کو اس بات پر آمادہ کر چکی تھی۔ کہ آپ مجھے اتنا روپیہ دیں کہ میں ہیروں کے اُس سٹ کی قیمت ادا کر دوں جس کی نسبت اُسے یقین ہو گیا تھا۔ کہ وہ ٹامر ہی نے جوہری کی دوکان سے لئے ہیں۔ یہ رقم ادا کرتے ہوئے مسٹر ڈی مڈینا نے سختی سے کہا۔ "اسیتھر یہ ایک ایسی رعایت ہے کہ میں صرف تمہیں کو دیتا ہوں۔ ورنہ اس کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو کبھی میری بیٹی کا درجہ رکھتی تھی۔ اور جیبر کی نسبت آج کے واقعہ نے میرے دل میں اور بھی نفرت پیدا کر دی ہے۔ مجھے ذرا پسند نہیں۔ یہانتک کہ میں سمجھتا ہوں۔ وہ میرے دل سے پہلے سے بھی بعد ہو چکی ہے۔ اسکے بعد جیسا کہ اس کا معمول تھا۔ وہ اس ناگوار ذکر کو ختم کرنے کی غرض سے دوسرے کمرہ میں چلا گیا۔ اسکے علاوہ اس نے یہ بھی سوچا۔ کہ استھر آج پہلے ہی اتنی پریشانی برداشت کر چکی ہے۔ کہ میری طرف سے کوئی مزید ملامت غیر ضروری اور ظالمانہ تھی۔ اور اس بات کو وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ اگر یہ گفتگو جاری رہی تو میں غصہ پر ضبط نہ کر سکونگا۔

ہمارے ناظرین کو معلوم ہے۔ کس طرح استھر نے جوہری کی دوکان میں جا کر ان ہیروں کی قیمت کے چھ سو پونڈ ادا کئے۔ جوہری نے اسے رسید پیش کی۔ لیکن اس نے رسید لینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ۔ اس نے سمجھا۔ میں چونکہ اس معاملہ کو خالص عزت داری کے اصول اور ایک دوسرے شخص کی پاسداری کیوجہ سے طے کر رہی ہوں۔ اسلئے اگر میں نے رسید محض کاروباری حیثیت تک پہنچا دیا۔ تو معلوم ہوگا۔ میرا اس معاملہ سے کچھ ذاتی تعلق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ہرگز یہ بات ظاہر نہ کرنا چاہتی تھی۔ کہ میری ایک اور بہن ہے جو مجھ سے مشابہ ہے۔ یہانتک کہ دونوں کو جدا جدا دیکھا جائے۔ تو دونوں پر ایک کا گمان ہو سکتا ہے اور حقیقی مجرم وہ دوسری بہن ہے۔ نہیں۔ اگر وہ اسکی خواہش بھی رکھتی۔ تو وہ اس اعتراف کی جرأت نہ کر سکتی تھی۔ بسوقت وہ روپیہ ادا کر کے دوکان میں ذرا دیر کے لئے رکی اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ کچھ کہنا چاہتی ہے۔ تو اس کی وجہ درحقیقت یہ تھی۔ کہ اپنی فطری تمکنت کے زیر اثر وہ جوہری سے مخاطب ہو کر یہ کہنے کی آرزومند تھی۔ کہ صاحب یقین رکھیئے۔ میں اس خوفناک الزام سے بالکل بے قصور ہوں۔ لیکن ذرا غور کرنے پر اسے معلوم ہوا۔ میرا یہ بیان اسی صورت میں قابل تسلیم سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ میں اس کے ساتھ کوئی معقول عذر بھی پیش کروں۔ اور وہ عذر جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ کسی طرح بھی بحفاظت پیش نہ ہو سکتا تھا۔ ان حالات میں وہ یکایک اپنے الفاظ کو روک کر اس دوکان سے چلی آئی۔ حالانکہ بالکل بے قصور تھی۔ مگر بہن کی خاطر سے اس نے جرم کی ندامت خود برداشت کرنی منظور کی۔

ادھر استھر روپیہ ادا کر کے دکان سے نکلی۔ ادھر ٹام رین ہیروں کا سٹ واپس کرنے کو آپہنچا اسے یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی۔ کہ مس ڈی مڈینا خود آکر ان ہیروں کی قیمت کے چھ سو پونڈ ادا کر گئی ہے۔ لیکن وہ اس خیال سے ہیروں کا سٹ چھوڑ گیا۔ کہ استھر کو ان کی واپسی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کی خبر پا تو براہ راست مسٹر گارڈن یا ٹامر سے مل جائے گی۔ جسوقت رینفورڈ اپنے مکان واقع سوتھ مولٹن سٹریٹ میں پہنچا۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ ٹامر کی حالت غیر ہے۔ در حقیقت اس دن کے واقعات نے اس حسینہ کی طبیعت پر کئی طرح کے ناگوار اثرات پیدا کر دیئے تھے۔ اس کی اپنی بے جا حرکت سے اس کی عزیز بہن کا عدالت میں پہنچایا جانا یہ خیال کہ اس خبر کو سنکر والد کتنے خفا ہوئے ہونگے۔ پھر رینفورڈ کی ملامت جو اس سے پہلے کبھی ایسی سختی سے پیش نہ آیا تھا۔ اور وہ ذاتی پشیمانی جو اسے رہ رہ کر اپنے فعل پر محسوس ہو رہی تھی۔ یہ سب باتیں اُسے دیوانہ بنا رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر کہ رینفورڈ کو اس کام پر گئے جس کے لئے وہ روانہ ہوا تھا۔ ضرورت سے زیادہ دیر لگ گئی ہے۔ اس کے دل میں طرح طرح کے اندیشے پیدا ہونے لگے۔ کبھی یہ سوچتی کہ وہ شاید مجھے ہمیشہ کے لئے ترک کر گیا ہے۔ اور اُسے مجھ سے نفرت ہو گئی ہے کبھی یہ خیال پیدا ہوتا۔ کہ چوری کے ہیرے واپس کرتے وقت شاید اُسے گرفتار کر لیا گیا ہے غرض اس قسم کے خیالات کے زیر اثر اس کی طبیعت اتنی بے چین ہو گئی۔ جیسے طوفان کی آمد سے سمندر میں تلاطم پیدا ہو جاتا ہے۔ سخت اضطراب اور ذہنی پریشانی کی حالت میں اس نے بازار سے تھوڑا سنکھیا خریدا۔ گھر واپس آئی۔ تو رینفورڈ اب تک نہیں لوٹا تھا۔ کمرہ میں بیٹھکر اس نے دیوانگی کے خیالات پر غالب آنیکی بہت کوشش کی۔ لیکن سر پر خودکشی کا جنون سوار تھا اس خوفناک جذبہ کو رفع کرنے کے لئے وہ بڑی دلیری سے کوشش کرتی رہی۔ غیرت ایک ہاتھ کو کھینچتی تھی۔ غرض دوسرے اُٹھ کو۔ اسی جدوجہد میں رینفورڈ واپس آ گیا۔ اس نے اصلی خطرہ سے بے خبر اُسے تسلی دینے کی کوشش کی۔ اور اطمینان بخش کلمات کہے۔ کہنے لگا "میں تمہیں تہ دل سے معاف کر چکا ہوں" اور بہت دیر تک اُس سے پیار کرتا رہا۔ خود ٹامر اس جوش کی حالت کو جس میں سے وہ گذر رہی تھی۔ فرو کرنے کی بہت کوشش کرتی رہی۔ لیکن اسے صرف اتنی ہی کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ ظاہری حالت ساکن نظر آتی تھی۔ اس طرح دو تین گھنٹے کا عرصہ گذر گیا۔ اور رینفورڈ نے سمجھا اب اس کا مزاج بحال ہو رہا ہے۔ لیکن یکایک اس پر پھر جنون کا سا اثر طاری ہو گیا۔ وہ پاس سے اُٹھ کر خوابگاہ میں گئی۔ اور قبل اسکے کہ رینفورڈ اس کے ارادہ سے واقف ہو سکتا۔ اس نے سنکھیے کا سفوف پھانک لیا خود رینفورڈ اُسے غیر معمولی تیزی رفتار کے ساتھ کمرے سے باہر جاتے دیکھکر گھبراہٹ کی حالت میں اسکے پیچھے پیچھے گیا۔ لیکن اسکے پہنچتے پہنچتے وہ زہر کھا چکی تھی۔ رینفورڈ کو دیکھ کر وہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیوانہ وار اسکے قدموں پر گر پڑی۔ اور پھر جب رہنری نے ایک طرف کو پڑا ہوا کاغذ پڑھ کر دیکھا۔ تو وہ آن واحد میں معاملہ کی حقیقت سے باخبر ہو گیا۔

وقت نہایت قیمتی تھا۔ ٹامر کو خادمہ کی نگرانی میں چھوڑ کر رہنفورڈ مکان سے نکلا۔ اور ایک کرایہ کی گاڑی میں سوار ہو کر جو اس وقت حسن اتفاق سے پاس سے گذر رہی تھی ماں نے گاڑیبان سے کہا۔ تم مجھے قریب ترین ڈاکٹر کے مکان پر لے چلو۔ گاڑیبان کو ڈاکٹر لیسلز کا نام یاد تھا۔ چنانچہ وہ اُسے ایکر گوینٹن سٹریٹ میں پہنچا۔ ڈاکٹر رہنفورڈ کے ہمراہ سوتھ مولٹن سٹریٹ والے مکان میں آیا۔ اور جیسا کہ ہمارے ناظرین کو معلوم ہے۔ ٹامر کی جان بچ گئی۔

مگر لیسلز کے رخصت ہونے سے پیشتر رہنری نے یہ ضروری سمجھا۔ کہ کوئی ایسی حفاظتی تدبیر اختیار کی جائے۔ جس سے ٹامر کے اقدام خودکشی کا اثر استھرڈی مڈینا کی ذات پر نہ پڑے۔ قدرتی طور پر رہنفورڈ کو خیال آیا۔ کہ ڈاکٹر چونکہ سوسائٹی کے ہر طبقہ میں جاتا آتا ہے۔ اور اسکے دوستوں کا حلقہ وسیع ہے۔ اسلئے اغلب ہے۔ وہ جلد یا بدیر استھر کو دیکھے۔ اور اسے غلطی سے وہ مریضہ سمجھے۔ جس کا اس نے علاج کیا تھا۔ اور جو حقیقت میں اسکی بہن ٹامر تھی۔ اسی لئے رہنفورڈ نے لیسلز سے یہ وعدہ لیا۔ کہ جب سوتھ مولٹن سٹریٹ میں مریضہ کے معالجہ کے سلسلہ میں آپ کا آنا جانا بند ہو۔ تو آپ اس بات کو بالکل بھول جائیں۔ کہ میں نے کبھی اس عورت کو دیکھا تھا۔ اور آیندہ اگر کبھی وہ آپ کو تنہا یا سوسائٹی میں کہیں ملے۔ تو نہ اسکی شناسائی ظاہر کریں۔ نہ اس سے گفتگو کی کوشش کریں۔ سوائے اس حالت کے کہ اسکا آپ سے باضابطہ تعارف کرا دیا جائے۔ اور اس صورت میں بھی آپ یہ سمجھیں کہ ہماری واقفیت اسی گھڑی سے شروع ہوئی ہے۔ دوسرے دن صبح کے سات بجے ہی رہنفورڈ ٹامر کو لے کر سوتھ مولٹن سٹریٹ والے مکان سے لاکس فیلڈس میں اُٹھ گیا۔ جہاں پر اس نے ہیروں کے معاملہ سے پہلے ہی ایک مکان کرایہ پر لے لیا تھا۔ کیونکہ کئی وجہ کی بنا پر جن کا ذکر غیر ضروری ہوگا۔ اس نے ارادہ کر رکھا تھا۔ کہ میں کسی الگ تھلگ مکان میں سکونت اختیار کروں۔ اس وقت ٹامر نے اپنی بہن کو ایک طویل پُر درد چٹھی لکھی جس میں اُس نے معافی چاہی تھی۔ کہ مجھ ناچیز کی خاطر تمہیں پریشانی اُٹھانی پڑی۔ اس خط میں یہ بھی مذکور تھا۔ کہ تا اطلاع ثانی میرے نام کے خطوط اس پتہ پر بھیجے جایا کریں۔ "ٹی آر نمبر ۵ - برینٹن سٹریٹ لاکس فیلڈس"۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جس روز رینفورڈ اور ٹامر ولیفنٹ اور کیبل سرائے کے نواحات میں اٹھ گئے۔ اسی دن مسٹر گارڈن جوہری گریٹ آرمنڈ سٹریٹ میں استھر ڈی ٹڈینا سے ملنے گیا۔ استھر کو جوہری کی آمد کی اطلاع ملی۔ تو وہ بہت مضطرب ہوئی۔ کیونکہ اُسے اندیشہ تھا۔ اگر والد مکان پر ہوئے تو یہ معلوم کرنے نشست گاہ میں آجائیں گے۔ کہ یہ شخص کس غرض سے آیا ہے۔ اور اس طرح پہ گذشتہ تلخ واقعہ کی یاد پھر تازہ ہوگی۔ ان حالات میں استھر کو نوکروں کی زبانی یہ معلوم کرکے بہت اطمینان ہوا۔ کہ مسٹر ڈی ٹڈینا تھوڑی دیر پہلے مکان سے کہیں چلے گئے ہیں جس وقت جوہری نے استھر کے روبرو بھورے بالوں والے شخص کی آمد اور ہیروں کی واپسی کا ذکر کیا۔ تو اس نے فوراً معلوم کرلیا۔ کہ وہ رینفورڈ ہوگا۔ کیونکہ اگرچہ اس نے اسے کبھی صورت سے نہیں دیکھا تھا۔ تاہم تین سال پیشتر وہ لورپول میں اس کا کچھ حلیہ سُن چکی تھی۔ جب مسٹر گارڈن نے ہیروں کی واپسی کا ذکر کیا۔ تو استھر کے چہرہ پر فوراً خوشی کے آثار پیدا ہوگئے کیونکہ اس نے سمجھا۔ اس سے ٹامر کی اصول پسندی اور میرے متعلق ہمدردی کا اظہار ہوتا ہے اس کے دو دن بعد ٹامر اور استھر کی پھر ملاقات ہوئی۔ اور اس موقعہ پر چھوٹی بہن نے بڑی سے کہا "میں تمہارے خلاف اپنے دل میں ذرا بھی ناراضگی نہیں رکھتی۔ اور جسے تم اپنی خطا ظاہر کرتی ہو اُسے میں پہلے ہی معاف کرچکی ہوں۔" اس سے اگلی شام کو ان کی تیسری ملاقات ہوئی اور اس موقعہ پر استھر نے بڑے زور سے ٹامر کو اس بات کی ترغیب دی۔ کہ تم چل کر والد کے قدموں میں دو زانو ہو جاؤ۔ اور معافی کی خواستگار بنو۔ لیکن ٹامر نے استقلال کے لہجہ میں جواب دیا۔ اگرچہ اسوقت اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے بہ رہے تھے "نہیں استھر یہ غیر ممکن ہے۔ رینفورڈ کو مجھ سے اس درجہ محبت ہے۔ کہ میں اسکا ساتھ چھوڑ کر نہیں آسکتی۔ اور اگر آجاؤں۔ تو مجھے اطمینان قلب حاصل نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ یہ ظاہر ہے۔ والد اسی شرط پہ معافی دے سکیں گے وہیں میری قسمت اس سے وابستہ ہوچکی ہے۔ اور اب موت ہی ہمیں ایک دوسرے سے جدا کرسکے گی۔ پیاری استھر یہ نہ سمجھنا۔ کہ میں چونکہ ایک ایسے کام کے لئے آمادہ نہیں ہوں۔ جو پھر ہمارے ملاپ کا موجب ہوسکتا ہے۔ اور جس کی بدولت ہم پھر والد کے پاس اکٹھی رہ سکتی ہیں۔ اس لئے مجھے تم سے کچھ کم محبت ہے۔ خدا جانتا ہے کہ میں تم سے کس قدر سچے دل سے محبت کرتی ہوں اے کاش خانگی راحت میرے نصیب میں ہوتی۔ لیکن نہیں استھر یہ غیر ممکن ہے۔" اس کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بعد دونوں بہنیں زار زار روتی ایک دوسرے سے رخصت ہوئیں۔ مسٹر ڈی مڈینا کو ان دونو موقعوں پر استھر کے بہت دیر تک مکان سے باہر رہنے کے واقعہ کا علم ہو گیا۔ اور جب اس نے کہا۔ تم پھر ٹامر سے ملنے لگی ہو۔ تو وہ اس سے انکار نہ کر سکی۔ اور وہ زانو ہو کر والد سے اس رعایت کی خواستگار ہوئی۔ کہ ہمیں گاہ بگاہ ایک دوسرے سے ملنے کی اجازت تو دی جائے۔ اس وقت وہ اتنی غم زدہ تھی۔ کہ مسٹر ڈی مڈینا نے جو دل میں بہنوں کے جذبہ محبت کی تعریف کرتا تھا۔ کچھ جواب نہ بن پڑا۔ ہر کلمہ نفی نوک زبان پر تھا۔ لیکن وہ اسے ادا نہ کر سکا۔ دل میں وہ استھر کی طبعی فیاضی اور پاک باطنی کا قائل تھا۔ اور اسے خوشی تھی کہ میری بیٹی ۔۔۔ جسے اب وہ اپنی اکلوتی بیٹی ظاہر کرتا تھا۔ اپنی فطرت میں ایسی اعلےٰ صفات رکھتی ہے۔ لیکن پھر جب اس نے اپنے کمرہ کی تنہائی میں دونوں بہنوں کی ملاقات کے سوال پر دوبارہ غور کیا۔ اور اسے خیال آیا۔ کہ اگر ملاقاتوں کو فوراً ہی نہ روکا گیا۔ تو یہ بڑھ جائیں گی۔ نیز جب اس کے دل کو یقین ہو گیا کہ ٹامر اب ناقابل اصلاح ہے۔ اور نہ صرف اس کی اصلاح کی کوئی امید نہیں۔ بلکہ اندیشہ ہے۔ اسکے اثر سے استھر بھی بگڑ نہ جائے۔ تو اس نے اس تکلیف دہ فرض کی ادائگی کا فیصلہ کر لیا۔ کہ ان ملاقاتوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہونا چاہیئے۔ اس نے سوچا کہ سردست معاملہ کی تلخی کو کم کرنے کے لئے دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ قائم رہنے دیا جائے۔ لیکن اس رعایت کو بھی آگے چل کر جلد ہی دور کر دینے کا اس نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ مسٹر ڈی مڈینا نے سوچا۔ کہ زبانی گفتگو تحریری تبادلہ خیالات سے بدرجہا زیادہ خطرناک ہے۔ اسلئے پہلے اسی کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے اس دن جو ٹامر کے رینفورڈ کے ہمراہ فرار ہونے کی سالگرہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ استھر کو وہ حلف دیا جسکا ذکر پہلے آچکا ہے اور جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آج کے بعد تم نے ہرگز اپنی بہن سے نہ ملنا۔ درحقیقت وہ گفتگو جسے لارڈ ایلنگھم نے پاس کے کمرہ میں ہونے کی وجہ سے جزوی طور پر سن لیا۔ اور جس کے ان سنے حصوں کو پُر کر کے اس نے استھر ڈی مڈینا کی پاکبازی کے خلاف اپنے دل میں عجیب وغریب شبہات کو جگہ دی۔ دونوں بہنوں کی ملاقات کی ممانعت ہی کے متعلق تھی۔

پھر جب حلف دینے کے بعد استھر روتی ہوئی اپنے والد کے کمرہ میں گئی۔ تو اُسے یاد آیا کہ مجھے چونکہ تحریر کی ممانعت نہیں کی گئی۔ اس لئے بہتر ہو۔ میں اس ذریعہ سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اپنے دلی غم کو بہن کے روبرو ظاہر کر کے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کروں۔ یہی وہ خط تھا جسے لیکر وہ ہولیڈان کے ڈاک خانہ میں پہنچی۔ اور جسے اولڈ ڈیتھ نے دوبارہ نکلوا کر پڑھا۔ اور پھر ڈاک میں ڈال دیا تھا۔ ناظرین اگر اس خط کا مضمون ان تشریحات کی روشنی میں دوبارہ پڑھیں تو انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ خصوصیت سے ٹامر ہی کو مخاطب کر کے لکھا گیا تھا۔ حالانکہ بادی النظر اور ان حالات میں کہ استھر کے خلاف بدگمانی کو دل میں جگہ دی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رنیفورڈ کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے۔

تم اب مسٹر ڈی ٹیبا کے خاندان کی نسبت سارے اسرار کو واضح کر چکے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہمارے ناظرین یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوئے ہونگے۔ کہ استھر نیکی اور پاکبازی کا بہترین نمونہ ہے۔ پس اب ناظرین اس یہودی عورت سے نفرت نہ کیجئے جس میں ایسی نیکیاں موجود ہیں جن کی تقلید عیسائیوں کے لئے بھی موجب فخر ہو سکتی ہیں۔ رنیفورڈ ہرچند کہ اس سینہ سے ذاتی طور پر واقف نہ تھا۔ تاہم وہ اس کی اعلیٰ صفات اور اسکے قابل قدر خصائل کو جانتا اور ان کی قدر کرتا تھا۔ سب سے زیادہ اس کے دل میں اس محبت کیلئے احساس تعریف تھا جو استھر کو اپنی بہن سے تھی۔ چنانچہ اس پہلی ملاقات کے بعد جو لندن میں دونوں بہنوں کے درمیان ہوئی۔ رنیفورڈ نے اس بات کا عہد کر لیا۔ کہ جہانتک ممکن ہو ایسا انتظام ہونا چاہیے۔ کہ ٹامر کے کسی فعل کی وجہ سے استھر کو صدمات و مصیبت نہ ہونا پڑے اسی وجہ سے اس رات کو جب مسٹر ڈانگیس سراغرساں سپاہیوں کو ساتھ لیکر اس کی گرفتاری کے لئے ٹاکس فیلڈس والے مکان میں پہنچا۔ ٹامرین نے ٹامر کو تاکید کر دی تھی۔ کہ اگر میں پکڑا گیا تو مجھ سے ملنے کے لئے ہرگز جیلخانہ میں نہ آنا۔ کیونکہ وہ ڈرتا تھا۔ کہ اگر ایسے موقعہ پر کسی شخص نے جو استھر سے واقف ہو اسے دیکھ لیا۔ تو وہ اسے استھر ہی سمجھے گا۔ لیکن اس کی سزایابی کے بعد ٹامر نے جیکب سمتھ کی معرفت اُسے آخری ملاقات کے لئے کئی التجائی خطوط بھیجے۔ اور آخر کار اس نے پھانسی پانے سے ایک دن پہلے شام کو اس سے الوداعی ملاقات کرنا منظور کیا۔ مگر اس میں بھی یہ شرط لگا دی۔ کہ مجھ سے ملنے آؤگی۔ تو چہرہ کو اچھی طرح نقاب میں چھپا کر آنا۔

جب استھر نے اخبارات میں رنیفورڈ کی گرفتاری کی خبر پڑھی۔ تو اُسے اپنی مصیبت زدہ بہن کے متعلق بہت ہمدردی پیدا ہوئی۔ وہ جانتی تھی۔ کہ اُسے رہزن سے بے حد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

محبت ہے۔ خود استھر بھی اب جذبہ محبت کی لذت سے بے خبر نہ تھی۔ کیونکہ شکیل خوبصورت اور فیاض ارل آف الینگھم کے لئے اس کے اپنے دل میں کچھ عرصہ سے محبت کا احساس پیدا ہو چکا تھا۔ چنانچہ ٹامر نے رہزن کے متعلق اپنے عشق کی جو کیفیت مختلف موقعوں پر اسکے روبرو بیان کی۔ وہ کئی بار استھر کو اپنے موجودہ جذبہ محبت کے سلسلہ میں یاد آتی۔ کچھ شک نہیں۔ کہ استھر کو اس نیکدل امیر کے ساتھ حقیقی عشق پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن یہ محبت پاک تھی۔ اس کے اطوار میں دوشیزگی کی حیا اس حد تک موجود تھی۔ کہ وہ اس جذبہ کا اظہار کسی بھی حالت میں نہ ہونے دیتی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے خود اپنے دل میں اب تک اس محبت کا صحیح طور سے اعتراف نہ کیا تھا۔ اور نہ اس سوال پر غور کیا تھا۔ کہ یہ جذبہ کبھی حقیقت کی صورت اختیار کرے گا وہ جانتی تھی۔ کہ ارل کو لیڈی ہیٹ فیلڈ سے محبت ہے۔ اور وہ اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کئی بار حالت تنہائی میں اسکے منہ سے سرد آہیں نکلا کرتی ہیں۔ لیکن ان کے سبب سے وہ پورے طور پر خبردار نہ تھی۔ باوجود اسکے ایک حقیقی جذبہ اسکے دل میں نشین ہو چکا تھا۔ اگرچہ وہ اسے اپنی معصومیت کی وجہ سے محض دوستی کا جذبہ سمجھتی تھی۔ چونکہ اس کی روح پاک تھی۔ اسلیئے وہ دونوں جذبات کی نوعیت میں امتیاز نہ کرسکتی تھی۔ مگر اس وقت بھی نہیں۔ جب اسکی بہن نے اسکے روبرو اس محبت کی تصویر کھینچکر دکھائی جو اسے اپنے رہزن عاشق کے ساتھ تھی۔ تاہم اب وہ سمجھنے لگی تھی۔ کہ ٹامر کو رینفورڈ سے اس درجہ محبت کیوں ہے یہی وجہ تھی کہ جب اُس نے رینفورڈ کی گرفتاری کی خبر پڑھی۔ تو اس کے دل میں بہن کی خاطر درد کا احساس پیدا ہوا۔ مسٹر ڈی مڈینا بھی جلدی ہی رینفورڈ کی گرفتاری سے خبردار ہو گیا۔ لیکن استھر کی موجودگی میں اس نے کبھی اس واقعہ کا ذکر نہ کیا۔ اس سے پہلے اس نے اس بابت کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ بہنوں کی خط و کتابت کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے۔ لیکن موجودہ حالت میں اس نے اس سلسلہ کے قائم رہنے کا فیصلہ ہی بہتر سمجھا۔ باوجود اپنی فطری سختی کے اس کے دل میں ٹامر کے ساتھ اس مصیبت میں بہت ہمدردی تھی۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ ان مصائب میں اسے اس آسایش سے بھی محروم کیا جائے۔ جو قدرتی طور پر اسے استھر کے خطوط سے حاصل ہو سکتی تھی۔ اس نے استھر کو بلا طلب کچھ روپیہ بھی دیا۔ اور سرسری طور پر اتنا کہا۔ کہ "تمہیں ضرورت ہو۔ تو اس سے ایک نیا پیانو یا کوئی اور چیز خرید لینا" نوجوان دوشیزہ نے روپیہ لیتے ہوئے اپنے والد کا ہاتھ بڑی گرمجوشی سے دبایا۔ کیونکہ اُسے خیال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آیا۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ اگر ضرورت ہو۔ تو اس روپیہ سے ٹامر کی مدد کرنا۔ لیکن استھر نے جس چھٹی میں مالی امداد پیش کی تھی۔ اس کے جواب میں ٹامر نے لکھا۔ کہ "اگرچہ میں رنج و غم کے بوجھ میں دبی ہوئی ہوں۔ تاہم مجھے مفلسی کی شکایت نہیں"

کبھی بار استھر کو یہ خیال آتا۔ کہ شاید آجکل والد مصیبت زدہ ٹامر کے متعلق کوئی کلمہ ہمدردی زبان سے کہیں گے۔ لیکن مسٹر ڈی مڈینا ہمیشہ خاموش ہی رہا۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا۔ کہ استھر خیال کرتی۔ والد کا چہرہ زیادہ فکرمند اور تشویشناک نظر آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی طبیعت میں جذبات مختلفہ کی جدوجہد ہو رہی ہے۔ مگر وقت گذرتا گیا۔ اور مسٹر ڈی مڈینا نے نہ کبھی ٹامر کا نام لیا۔ اور نہ کبھی اس کا ذکر کیا۔ لیکن ایک رات جب استھر کو بہت دیر تک نیند نہ آئی۔ اسے اپنے والد کے کمرے سے جو اسکے اپنے کمرہ سے بالمقابل دوسری جانب واقع تھا۔ کراہنے کی آواز سنائی دی۔ یہ سوچکر مبادا انہیں بیماری کی کوئی تکلیف ہو گئی ہو۔ وہ ننگے پاؤں کمرہ سے نکلی۔ اور دروازہ کے ساتھ کان لگا کر سننے لگی۔ مسٹر ڈی مڈینا بڑے اضطراب کی حالت میں کمرے کے اندر ادھر ادھر پھر رہا تھا۔ اور ذہنی اذیت کی حالت میں اسکے منہ سے باواز بلند یہ کلمات نکل رہے تھے۔ "اے ٹامر۔ ٹامر۔ میری پیاری بیٹی۔ تو کس لئے مجھے چھوڑ کر چلی گئی! خداوندا کیا ایسی مصیبت۔ ۔ ۔ ایسی ذلت۔ ۔ ۔ ایسی بدنامی میرے خاندان کی قسمت میں لکھی تھی! لیکن اگرچہ میں تجھے بےتعلق کر چکا ہوں۔ اگرچہ میں نے مجبور ہو کر تجھے اپنی نور نظر استھر سے ملنے سے روک دیا ہے تاہم میرا دل۔ اے ٹامر از خود تیری طرف کھچا جا رہا ہے۔ کاش میں پھر تجھے نیکی کی راہ پر لا سکتا۔ کاش میں پھر تجھے ویسا ہی خوش و خرم دیکھ سکتا۔ جیسے تو ہوا کرتی تھی۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ ان کے لئے اگر مجھے اپنی ساری دولت سے دست بردار ہو کر مفلسی کی تکالیف بھی برداشت کرنی پڑیں۔ تو پروا نہیں"۔ اسکے بعد دیر تک وقفہ رہا۔ لیکن مسٹر ڈی مڈینا کے بدستور اضطراب کی حالت میں کمرہ کے اندر ٹہلنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ استھر چپ چاپ دروازہ کے ساتھ لگی کھڑی تھی مگر جرأت نہ کر سکتی تھی۔ کہ یہ بات ظاہر ہونے دے۔ میں نے والد کی باتیں سن لی ہیں۔ وہ اپنے کمرہ کو بھی واپس نہ جا سکتی تھی۔ یکایک یہودی نے بڑے جوش کے لہجہ میں۔ کیونکہ بظاہر اپنے خیالات پر غالب آنے کے لئے اسے سخت ذہنی تکلیف برداشت کرنی پڑی تھی۔ چلا کر کہا نہیں ایسا نہ ہوگا۔ ٹامر میں تیری نسبت اپنا فیصلہ صادر کر چکا ہوں۔ میں نے تجھے بےتعلق کر دیا اور اب میں اپنے فیصلہ کو واپس نہیں لے سکتا۔ لیکن اگر وہ شخص جس نے تجھے آوارہ کیا۔ اگر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

انصاف نے اس کی زندگی کا مطالبہ کیا..." یہ کہتے ہوئے یہودی کی آواز میں لکنت سی پیدا ہوگئی۔ ... اور تو اے ٹامر اس دنیا میں تنہا رہ گئی۔ تو اس وقت تیرا نگہدار کون ہوگا؟ تیری مصیبتیں کون دور کرے گا؟ اپنی فاقہ کشی میں تجھے کس کا سہارا حاصل ہوگا؟ یہ ایسی باتیں ہیں جن پر میں غور نہیں کر سکتا!..."

استھر دروازہ کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔ سمجھتی تھی کہ والد سخت رنج کی حالت میں ہیں۔ ایک بار اس نے دروازہ پر دستک دینے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ لیکن پھر اس خیال سے رک گئی۔ کہ اگر میں نے انہیں یہ جاننے کا موقعہ دیا کہ میں ان کے پوشیدہ غم سے واقف ہوں تو ان کی خودداری کو صدمہ پہنچے گا۔ اور وہ خود اپنی نظروں میں ذلت محسوس کرنے لگیں گے۔ اس بات سے اسے ضرور اطمینان حاصل ہو لیا۔ کہ اگرچہ ظاہر میں والد کی طبیعت اتنی سخت ہے اور وہ ٹامر کے ذکر کے وقت اسکے متعلق سرد مہری کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے رینفورڈ کی گرفتاری کے بعد بھی اپنے آپ کو ٹامر کی مصیبتوں سے لاپرواہ ظاہر کیا ہے۔ مگر اس ساری ظاہرداری کی تہ میں ان کے سینہ میں نرم جذبات اور پدرانہ محبت کا اثر باقی ہے۔ مگر وہ ان جذبات پر اس درجہ قادر رہتے ہیں۔ کہ انہیں چہرہ پر ظاہر نہیں ہونے دیتے ان حالات میں استھر نے اپنے والد کے غم کو مقدس سمجھ کر مداخلت نامناسب خیال کی اور اسی طرح دبے پاؤں اپنے کمرہ میں جا کر رات بھر تلخ آنسو بہاتی رہی۔ مگر جو کچھ اس نے سنا اس سے اسے معلوم ہو گیا کہ ٹامر کے لئے باپ کے دل میں ابھی روشنی کی ایک شعاع باقی ہے۔ کیونکہ اس کا اسے اب یقین ہو گیا تھا۔ کہ ٹامر سے والد کو اب بھی محبت ہے۔ اور اس کی یاد ان کے سینہ میں ہمیشہ کے لئے دفن نہیں ہو چکی۔

کچھ شک نہیں۔ کہ اس دل میں تباہ حال اور منزل سعادت سے گری ہوئی ٹامر کی یاد اب بھی موجود تھی۔ جب یہ بات اول مرتبہ استھر کو معلوم ہوئی۔ تو اسکے زخم جگر کے لئے مرہم ثابت ہوئی۔ اسیطرح وقت گذرتا گیا۔ لیکن اس معاملہ کی نسبت مسٹر ڈی ڈیٹا نے اپنی خاموشی برقرار رکھی۔ اگرچہ استھر ہر وقت اس امید میں رہتی تھی۔ کہ میں کسی نہ کسی وقت ان کی زبانی اس بارہ میں کچھ ذکر سن سکوں گی۔ آخر کار مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور رینفرڈ کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ اسوقت اگر استھر کو اس حلف کا پاس نہ ہوتا۔ جو والد نے اسے دے رکھا تھا تو وہ ضرور اپنی بہن کا رنج کم کرنے کے لئے اس کے پاس پہنچتی لیکن موجودہ حالات میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ اسے صرف خطوط کے ذریعہ ہی تشفی دے سکتی تھی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ وہ جذبات جنہیں دل محسوس کرتا ہے۔ زبان قلم انہیں پورے طور سے ادا نہیں کر سکتی۔ ٹامر ان خطوں کا جواب دیتی رہی۔ مگر استھر کو یہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ ان خطوں کی تحریر میں ایک قسم کا سکون پایا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ ڈرتی تھی۔ مبادا یہ ایسا سکون ہو جو انتہائے یاس سے تعلق رکھتا ہے

انہی ایام میں مسٹر ڈی ڈینا نے استھر کو روپیہ کی کچھ اور رقم دی۔ اور کہا۔ تم اسے اپنے اخراجات میں لا سکتی ہو۔ اس وقت اس حسین دوشیزہ نے جبکہ اُس کے دل پر امید و یاس کی سخت جد و جہد ہو رہی تھی۔ والد سے التجا کے لہجہ میں کہا "پیارے ابا۔ خدا کرے مجھے آپکے مدعا کی نسبت غلط فہمی نہ ہوئی ہو۔ آپ جانتے ہیں مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں ہے اور اُسے جس کا میں نام لے سکتی روپیہ سے زیادہ آپ کی معافی درکار ہے" مسٹر ڈی ڈینا نے بڑی جد و جہد کے ساتھ اپنے سکون کو برقرار رکھا۔ لیکن پھر بھی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے بہ نکلے۔ اس نے صرف اتنا کہا "استھر میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔۔۔ میں اُسے سمجھنے کی جرأت نہیں کر سکتا" یہ کہکر وہ اضطراب کی حالت میں کمرہ سے باہر چلا گیا۔ اس اضطراب سے استھر کی امید اور بڑھ گئی اور وہ دیر تک اُن لفظوں پر غور کرتی رہی۔ جو چند دن پیشتر رات کے وقت اپنے والد کی زبانی اُن کے کمرہ سے باہر سُنے تھے۔ پھر جب اس نے رینفورڈ کی گرفتاری کے دن سے اب تک اُن کے طرز عمل کو غور کی نظر سے دیکھا۔ تو وہ ان کے خیالات کو اچھی طرح سمجھنے لگی۔ اس نے اپنے دل میں سوچا۔ کہ اگر میری عزیز بہن الفساد کے مہلک اثر سے اس دنیا میں تنہا اور بے یار و مددگار رہ گئی۔ تو غالباً اسوقت والد اس کی آمد کے لیئے اپنے مکان کا دروازہ کھول دینگے اور اُسے لپٹ۔ ایک بار اپنے سایۂ عاطفت میں لینے کے لیئے آمادہ ہو جائیں گے۔

آخر کار وہ خوفناک دن آ پہنچا۔ جب رینفورڈ کو پھانسی پر لٹکایا جانا تھا۔ اس سے پہلے ہفتہ کے روز ٹامر نے استھر کو ایک خط لکھا جس میں مذکور تھا۔ کہ "میری انتہائی مصیبت کا زمانہ سر پر آ گیا ہے۔ اور میں اگر اس انتہائی رنج و اذیت سے جو میرے مقدر میں لکھی ہے بچ گئی۔ تو اسکی وجہ یہ امید سمجھنی چاہیئے۔ کہ شاید میں جلد یا بدیر پھر تمہارے قریب آ سکونگی۔ یا اس بچہ کی پرورش کا خیال جسے رینفورڈ نے اپنی اولاد کی طرح پالا ہے۔ جس کی پرورش اب مجھی پر منحصر رہتی ہے۔" اس خط میں ٹامر نے یہ بھی لکھا۔ کہ "جبوقت دوشنبہ کی صبح کو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ مہلک وقت گذر چکیگا۔ تو میں لندن سے رخصت ہونے کی تیاری شروع کردوں گی۔ میرا ارادہ ہے۔ امریکہ کو چلی جاؤں۔ اور اپنے رنج و الم کو اس نئی سرزمین میں دفن کردوں۔ وہاں میری زندگی کا سہارا یہ بچہ ہوگا۔ یا یہ امید۔ کہ شاید والد کبھی میری خطائیں معاف کردیں۔ پیاری بہن مجھے دوشنبہ کو تمہارے خط کا انتظار رہے۔ اور میں امید کرتی ہوں۔ تم اس خط میں اسی دائمی محبت کا اقرار کرکے مجھ بدنصیب کے اطمینان کی کوشش کروگی۔ اگرچہ میں سمجھتی ہوں اطمینان اور سکون مجھ سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوچکے ہیں۔ پیاری استھر اپنا خط ایسے طریق پر بھیجنا۔ کہ دوشنبہ کو دس بجے کے قریب مجھے مل جائے۔۔ ۔ بدنصیب بہن کی دعائیں ہمیشہ تمہارے شامل حال رہیں گی "

دوشنبہ کی صبح کو ساڑھے نو بجے کے قریب استھر نے ایک چھٹی قاصد کے ہاتھ ٹامر کے مکان پر جو اب حصہ شہر میں سکونت رکھتی تھی بھیجی۔ کیا یہ بتانے کی ضرورت ہے۔ کہ اس چھٹی میں اس ناقابل فرد دائمی محبت کا بار بار اظہار کیا گیا تھا۔ جو استھر کو اپنی بہن سے تھی۔ ہر قسم کے تسکین بخش کلمات اس چھٹی میں شامل کئے گئے۔ وہ چھٹی قاصد کے ہاتھ بھیجکر استھر و ٹی مدتہ خود اسقدر مضطرب اور بے چین ہوئی۔ کہ فوراً ہی مکان کو واپس نہ آسکی۔ یہ خیال کہ وہ شخص جس سے میری بہن کو انتہا درجہ محبت ہے۔ آج بدنامی کی موت مر چکا ہے۔ اور ٹامر اپنی مصیبتوں کے بوجھ سے دبی ہوئی ہے۔ اتنا غالب تھا کہ استھر اسکے خلاف کامیاب جد وجہد نہ کرسکی۔ بغیر کسی مدعا یا مقصد کے وہ دیر تک بازاروں میں پھرتی رہی۔ ابھی اسی حالت میں تھی۔ کہ کسی نے اسکا نام لے کر بلایا۔ اس نے اس آواز کو پہچان لیا۔ اور سنبھل گئی۔ کیونکہ یہ آواز ایلینا ہم کی تھی۔ جس کے کچھ عرصہ سے گھر سے دور رہنے کی خبر اُسے اس مختصر چھٹی سے ملی تھی۔ جو اس نے قید خانہ سے اسکے والد کے نام لکھی تھی۔

اس کے بعد جو واقعات ظہور میں آئے۔ ناظرین ان سے خبردار رہیں یعنی کس طرح اول اُسے تیزی سے ساتھ لیکر ریڈ لائن سٹریٹ والے مکان میں پہنچا۔۔۔ اس مکان میں جہاں اس کی اپنی بہن ٹامر سے ملاقات ہونیوالی تھی۔ جو صرف چند ہی منٹ بیشتر جیکب سمتھ کی معیت میں وہاں پہنچ چکی تھی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۵۷

معافی کی درخواست

جبکہ وہ واقعات جن کا ذکر گذشتہ سے پیوستہ باب میں کیا گیا ہے۔ ریڈ لائن سٹریٹ والے مکان میں ظہور پذیر ہو رہے تھے مسٹر ڈی میڈینا اپنے مکان کے ایک کمرہ میں حالت اضطراب میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

درحقیقت اسٹمر نے اسکے خیالات اور ارادوں کو معلوم کرنے میں غلطی نہ کی تھی۔ وہ کچھ عرصہ سے اپنے دل میں اس سوال پر بحث کر رہا تھا کہ بحیثیت ایک باپ اور ایک انسان کے کیا میرا یہ فرض نہیں کہ میں اپنی اس بیٹی کو جس پر آسمانی صدمات غیر معمولی شدت کے ساتھ نازل ہوئے ہیں۔ اس کی گذشتہ خطائیں معاف کر دوں؟

اسوقت اسے اپنی مرحوم بیوی کا خیال آیا۔ اور وہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ "اگر آج وہ زندہ ہوتی۔ تو میرے سامنے دوزانو ہو کر خطاوار ٹامر کو معافی دلانے کے لئے ضرور التجا کرتی کیا اس وقت اس کی روح آسمان سے میری طرف التجا کی نظر سے نہیں دیکھتی؟ نہ صرف یہ بلکہ مجھے وہ اس وقت اپنے سامنے دوزانو بیٹھی نظر آتی ہے۔ کیا یہ محض میرا تخیل ہے؟ یقیناً ایسا ہی ہے۔ لیکن بالکل حقیقت کی طرح نظر آتا ہے"

مسٹر ڈی میڈینا کو اسوقت اتنا اضطراب ہوا کہ ایک لمحہ کے لئے اسے اپنی متوفی بیوی ... ویسی ہی حسین اور خوبصورت جیسی وہ عالم شباب میں ہوا کرتی تھی۔ اپنے سامنے دوزانو بیٹھی رحم کی خواستگار نظر آئی۔ لیکن یہ ایک عارضی خیال تھا۔ اور جس وقت اسکا تصور نظروں سے ہٹ گیا۔ تو وہ پھر کشمکش و پیچ اور شبہ کی حالت میں کمرہ کے اندر ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔

وہ چاہتا تھا کہ ٹامر کو واپس بلا لے۔ لیکن دوسری طرف اس بات سے ڈرتا تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے میری اس شہرت پر حرف نہ آئے۔ جو مجھے اپنے استقلال اور قوت فیصلہ کی بدولت حاصل ہے۔ یہ ایک عجیب لیکن یقینی بات ہے۔ کہ اس وقت کبھی جبکہ بہترین خیالات ہمارے دلوں میں پاکیزہ مقاصد کے حصول کے لئے بے چینی پیدا کرتے ہیں۔ دنیاوی خود پسندی کا احساس ہمارے دیاسنگ ... خیالات کو اگر بالکل ہی تلف نہ کرے تو کم از کم طبیعت میں تامل۔ تاخیر اور پریشانی پیدا کر کے اس کی خوبی میں رکاوٹ ضرور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پیدا کر دیتا ہے۔

مسٹر ڈی مڈینا اس کشمکش پیچ اور اضطراب کی حالت میں کمرہ میں ٹہل رہا تھا۔ کہ اُسے صدر دروازہ پر کسی کے زور سے دستک دینے کی آواز سنائی دی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایک نوکر نے حاضر ہو کر اطلاع دی۔ کہ ارل آف اینگھم نشستگاہ میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

یہودی جنٹلمین اپنی طبیعت کو سکون پانے کے لئے اور چہرہ سے اضطراب کے نشان مٹانے کے لئے رُک گیا۔ اسکے بعد زینہ سے اُتر کر نشست کی طرف آیا۔ کمرہ کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے آرتھر کے چہرہ سے اندازہ کیا۔ کہ ارل کی آمد محض ایک سرسری ملاقات کے لئے نہیں بلکہ وہ کسی خاص معاملہ کے لئے آیا ہے۔

مسٹر ڈی مڈینا نے اس سے کہا حضرت آپ ہفتوں دنیا کی نظر سے غایب رہے۔ اور میں اس امر کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ جب مجھے وہ خط ملا۔ جو آپ نے ازراہِ عنایت ایک ماہ پیشتر میرے نام لکھا تھا۔ تو مجھے تشویش پیدا ہو گئی تھی کہ آپ شاید کسی ناگوار کام کے لئے اسطرح یکایک انگلستان سے باہر چلے گئے ہیں؛

ارل نے جواب دیا۔ "بات یہ ہے۔ کہ اس مضمون کا خط جیسا میں نے آپ کو لکھا۔ اس صورت میں ہرگز نہ لکھا جاتا۔ اگر میں پابندیوں سے آزاد ہوتا۔"

اس کے بعد امیر موصوف نے مختصر لفظوں میں چند بدمعاشوں کے ہاتھوں اپنی گرفتاری چار ہفتے کی تکلیف وہ حراست اور انجام کار اپنے فرار کی کیفیت بیان کی۔ ساری داستان سُنکر مسٹر ڈی مڈینا نے اس بدسلوکی پر ناراضگی اور تعجب کا اظہار کیا۔ اور پوچھا۔ "کیا آپ کو معلوم ہوا یہ شرارت کس نیت سے کی گئی تھی؟"

ارل نے جواب دیا۔ "میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میرے دشمن کون تھے۔ اور انہوں نے یہ قابل نفرت کارروائی کس لئے کی۔ لیکن سر دست ہمیں اس گفتگو کو نظر انداز کر دینا چاہئے کیونکہ میں اس وقت ایک اور نہایت ضروری معاملہ کا ذکر کرنے کو حاضر ہوا ہوں۔"

مسٹر ڈی مڈینا نے ارل کو ایک کرسی پر جو آتشدان کے قریب پڑی ہوئی تھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور خود بھی تھوڑے فاصلہ پر بیٹھ گیا۔

ارل نے کہنا شروع کیا۔ "مسٹر ڈی مڈینا میں آپ کے سامنے ایک ایسے شخص کا نام لیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چاہتا ہوں جس سے یقیناً آپ کے دل میں رنجیدہ خیالات پیدا ہونگے۔ لیکن آپ سمجھ سکتے ہیں کوئی خاص ہی مدعا پیش نظر ہے۔ کہ میں ایک ایسی تکلیف دہ گفتگو شروع کرنے لگا ہوں۔ میرا اشارہ ٹامس رینفورڈ کی طرف ہے۔"

یہودی چونکا اور اسکے چہرہ پر افسردگی کے آثار نمودار ہو گئے۔

آرتھر سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہنے لگا۔ "مسٹر ڈی مڈینا میں تسلیم کرتا ہوں۔ اس شخص ٹامس رینفورڈ نے آپ کو بہت ضرر پہنچایا ہے۔ اور میں ہرگز اس کے طرز عمل کی صفائی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

مسٹر ڈی مڈینا نے کہا "مائی لارڈ آپ کی اس بدنصیب شخص سے کیونکر واقفیت ہوئی جواب اس دار فانی میں موجود نہیں۔ انسانیت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ اب اسکے متعلق کسی قسم کا کینہ دل میں نہ رکھا جائے۔۔۔"

ارل نے آگے جھک کر صحیح کلام کرتے ہوئے سنجیدگی کے لہجہ میں دبی زبان سے کہا "مسٹر ڈی مڈینا یہ شخص ٹامس رینفورڈ مرا نہیں زندہ ہے۔"

"زندہ ہے!" مسٹر ڈی مڈینا نے بڑے اضطراب اور تعجب کی حالت میں کہا۔

آرتھر بے صبری سے کہنے لگا۔ "ہاں۔ مگر دیکھئے بڑی آہستگی سے گفتگو کیجئے۔ کیونکہ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔ خدا کے لیئے اپنی طبیعت کو سنبھالئے۔ اور جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ چونکہ نہایت اہم ہے۔ اس لیئے میری گفتگو کو توجہ سے سنتے جایئے۔"

یہودی نے اپنی طبیعت کو سکون پذیر کرکے کہا۔ "مائی لارڈ کہیئے۔ میں سن رہا ہوں۔"

"پہلی بات یہ ہے کہ یہ شخص رینفورڈ ابتک زندہ ہے۔"

"حالانکہ بمشکل ایک گھنٹہ گذرا ہوگا بازاروں میں اسکے پھانسی پانے کی کیفیت بیچنے والے اخبارات فروخت کرتے پھر رہے تھے۔" مسٹر ڈی مڈینا نے بغیر یقینی لہجہ میں کہا۔

ارل کہنے لگا۔ "دونوں باتیں سچی ہیں۔ اسے پھانسی پہ لٹکایا گیا۔ اور اب وہ زندہ بھی ہے۔ جو کچھ اخبار والوں نے چھاپا میں اس کی تردید کرنا نہیں چاہتا۔ مختصر طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ اسے گیلوانک برق کی عجیب و غریب طاقت سے پھر زندہ کر لیا گیا ہے۔"

"کیا یہ ممکن ہے؟" مسٹر ڈی مڈینا نے سخت حیرت زدہ ہو کر کہا۔ "کیا میری قوت سامعہ دھوکہ تو نہیں دیتی؟"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ارل کہنے لگا "میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنے سکون کو برقرار رکھئے۔ کیونکہ ایک ایسی ہی اور عجیب و غریب خبر مجھے آپ سے عرض کرنا ہے۔ جو یہ ہے کہ ٹامس ریفورڈ کا مجھ سے بہت قریبی رشتہ ہے۔"

"آپ سے!۔۔۔ مائی لارڈ آپ سے!" مسٹر ڈی ٹڈینا نے اور زیادہ حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ ہم دونوں کا والد ایک تھا۔ اگرچہ مائیں مختلف تھیں۔ وہ میرا سوتیلا بھائی ہے۔ اور اس کی تصدیق کے کاغذات میرے پاس موجود ہیں۔ اس اتحاد کا ثبوت دینے کے لئے جو مجھے آپ کی ذات پر ہے۔ میں یہ امر بھی آپ پر منکشف کئے دیتا ہوں۔ کہ وہ میرا جائز طور پر پیدا شدہ بڑا بھائی ہے۔ اور سچ پوچھئے تو ارل آف ایلنگھم کا خطاب اسی کی ملکیت ہے۔"

مسٹر ڈی ٹڈینا چند منٹ تک حیرت زدہ ہو کر نوجوان امیر کے چہرہ کی طرف تکتا رہا۔ ایسے اسقدر متعجب ہوا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ اس اطلاع کو سنکر وہ رعشہ براندام ہو گیا ہے۔ ارل نے مختصر لفظوں میں ریفورڈ کی ولادت کی کیفیت بیان کی۔ اور اس کے بعد لیڈی ہیسٹ فیلڈ کا ذکر کئے بغیر بیان کیا۔ کہ "محض اتفاقیہ طور پر ہم دونوں کی ملاقات ہوئی اور اتفاقی امور کے زیر اثر ہی مجھے ان عجیب و غریب حالات کا علم ہوا۔" اس کے ساتھ ہی آرتھر نے ریفورڈ کی اس فیاضی کا ذکر کیا ہے۔ جو اس نے اُن کاغذات سے فایدہ اٹھانے سے انکار کر کے ظاہر کی تھی۔ جن کی بدولت وہ خاندان ایلنگھم کی وسیع اراضی پر قابض اور ارل کے لقب سے ملقب ہو سکتا تھا۔ اور کہا۔ "اس نے وہ کاغذات میرے حوالہ کر دیئے ہیں۔"

مسٹر ڈی ٹڈینا ان واقعات کو سنکر اسقدر متعجب ہوا۔ کہ اب اس کی زبان سے نہ کوئی سوال اور نہ اعتراضی کلمہ نکلتا تھا۔ اسکے بعد ارل نے وہ ساری تجویز جو اس نے ڈاکٹر ٹیبلز کے ساتھ مل کر ٹامس ریفورڈ کو دوبارہ زندہ کرنے کے متعلق سوچی تھی بیان کی۔ اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کا بھی ذکر کیا۔ ختم سخن پر وہ کہنے لگا "اب میرا بھائی بہت دیر سونے کے بعد بیدار ہو چکا ہے۔ اور اگرچہ اسے نقاہت بیحد ہے۔ تاہم کسی قسم کا خطرہ باقی نہیں رہا۔ لیکن میں اس اظہار خوف کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ جو اس نے آہستگی سے اول مرتبہ آنکھیں کھولنے کے بعد واقعات صحیح کو یاد کر کے کیا۔ وہ دیر تک متعجب رہا۔ کہ میں کہاں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوں ۔ اور میرا کیا انجام ہوا ہے ۔ مسٹر ڈی ڈینا یہ ایک نظارہ تھا ۔ جس کی یاد دیکھنے والوں کے حافظہ سے اس وقت بھی نہیں مٹ سکتی ۔ کہ دیوانگی اُن کے باقی سارے قواء کو معطل کردے مگر خیر وہ وقت گذر گیا ۔ اور اب میرا بھائی زندہ ہے ۔ اور وہ اپنی از سر نو پائی ہوئی ہستی سے باخبر ہے ۔"

آخرکار اس طویل خاموشی کو توڑ کر جس کا اظہار اب تک مسٹر ڈی ڈینا کی طرف سے ہوا تھا ۔ اس نے کہا ۔ "میرے پیارے ارل میں نے اپنی زندگی میں بہت سی عجیب و غریب داستانیں سنی ہیں ۔ میں یہ بھی جانتا ہوں ۔ کہ حقیقت بارہا افسانہ سے عجیب تر معلوم ہوتی ہے اور دنیا میں ایسے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں ۔ جن کا خیال بھی کسی فسانہ نویس کو پیدا نہیں ہو سکتا ۔ لیکن ایسی تعجب خیز داستان جو آج آپ نے میرے روبرو بیان کی ۔ اور میں نے سنی کبھی کسی انسان کے کانوں تک نہ پہنچی ہوگی ۔ اگر یہ واقعات کبھی دنیا کو معلوم ہوئے اور کسی افسانہ نگار نے اُن کی بنا پر کوئی داستان لکھی ۔ تو پڑھنے والے جو ان واقعات سے لاعلم ہونگے ضرور کہیں گے ۔ یہ سراسر غیر ممکن ہے ۔ میرے خیال میں اگر کوئی شخص فسانہ لندن کے عنوان سے کتاب لکھے ۔ تو وہ کیسے کیسے عجیب واقعات دنیا کے روبرو پیش کر سکتا ہے لیکن معاف کیجئے ۔ میں نے آپ کا قیمتی وقت اس فضول بحث میں ضایع کیا ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں ۔ آپ نے ابھی بہت سے واقعات بیان کرنے ہیں ۔"

ارل کہنے لگا ۔ "آپ کا خیال درست ہے ۔ لیکن میں چونکہ حتی الامکان اختصار سے کام لینا چاہتا ہوں ۔ اس لئے میں فوراً ہی آپ کو مطلع کرتا ہوں ۔ کہ میں اپنے سوتیلے بھائی کے دور زندگی کے اس افسوسناک حصہ سے بھی باخبر ہوں ۔ جس کا تعلق آپ کی دختر اکبر سے ہے ۔"

یہودی نے اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ۔ "مائی لارڈ فرمایئے میں سن رہا ہوں ۔"

ارل نے کہا ۔ "آج صبح تک مجھے اس بات کا مطلق علم نہ تھا ۔ کہ آپ کی دو بیٹیاں ہیں ۔ جس وقت ڈاکٹر نے ونیفریڈ کی نسبت یہ بیان کیا ۔ کہ اب کوئی خطرہ باقی نہیں ۔ تو میں نے غورث ایک وفادار قاصد کو یہ خوشخبری دیکر اسکی طرف بھیجا ۔ جس سے اسے بے حد محبت ہے اور جو خود بھی اس پر جان نثار کرتی ہے ۔ اس قاصد کے چلے جانے پر مجھے بھی ذرا دیر کے لئے اس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مکان سے باہر آنا پڑا۔ جس میں اب ٹامس رینفورڈ موجود ہے۔ اور اتفاق سے میری ملاقات مس اسمتھ کے ساتھ بازار میں ہوگئی رہیں اُن متنوع واقعات کا ذکر پھر کسی وقت کروں گا جن کے زیر اثر میں آپ کی دختر اسمتھ کو جس کے متعلق اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ نیکی اور پاکیزگی کا فرشتہ ہے۔ وہ عورت سمجھتا رہا جس کا میرے بھائی سے تعلق ہے۔ اس خیال سے کہ رینفورڈ کی سزا کی اطلاع پاکر وہ سخت پریشانی اور رنج کی حالت میں ہوگی۔ اُسے اس بار الم سے سبکدوش کرنے کے خیال سے اور اس نیت سے بھی کہ رینفورڈ جب اول مرتبہ آنکھیں کھولے۔ تو اس کی نگاہ اس پر پڑے۔ جو اُسے دنیا میں سب سے عزیز ہے رمیں اُسے اپنے ساتھ کم وبیش زبردستی اس مکان میں لے گیا جس کا میں پہلے ذکر کرچکا ہوں۔ مجھے یاد نہیں۔ میں نے راستہ میں اسمتھ سے کیسے عجیب وغریب اور بے جوڑ کلمات کہے۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے وہ انہیں سنکر متعجب تھی اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہہ سکی۔ اتفاق دیکھیئے۔ کہ جس قاصد کو میں نے آپ کی بڑی بیٹی کی طرف بھیجا۔ وہ اس اثنا میں اُسے لیکر مکان پہنچ چکا تھا۔ اور اس طرح مجھ سے بے خبری میں دونو بہنوں کو اپنے بھائی کے پاس لانیکا فعل سرزد ہوگیا"

مسٹر ڈی مدینا غصہ اور تعجب کی حالت میں چونک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ "کیا اسمتھ اور ٹامس ایک دوسرے سے ملیں!۔۔۔ پھر جلدی ہی اپنے لہجہ کو المناک کرکے اس نے کہا۔ "افسوس ہے اسمتھ تیرا حلف ٹوٹ گیا!"

ارل زوردار لہجہ میں کہنے لگا۔ مسٹر ڈی مدینا حلف شکنی خود اس کی طرف سے نہیں ہوئی۔ یہ تو ایسا معاملہ ہے۔ گویا آپ نے میرے مکان پر نہ جانیکا عہد کر رکھا ہو۔ اور کوئی زبردستی آپ کو وہاں لے جائے۔ ظاہر ہے۔ اسے آپ کی عہد شکنی نہ سمجھا جائے گا۔ مس ڈی مدینا کو ہرگز اسکا علم نہ تھا۔ کہ میں اسے کدھر لئے جاتا ہوں۔ نہ اُسے یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ مکان میں اس کی کس سے ملاقات ہوگی۔ اُسے ہرگز وہاں اپنی بہن کے موجود ہونیکا علم نہ تھا۔ غلطی اگر سرزد ہوئی۔ تو مجھ سے۔ لیکن" اس نے جلدی ہی نخوت کے لہجہ میں کہا۔ "مسٹر ڈی مدینا آپ جانتے ہیں میں ایسا شخص نہیں ہوں۔ کہ کوئی برا فعل عمداً مجھ سے سرزد ہو۔ آپ کو معلوم ہے۔ کوئی شخص راستی سے کام لیکر کوئی ذلیل فعل مجھ سے منسوب نہیں کرسکتا۔ جس کی بنا پر مجھے شرمسار ہونا پڑے۔ اطمینان رکھئے۔ میں اپنی شہرت نیک نامی یا راست شعاری پر اظہار فخر کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ آپ کا جو خود ہر طرح عزت دار اور راست شعار ہیں۔ یہ اطمینان کرانا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چاہتا ہوں۔ کہ اگر مجھ سے کوئی فعل ایسا سرزد ہوا۔ جس سے آپ کو ناراضگی پیدا ہو سکتی ہے۔ تو میں نے عمداً ایسا نہیں کیا۔ اگرچہ جو کچھ مجھ سے بے خبری میں ہوا۔ اسکے لئے بھی کچھ کم معافی کا خواستگار نہیں ہوں"

یہودی نے ارل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر پدرانہ محبت سے دبایا۔ اور کہنے لگا "میرے نیک دل دوست۔ کون ہے۔ جو آپ سے بری نیت منسوب کرے۔ میرا عقیدہ تو یہ ہے۔ کہ اگر امیر طبقہ کے سبھی لوگ آپکے برابر شریف باطن ہوں۔ اور ان کے جذبات اور احساسات آپ کی طرح بلند ہوں۔ تو اس سے بڑھکر اور کیا چیز ملک کے لئے باعث فخر و عزت ہو سکتی ہے" پھر اس نے ذرا آہستگی کے لہجہ میں کہا "بے شک مجھ سے اپنی نیک نہاد دختر اور فرزند کے متعلق بے انصافی کا اظہار ہوا لیکن خدا ہی تو جانتا ہے۔ ایک نافرمانبردار بیٹی کی حرکت سے خاندان کو بدنام ہوتے دیکھنا کتنا تکلیف دہ اور باعث رنج ہوتا ہے۔ افسوس! میری گمراہ بدنصیب ٹامر" یہ الفاظ کہتے ہوئے یہودی کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے بہنے لگے۔

ارل نے موثر لہجہ میں کہنا شروع کیا "میرے دوست اس دنیا کے بہترین انسان بھی اس قادر مطلق کی نظر میں جو راحم اور رحیم ہے۔ ناچیز گنہگار اور خطاوار ہیں۔ چند منٹ پہلے میں آپ سے اپنی راست شعاری کا ذکر کر رہا تھا۔ مگر اب جو میں اس معاملہ پر غور کرتا ہوں تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ مجھ سے زیادہ خطاوار کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ اس وقت میں نے یہ کلمات اسی لہجہ میں کہے تھے۔ جیسے ہم فانی انسان عام طور پر اپنی عزت اور نیک نامی کو محفوظ رکھنے کے لئے استعمال کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ باوجود اس کے میں تسلیم کرتا ہوں کہ خدا کی نظروں میں میں اوروں سے کم گنہگار نہیں۔ اور میں ہر وقت اسکے باب رحم سے شفاعت کا طلبگار رہوں۔ مسٹر ڈی مڈینا آپ سے بھی میں اس امید شفاعت کی قسم دیکر جو ہر ایک انسان اس خلاق عالم سے اپنے گناہوں کے متعلق رکھتا ہے۔ التجا اور منت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ بخشش اور رحم سے کام لیکر ٹامر کی خطاؤں سے درگذر فرمایئے"

یہ پُر زور اپیل کرتے ہوئے اس وقت اس نوجوان فیاض امیر کے چہرہ پر جوش قلب کے زیر اثر فرشتوں جیسا نور پیدا ہو گیا۔ اس لئے کہ جو کچھ وہ کہہ رہا تھا۔ وہ حقیقت اور راستی پر مبنی تھا۔

مسٹر ڈی مڈینا کچھ عرصہ اس کی طرف توجہ اور تعریف کی نظر سے دیکھا کیا۔ ..

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

…ار اپنی گفتگو کو ختم کر چکا۔ تو یہودی اپنے کمرہ میں اس طرح ٹہلنے لگا۔ گویا اس کی طبیعت میں سخت انتشار پیدا ہو گیا ہے۔

آرتھر بھی اپنی نشست سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ "مسٹر ڈی مڈینا یہ نہ سمجھیے میں اُن قابل نفرت ریاکار شخصوں میں سے ہوں۔ جو کسی بُری نیت سے مقدس ناموں کا حوالہ دیتے اور ذاتی اغراض کے لئے پاک ترین دلایل پیش کیا کرتے ہیں۔ نہیں میں ایسا خود غرض نہیں ہوں اور ریاکاری سے مجھے دلی نفرت ہے۔ یاد رہے۔ قابل پذیر دعا اس شخص کی نہیں ہوتی۔ جو سب سے بلند آواز کے ساتھ اسے دیر تک ادا کرتا ہے۔ اس وقت میں ایک سچے عیسائی کی حیثیت میں آپ سے جو یہودی ہیں۔ اس پاک تعلیم کی بنا پر جو ہمیں سکھاتی ہے۔ کہ خدا نے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمیشہ رحم اور عفو کا سلوک کیا۔ اس رحمت کا حوالہ دے کر جو قادر مطلق نے بنی اسرائیل پہ نازل کی۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ رحم کے اسی پاک جوہر سے کام لیکر آپ بھی اپنی بیٹی کی گذشتہ خطائیں معاف کر دیجئے۔ اور اسے پھر اپنے سایہ عاطفت میں لیں۔"

اب بھی مسٹر مڈینا نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور بدستور کمرہ میں ٹہلتا رہا۔

لارڈ الینگھم نے پھر سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔ "اگر اس وقت آپ کی نیک نہاد بیٹی استھر یہاں موجود ہوتی۔ تو یقین ہے۔ میری التجائیں جتنی بے سود ثابت ہوئی ہیں۔ اسکی درخواست اتنی بے اثر نہ ہوتی۔ اس کیفیت سے جو نائب ٹام نے تھوڑی دیر قبل مجھ سے بیان کی۔ جہاں ایک طرف مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ آپ کی چھوٹی بیٹی کا سلوک بڑی بہن سے کتنا قابل تعریف رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ عورت کا دل اتنا عمیق ہے۔ کہ مرد ہرگز اسکی تہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ صنف نازک کے متعلق میرے خیالات ہمیشہ بلند رہے ہیں لیکن آج مجھ پر ثابت ہو گیا۔ کہ عورت میں کس حد تک فرشتوں کی صفات اور حقیقی آسمانی نیکیاں موجود ہیں۔ مسٹر ڈی مڈینا اگر استھر جیسی میری کوئی بہن ہوتی۔ تو خدا جانتا ہے۔ میں حتی الامکان کبھی اسکی آنکھوں کو پر نم اور اس کے دل کو افسردہ نہ ہونے دیتا۔ میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ آپ کی چھوٹی بیٹی فرشتہ خصلت اور صفات حسنہ کا بہترین نمونہ ہے۔ مسٹر ڈی مڈینا ایک ایسی پاکباز لڑکی ہے۔ جس پر آپ کی ساری قوم کو فخر ہونا چاہیئے۔"

یہودی جو کمرہ میں بے چینی کی حالت میں ٹہل رہا تھا۔ رک گیا۔ اور ارل کا ہاتھ اپنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہاتھ میں لیکر کہنے لگا۔ "مائی لارڈ اگر سفر کا نام یہودیوں کے لئے باعث [illegible] ہو تو

آرچ بشپ آف ایلنگھم کا نام عیسائیوں کے لئے بھی کچھ کم قابل رشک نہیں۔ لیکن اگر یہی ہونا ہے

کہ میں ٹامر کو پھر ایک بار اپنی بیٹی کا درجہ دوں۔ تو میں کس طرح ..."

امیر موصوف نے قطع کلام کر کے کہا۔ "میں آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ غالباً آپ یہ کہنا چاہتے

ہیں۔ کہ میرے بھائی کے متعلق آپ کا سلوک کیا ہونا چاہیئے؟"

یہودی نے اس قسم کا اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آپ سلسلہ کلام کو جاری رکھیں

آرچ بشپ کہنے لگا "میں اعتراف کرتا ہوں۔ کہ یہی مشکل تھوڑی دیر پہلے خود مجھے محسوس ہوئی

تھی۔ میرے بھائی کو آپ کی بیٹی سے بے حد محبت ہے۔ اور خود ٹامر بھی اس پر وارفتہ ہو چکی

ہے۔ دونوں کو جدا کرنا انتہائی ظلم میں داخل ہوگا۔ اور یہ میرے نزدیک نامناسب ہے۔ کہ

آپ اپنی بیٹی کو معاف کر دیں۔ اور وہ آپ کی باخبری میں رینفورڈ کی داشتہ ہو کر رہے۔ مگر

کیا کوئی ذریعہ ایسا نہیں۔ جس سے اس مشکل کو حل کیا جا سکے؟ میں نے اس مکان سے چلتے

وقت ایک تجویز سوچی تھی۔ جو یہ ہے کہ اگر ڈاکٹر لیباز اجازت دیں۔ تو میں بھائی کو ساتھ لیکر

فرانس چلا جاؤنگا۔ اور وہاں سے جسقدر جلد ممکن ہوگا۔ وہ ممالک متحدہ امریکہ کو رخصت ہو جائیگا

اس گفتگو سے جو اس مکان پر ہوئی مجھے معلوم ہوا کہ گرفتاری سے پہلے اس نے ٹامر کے ساتھ

نئی دنیا کو جانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اور اس بارہ میں ان کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔

خیر جس وقت وہ انگلستان سے چلا جائیگا۔ تو میں وزارت کے روبرو معاملہ کے سارے عجیب

و غریب حالات پیش کر کے اس کے لئے معافی حاصل کر لونگا۔ موجودہ حالات میں ہم لوگ کل

رات کو ڈوور کے راستہ فرانس کو رخصت ہو جائینگے۔ مناسب یہ ہے۔ کہ آپ اپنی بیٹیوں

سمیت پیرس پہنچ جائیں۔ اور وہاں سفیر برطانیہ کے گرجا میں ٹامر اور ٹامس رینفورڈ کی شادی

کر دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں یہ شادی چونکہ پروٹسٹنٹ طریق پر ہوگی۔ اسلئے آپ کی نظروں میں

ناکافی ہے۔ لیکن میرے خیال میں دو برائیوں میں کمتر یہی ہے۔ کیونکہ ٹامر اور رینفورڈ میں اس

درجہ محبت ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے کسی حال میں جدا ہونا منظور نہیں کر سکتے۔ یہانتک

کہ اگر رینفورڈ سے جدائی کا سوال ایک طرف ہو۔ اور آپ کی معافی کا دوسری طرف۔ تو ٹامر جدا

نہ ہونے کو آپ کی معافی پر ترجیح دے گی۔ اس طرح پر وہ ایک ایسی حالت میں زندگی بسر کرنے

پر مجبور ہونگے۔ جسے سوسائٹی قابل نفرت سمجھتی ہے۔ اور ان کا رشتہ باہمی کلیسہ کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کی دعا سے محروم رہ جائیگا۔ لیکن میں سوال کرتا ہوں۔ اگر دو دل ایک دوسرے سے وابستہ ہوں اور دونوں ایک دوسرے پر جان نثار کرتے ہوں۔ تو کیا مراسم شادی کا ادا ہونا کوئی خاص اہمیت رکھتا ہے؟ بہتر یہی ہے کہ آپ اپنی بیٹی کی خطا معاف کر کے اُسے پھر اپنے سایہ عاطفت میں لیں۔ اور از خود اُسے اس شخص کے حوالہ کریں۔ جو اس پر سو جان سے فدا ہے۔ اور جس کا سلوک آجتک اسکے ساتھ شادی شدہ شوہر ہی کی طرح رہا ہے۔ رسم شادی اگرچہ پروٹسٹنٹ طریق پر ادا ہوگی تاہم اسکے بعد جو لوگ آپسے اس دوسری بیٹی کے متعلق دریافت کریں۔ آپ انہیں بلا تامل کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ شادی شدہ ہے۔"

مسٹر ڈی مڈینا اپنے آنسو چھپانے کے لئے کھڑکی کی طرف ہو گیا۔ مگر وہ انہیں چھپا نہ سکا اور پھر جبکہ وہ مقدس قطرات اسکے رخساروں پر بہ رہے تھے۔ اس نے کانپتی ہوئی آواز اور شکستہ لہجہ میں کہا۔ "میرے عزیز دوست میں آپ کی بات مانتا ہوں۔ آپ نے مجھے اپنا مطیع کر لیا ہے۔ جس طرح آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہوگا۔"

ارل نے انداز تپاکگذاری کے ساتھ مسٹر ڈی مڈینا کا ہاتھ دبایا۔ اسکی اپنی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ اور وہ کہنے لگا "آئیے پھر تاخیر نہ کیجئے۔"

چنانچہ مسٹر ڈی مڈینا کو ساتھ لے کر وہ اس کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو گیا۔ جو دروازہ پر منتظر تھی۔

باب ۵۸

ملاپ

ریڈ لائین سٹریٹ والے مکان کی خواب گاہ میں ارل آف ایلنگھم کے مسٹر ڈی مڈینا کو ساتھ لے کر واپس آنے کے موقعہ پر جو نظارہ پیش آیا۔ وہ نہایت موثر اور دردناک تھا۔

ان کی آمد سے پیشتر اس کمرہ میں ہفورڈ تکیوں کے سہارے پلنگ پر بیٹھا تھا۔ کیونکہ اُسے ان خطرات کے گذر جانے کے باوجود جو پیش آچکے تھے۔ ابھی انتہا درجہ نقاہت تھی۔ اسکے پہلو میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیئے ٹامر سیاہ ماتمی لباس پہنے کھڑی تھی۔ اگرچہ اب اس اظہار ماتم کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ اور اس ماتمی لباس کے نیچے اسکا دل ناقابل بیان مسرت کیساتھ حرکت کر رہا تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسی پلنگ کے قریب ڈاکٹر لیسلز اور استھر ڈی میڈینا بھی کھڑے تھے۔ اور جیکب سمتھ ایک طرف الگ پرچھا ہوا اپنی پرنم آنکھوں سے فرط استعجاب کی حالت میں اس معجزہ کو دیکھ کر متحیر تھا۔ کہ ایک مردہ شخص کو سائنس کی مدد سے پھر زندہ کر لیا گیا۔ اسکی نگاہوں سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ اس حالت میں ہے۔ جب آنکھیں ایک چیز کو دیکھتی ہیں۔ مگر دل اُسے قبول نہیں کرتا۔

بہرحال سارے حاضرین کے دل خوشی سے معمور تھے۔ خود ڈاکٹر لیسلز اسقدر ہمدردانہ طریق پر ان معاملات میں حصہ لے رہا تھا۔ جس کا اظہار اس سے پیشتر اس کی طرف سے بہت کم ہوا ہوگا۔

یکایک ٹامر نے اپنی بہن کی طرف مخاطب ہو کر ہلکی کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ "کیوں پیاری استھر تمہارے خیال میں لارڈ ایلنگھم کو کامیابی حاصل ہو سکے گی؟ کیا تمہیں اس کی کچھ امید ہے؟"

استھر استقلال کے لہجہ میں کہنے لگی "مجھے اچھی طرح امید ہے۔ لارڈ موصوف نے ایک تجویز پیش کی تھی۔ جس سے والد کے اعتراضات کو بآسانی رفع کیا جا سکتا ہے۔"

رینفورڈ نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا "ٹامر وہ ایسی تجویز ہے۔ جس سے ہماری مفارقت صرف چند روزہ ثابت ہوگی۔"

وہ کہنے لگی "میں تمہیں ایک لمحہ کے لئے بھی چھوڑنا منظور نہ کرتی۔ اگر مجھے اس بات کا یقین نہ دلایا جاتا۔ کہ ہم بہت جلد پھر ایک دوسرے سے مل سکینگے۔"

رینفورڈ نے اسکا ہاتھ ملائمت سے دبایا۔

ڈاکٹر لیسلز کہنے لگا "اگر میرے دوست آرتھر کو مسٹر ڈی میڈینا کے معاملہ میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ تو پھر میں خود کوشش کرونگا۔ اگرچہ یہ بات مجھے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ آرتھر کی فصاحت اگر کسی معاملہ میں اثر پیدا نہ کر سکے۔ تو مجھے اپنی دلیلوں کی کامیابی کی چنداں امید نہیں ہو سکتی۔"

یکایک جیکب سمتھ بولا "سنیئے۔ یہ دروازہ کے کھلنے کی آواز تھی۔"

ڈاکٹر اس لئے باہر کیطرف گیا۔ کہ معلوم کرے۔ کوئی غیر شخص تو مکان میں داخل نہیں ہوا۔ اور دونوں بہنوں نے ایک دوسرے کیطرف اضطراب کی نظر سے دیکھا۔

ڈاکٹر جلدی ہی واپس لوٹ آیا۔ اور خوشی سے دونوں ہاتھ بجا کر کہنے لگا۔ "لیجئے کام ہو گیا"

لیکن قبل اسکے کہ وہ کچھ اور کہہ سکتا۔ یا وہ اپنی خوشی کی وجہ بیان کرتا۔ جو اسوقت اس جیسی مسکین طبیعت کے شخص کی طرف سے ظاہر ہوئی۔ کمرہ کے باہر کسی کے پاؤں کی چاپ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سنائی دی۔ اور ریفورڈ۔ دونوں بہنوں اور جیکب سمتھ نے تشویش کی حالت میں دروازہ کی طرف دیکھنا شروع کیا۔

سب سے آگے لارڈ ایلنگھم کمرہ میں داخل ہوا۔ اس کے چہرہ پر خوشی کی غیر معمولی علامات نمودار تھیں۔ اس کے لمحہ بعد ٹامر اپنے والد سے ملنے کے لئے تیزی سے قدم بڑھاتی دروازہ کیطرف گئی اور فوراً اس سے بغلگیر ہوئی۔

"ابا پیارے ابا۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آپ نے مجھے معاف کر دیا۔ یا آج کی ساری خوشیاں محض ایک خواب ہیں؟" یہ الفاظ تھے جو ٹامر کی زبان سے نکلے۔

مسٹر ڈی مڈینا نے اُسے پدرانہ شفقت سے اپنی چھاتی سے لگاتے ہوئے کہا۔ "میری نورنظر اب زمانۂ ماضی کا ذکر نہ کرو۔" واضح رہے کہ اب جبکہ مسٹر ڈی مڈینا نے اپنی بیٹی کو معاف کر دیا۔ تو اس کے سینہ میں وہ فیاضی اور نرمی جو اس کی فطرت کا جزو تھی۔ پھر غیر معمولی طور پر پیدا ہو گئی۔ استھر سے مخاطب ہو کر وہ کہنے لگا۔ "پیاری استھر تم بھی آ کر اپنے باپ کی خوشی میں حصہ لو۔ کیونکہ آخر کار آج معافی کا دن آیا ہے۔"

وہ نظارہ جو ان بچھڑوں کے ملاپ سے پیدا ہوا بڑا ہی مؤثر تھا۔ ڈاکٹر ایک طرف کو مڑ کر بار بار اپنی عینک کے شیشوں کو پونچھتا تھا۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کی آنکھوں سے بھی بے اختیار آنسو بہہ رہے تھے۔ ریفورڈ اور لارڈ ایلنگھم دونوں فرط خوشی سے آنسو بہا رہے تھے اور جیکب سمتھ بچوں کی طرح سسکیاں لے لے کر روتا تھا۔

آخر کار سارے حاضرین کی طبیعت ذرا سکون پذیر ہوئی۔ اور مسٹر ڈی مڈینا اس پلنگ کی طرف بڑھا جس پر ریفورڈ بیٹھا تھا۔

رہزن کا ہاتھ بڑی گرمجوشی سے اپنے ہاتھ میں لیکر اس نے کہا "مسٹر ریفورڈ۔ تم سے بھی میں یہی کہتا ہوں۔ کہ زمانۂ ماضی کو فراموش کر دو۔ میں تہ دل سے تمہاری خطاؤں سے درگذر کرتا ہوں۔ اور میں یہ معافی اس لئے اور بھی دلی شوق سے دیتا ہوں۔ کہ تمہارا سلوک آجکل میری بیٹی کے ساتھ بہت اچھا رہا ہے۔ اور تم اب اپنی قوم کے مراسم کے مطابق اُس سے شادی کرنے کے لئے آمادہ ہو۔ ان سب باتوں کے علاوہ میں تمہارے شریف النسب بھائی سے جس کی شرافت طبعی اسکی شرافت خاندانی سے بھی زیادہ ہے۔ تمہاری اُس فیاضی کا ذکر سن چکا ہوں۔ جس کا تم نے ثبوت دیا ہے۔ سارے حالات کو پیش نظر رکھ کر میں تمہاری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نیک خصلت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بس جو کچھ میں نے کہنا تھا۔ کہہ دیا۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ میں طبعاً سخت گیر ہوں۔ لیکن معافی کے وقت پوری صاف دلی سے کام لینے پر آمادہ رہتا ہوں۔"

ڈاکٹر ڈیلیسان نے سنجیدگی کے لہجہ میں اپنی آواز دبا کر نوجوان امیر سے کہا۔ "دوست ارل آج میں نے تمہاری اور تمہارے متعلقین کی خدمت گذاری میں جو کوشش کی۔ میں اسکا کچھ بھی صلہ نہیں چاہتا تھا۔ لیکن اس شریف باطن یہودی کے حسن سلوک کو دیکھکر میں اسقدر وارفتہ ہوا ہوں کہ اسکے اندر کسی سچے عیسائی سے بھی زیادہ نیک صفات دیکھ کر مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کسی طرح اس سے کچھ نمونہ حاصل کروں۔ کیا تمہاری رائے میں۔۔۔؟"

ارل مسکرا کر کہنے لگا۔ "ڈاکٹر صاحب اطمینان رکھیئے۔ آپ کی خواہش پوری کر دی جائے گی۔ مگر آپ جانتے یہ وقت ایسا نہیں۔ کہ اس ذکر کو چھیڑا جائے۔"

لیسان بولا "صحیح ہے۔ مگر باوجود اس کے سائنس کے اغراض و مقاصد کو ترقی دینے کا تقاضا ہے۔ کہ۔۔۔"

لارڈ ایلنگھم قطع کلام کر کے کہنے لگا۔ "مہربانی سے اس ذکر کو جانے دیجئے۔ کوئی اس گفتگو کو سن لیگا تو۔۔۔"

اسکے بعد جب سارے حاضرین کی طبیعت پورے طور پر سکون پذیر ہو چکی۔ تو انہوں نے رینفورڈ کے مستقبل کی نسبت مشورہ کرنا شروع کیا۔ جو کچھ بحث ہوئی۔ اسکا نتیجہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ ڈاکٹر لیسان نے چونکہ رینفورڈ کو ہر قسم کے خطرات سے باہر قرار دے دیا تھا۔ اس لیئے اب وہ کہنے لگا۔ کہ "مجھے اجازت دی جائے۔ اب میں حصہ ویسٹ اینڈ میں اپنے مریضوں کی حالت دیکھ آؤں۔ وہ میری عدم موجودگی سے مضطرب اور پریشان ہوں گے۔" مسٹر ڈی مڈینا کے متعلق یہ قرار پایا۔ کہ وہ دونوں بیٹیوں کو ساتھ لیکر مکان کو لوٹ جائے اور ڈوور جا کر لارڈ ایلنگھم اور رینفورڈ کے اس بندرگاہ میں پہنچنے کے وقت تک ان کی روانگی کے لئے جہاز میں نشستوں کا انتظام کرے۔ اس کی عدم موجودگی میں دونوں بہنیں بھی فرانس کے سفر کی تیاری کر لیں۔ مسٹر ڈی مڈینا ڈوور سے واپس آ کر انہیں ساتھ لے جائے اور پھر یہ تینوں لارڈ ایلنگھم اور رینفورڈ کے پیچھے پیچھے فرانس کو رخصت ہوں۔ لارڈ ایلنگھم نے اپنے اوپر یہ فرض لیا۔ کہ جب تک روانگی کا وقت آئے۔ میں رینفورڈ کے پاس ہی ٹھیروں گا۔ جبکہ ہمت نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بھی یہی ارادہ ظاہر کیا۔ کہ میں رٹیڈلائن سٹریٹ والے مکان میں ٹھیرتا ہوں۔ اور اس کے بعد ٹامرین کیساتھ ہی فرانس اور پھر امریکہ کو چلا جاؤنگا۔ کیونکہ اس غریب لڑکے کو حقیقت میں ٹام رین سے بے حد محبت تھی۔ اور رینفورڈ بھی چاہتا تھا۔ کہ میں کسی طرح جلد اس مقام سے دور لے جاؤں۔ جہاں رہ کر وہ طرح طرح کی مصیبتوں اور ترغیبوں میں مبتلا رہ چکا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر لیسیلز اگلے دن رینفورڈ کی حالت دیکھنے کے لئے آنیکا وعدہ کر کے مکان سے رخصت ہوا۔ اور اس کے بعد مسٹر ڈی مینا بھی دونوں بیٹیوں کو ساتھ لے کر چلا گیا۔ ٹام نے اپنے دلدار کو بڑے پر محبت طریق پہ الوداع کہی۔ اور فیصلہ یہ ہوا۔ کہ اب ان دونوں کی اگلی ملاقات پیرس ہی میں ہو۔ کمرہ سے باہر جانے سے پیشتر استھر نے بھی اپنا ہاتھ رینفورڈ کے ہاتھ میں دیا اور اس نے اُسے ادب کے ساتھ لبوں سے لگایا۔

آخر اس کمرہ میں ارل اور جیکب ہی رینفورڈ کے پاس رہ گئے۔ اور ان سے رینفورڈ نے چند ہفتے پیشتر اس مکان میں آنیکے وہ واقعات جن سے ہمارے ناظرین بے خبر نہیں۔ مفصل بیان کئے۔ یہ لکھنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ جب وہ اپنی گہری نیند سے بیدار ہوا۔ اس کے خیالات مجتمع ہوئے۔ اور ٹام کو سامنے کھڑے دیکھکر اُسے جو حیرت ہوئی تھی وہ رفع ہو چکی۔ تو اس نے فوراً یہ پہچان لیا۔ کہ میں کس مکان میں ہوں۔ ڈاکٹر لیسیلز کہ جسے وہ عجیب و غریب واقعات کی اُس قابل یادگار رات کو اسی مکان میں دیکھ چکا تھا۔ اپنا معالج پاکر اُسے فوری خطرہ اور تعجب کا احساس ہوا تھا۔ مگر اس نے اس بارہ میں کامل خاموشی برقرار رکھی۔ اور یہ ظاہر ہونے دیا۔ کہ میں اس مقام کو پہچانتا ہوں۔

لیکن اب جب انہیں نسبتاً کم اہمیت کے معاملات پہ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اور وہ حسینہ جسے وہ ان واقعات کے بیان سے خوفزدہ کرنا نہ چاہتا تھا۔ وہاں سے رخصت ہوگئی۔ تو اس نے ان واقعات کی ساری تفصیلات بیان کرنا شروع کیا۔ جو شب مذکور کو پیش آئے تھے یہاں تک کہ اس نے اس خیال کو بھی پوشیدہ نہ رکھا۔ کہ اولڈ ڈیتھ مر چکا ہے۔ اس طرح پہ لارڈ اینگلہم کو معلوم ہوا۔ کہ رینفورڈ کن حالات میں اس تجربہ گاہ میں پہنچا تھا۔ جہاں ڈاکٹر لیسیلز نے اُسے کھڑے دیکھا۔ اور اسے اول مرتبہ یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ کس طرح میرے سوتیلے بھائی نے اولڈ ڈیتھ سے اپنا ورثہ معہ سود در سود اور اُن کاغذات کے جن میں آنجہانی ارل آف اینگلہم کے الگزینڈریا میں ہیرز سے شادی کرنے کی کیفیت درج تھی حاصل کیا۔ جیکب کو بھی اول مرتبہ اس بات

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کا علم ہوا۔ کہ یہی وہ مکان ہے جسمیں اولڈ ڈیتھ اپنے گودام کو محفوظ رکھتا تھا۔ اور اُسے اُسکی پُر اسرار اور فوری گمشدگی کی وجہ بھی معلوم ہوگئی۔

اس کے بعد آرتھر نے اُن سارے واقعات کی کیفیت بیان کی جو ٹام رین کے زمانۂ حراست میں اُسے پیش آئے تھے۔ یعنی کس طرح اُسے چار ہفتے ایک تہ خانہ میں بند رکھا گیا اور کس لئے اس نے وہ مختصر چٹھی لکھی۔ جو رینفورڈ کو جیلخانہ میں ملی۔ اس نے بدرو کے راستے اپنے فرار کی کیفیت بھی بیان کی۔ اور کہا کہ آج صبح میں نے ڈاکٹر لیسلز کی زبانی جو باتیں سنیں اُن کی وجہ سے مجھے شبہ پیدا ہوگیا ہے۔ کہ مجھے غالباً اسی مکان کے تہ خانہ میں زیر حراست رکھا گیا تھا۔"

لیکن اب ان سارے واقعات کی نسبت کسی قسم کے قیاسات قایم کرنا بے سود تھا اور اہم ترین سوال یہ تھا۔ کہ جب تک رینفورڈ اس مکان میں موجود ہے۔ اُسے غیروں کے داخلہ سے محفوظ رکھا جائے۔

تھوڑی دیر بعد جکیب سمتھ بازار سے کچھ سامان اکل خریدنے گیا۔ رنیفورڈ کی طبیعت اب اس قدر بحال ہوچکی تھی۔ کہ اس نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔

اس طرح وقت گذرتا گیا اور شام ہوگئی۔ اسوقت ٹام رین نے اُس خاموشی کا خاتمہ کرتے ہوئے جس میں وہ تھوڑی دیر کے لئے اونگھنے بھی لگ گیا تھا کسی تازہ خیال کے زیراثر کہا "آرتھر میرے دل میں ایک عجیب خواہش پیدا ہوئی ہے۔ اُمید ہے تم اسے پورا کرنے سے انکار نہ کروگے"

امیر موصوف نے کہا۔ "وہ ایسی ہی کیا بات ہے؟"

ٹام رین بولا "میں شام کا اخبار دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ آیندہ میری ذات سے کسی شاہراہ کو خطرناک ہونیکا موقعہ نہ ملے گا۔ اور نہ میں کسی جرم کا مرتکب بنوں گا۔ ایک رہزن کی حیثیت میں میری زندگی کا خاتمہ آج صبح جیلخانہ کی چھت پر ہوچکا۔ اب آپ دوستوں کی مدد سے مجھے جو نئی زندگی حاصل ہوئی ہے۔ وہ اخلاقی اور طبعی دونوں پہلوؤں سے نئی ہوگی۔ آج سے میں اپنا نیا دور زندگی شروع کرونگا۔ مگر ایسا کرنے سے پیشتر میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ میری گذشتہ زندگی کا خاتمہ کن حالات میں ہوا۔ آخری لمحوں میں میری طرف سے کن جذبات کا اظہار ہوا۔ اور کیا لوگ مجھے بزدل سمجھتے ہیں یا دم آخر میں بھی میرا استقلال قائم رہا؟"

ارل نے ایک لمحہ کے لئے تامل کیا۔ اسکے بعد اس نے جکیب سمتھ کو شام کا کوئی اخبار خرید

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کر لانے کے لیئے بازار کو بھیجدیا جب وہ واپس آیا۔ تو ریفنفرڈ نے پلنگ پر بیٹھے ہوئے اس میں اپنی پھانسی پانے کی کیفیت خود اپنی آنکھوں سے پڑھی مضمون کا عنوان یہ تھا۔

ٹامس ریفنفرڈ کو پھانسی

اس کے بعد اس نے کالم وار سارے مضمون کو کسیقدر بلند آواز سے پڑھا۔ جوں جوں وہ اس کیفیت کو پڑھتا تھا۔ اس کے چہرے سے پر جوش کی سرخی پھیلتی جا رہی تھی مضمون کے چند خاص فقرے اُسے بہت دلچسپ معلوم ہوئے۔ اور انہیں اس نے دلی مسرت سے پڑھا کیا تھا۔۔

جب اُس کے ہاتھ باندھے گئے۔ تو اس نے حیرتناک دلیری کا اظہار کیا۔۔۔ اس کی چال میں اتنا استقلال موجود تھا۔ گویا اُسے معلوم ہی نہ تھا کہ جیسے مقتل کیطرف لیجا رہے ہیں۔۔۔ جیلخانہ کی چھت پر جاتے وقت وہ زینہ پر اس انداز سے چڑھا کہ چال میں ذرا لڑکھڑاہٹ پیدا نہ ہوئی۔۔۔ پھانسی کے تختہ پر بھی اس نے ایسی ہی بے خوف جرات کا اظہار کیا۔۔۔ ایک مرتبہ بھی اس کی طرف سے خوف کا اظہار نہ ہوا۔ یہانتک کہ اس وقت بھی نہیں۔ جبکہ جلاد تختہ کو کھینچنے کے لیئے نیچے اُترا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا۔ اب میری زندگی اور موت کے درمیان صرف ایک ثانیہ کا وقفہ حایل ہے۔۔۔ اس طرح پر اس شخص نے جان دی۔ جس میں اتنی شجاعت اور دلاوری تھی۔ کہ اگر حالات اسے فوجی صیغہ میں ڈالنے کا موجب ہوتے۔ تو اسکی بہادری کی دھوم مچ جاتی۔

ارل اس ساری کیفیت کو سُنکر بڑے جوش کی حالت میں کہنے لگا۔ "بھائی اس دردناک تفصیل کو جانے دو"

ٹام ریفنفرڈ نے اخبار اس کے ہاتھ میں دیدیا۔ اور خود تکیہ پر لیٹ کر کہنے لگا "آرتھر تم اسے جلادو۔ بس میرا استعجاب رفع ہو گیا۔ اور میں اس کیفیت کو دوبارہ پڑھنا نہیں چاہتا۔ معاف کرنا۔ میری اس حرکت سے تمہیں تکلیف پہنچی۔ بہرحال یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اپنے جذبۂ خود پسندی کے زیر اثر اس مضمون کو پڑھا۔ یا اس لیئے اسے پڑھ کر خوش ہوا۔ میں دراصل یہ دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ اخبار والوں نے مجھ سے غیر منصفانہ سلوک تو نہیں کیا۔ کیونکہ بزدلی سے مجھے حقیقی نفرت ہے۔ تم اسے میری کمزوری سمجھو یا کچھ اور۔ بہرحال میں نہیں چاہتا تھا۔ لوگ میرے دم آخر کی کیفیت کو غلط الفاظ میں پیش کریں۔ لیکن خیر یہ مضمون چونکہ تمہارے لیئے رنج دہ ہے۔ اسلیئے اسے نظر انداز کر دو۔ گفتگو کا رخ بدلنے کے لیئے میں تمہیں وہ تجاویز بتاتا ہوں۔ جو میں نے زمانہ آیندہ کے متعلق سوچی ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ میری یہ خواہشیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پوری ہونگی یا نہیں ۔ بہرحال میری آرزو یہ ہے ۔ کہ وہ پوری ہوں "

آرتھر نے اخبار کو اس لیمپ کی مدد سے جو میز پر جل رہا تھا ۔ جلا دیا تھا ۔ اس کے جلتے ہوئے کاغذ کو پاؤں سے کچل کر اس نے اپنی کرسی پلنگ کی طرف بڑھائی ۔ اور اپنے سوتیلے بھائی کی گفتگو کو توجہ سے سننے کے لئے آمادہ ہو گیا ۔

جیکب سمتھ بھی آگے کو جھک کر ان لفظوں کو بڑی توجہ سے سننے لگا ۔ جو رینفورڈ کی زبان سے نکلنے کو تھے ۔

رینفورڈ کہنے لگا " میں دوپہر سے اس سوچ میں ہوں ۔ کہ جو خطائیں مجھ سے میری گذشتہ زندگی میں سرزد ہوئیں ۔ ان کی موجودہ زندگی میں تلافی کرنا میرا پہلا فرض ہے ۔ لیکن میں ایسے لوگوں میں سے نہیں ہوں جو دلی خاہش کر دنیا میں نیک نامی اور عاقبت میں شفاعت حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں ۔ نہیں میرے خیالات اس سے مختلف ہیں ۔ میرا عقیدہ یہ ہے ۔ کہ ایک نیک کام دس ہزار عبادتوں سے بہتر ہے ۔ اسلئے کہ اسکا فایدہ فوراً ہی بنی نوع انسان کو پہنچتا ہے ۔ اور جو کام خلقت کی بہتری کے لئے کیا جائے ۔ اُسے وہ قادر مطلق بھی ضرور پسند کرتا ہے ۔ پس میں یہ سوچ رہا ہوں ۔ کہ جس شخص کو آزادی جیسی نعمت حاصل ہے ۔ وہ کیوں نہ اپنا وقت فرصت اُن لوگوں کی تلاش میں صرف کرے ۔ جو غریب اور مصیبت زدہ ہیں اور جو انقلاب زمانہ یا خود اپنی خطاؤں سے ہی قعر ضلالت میں گر چکے ہیں ۔ اگر وہ حالات کے زیر اثر مبتلائے مصیبت ہوں ۔ تو ان کی مدد کرنا ایک قابل تعریف فعل ہے ۔ لیکن اُن لوگوں کو راستی پر لانا جو خود گمراہ ہو چکے ہیں ۔ اور بھی زیادہ دل خوش کن ہے ۔ جو شخص گناہ کا راستہ اختیار کر چکا ہے ۔ جو برے کاموں میں پڑ کر جرائم پیشہ بن گیا ہے ۔ اسے اگر دیانتداری سے روزی کمانے پر آمادہ کیا جا سکے ۔ تو اسکے برابر نیک کام اور کیا ہو سکتا ہے "

" کچھ شک نہیں ۔ آپکا خیال نہایت مبارک ہے " جیکب سمتھ نے کہا ۔ اور اسکے ساتھ ہی اُسے اپنی انقلاب آمیز زندگی کے سارے حالات یاد آ گئے ۔

رینفورڈ سلسلہ کلام کو جاری رکھ کر کہنے لگا " میں یہ بھی سوچ رہا ہوں خصوصاً اس وقت سے جبکہ میں نے اس نیک نہاد لڑکے کی سرگذشت سُنی ہے ۔ جو محض حالات کے زیر اثر بدی پر راغب ہوا ۔ اور جس نے باوجود ہر قسم کی سختی ۔ افلاس اور مصیبت کے اپنی توبہ کو برقرار رکھا کہ سوسائٹی نے جو سخت طریقے ان لوگوں کی اصلاح کے لئے اختیار کر رکھے ہیں جنہیں وہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گمراہ اور مجرم سمجھتی ہے۔ وہ کسقدر غلط ہیں۔ حامی اصلاح شخص یہ نہیں چاہتا۔ کہ مجرموں کی اصلاح انہیں جیلخانہ میں داخل کرکے کرے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے یہ کوشش بے سود ہوگی۔ پھر سوال یہ ہے کہ اسکے کام کا آغاز کہاں ہو؟ اسکے متعلق میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ کوئی شخص اس زندگی پر جو خلاف طریق فطرت ہو۔ عرصۂ دراز تک بخوشی کاربند نہیں رہ سکتا۔ دغا۔ فریب۔ جرم اور ریاکاری کی زندگی طبیعت میں ایک طرح کا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ جو عموماً عارضی ثابت ہوتا ہے۔ اور جو لوگ جو ان راستوں پر چلتے ہیں۔ اکثر حالتوں میں تھوڑا ہی عرصہ بعد اس بات کے خواہاں ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم کوئی ایسا طریق زندگی اختیار کریں۔ جس میں ہر وقت خطرات کا سامنا نہ ہو۔ معاملہ کے اخلاقی پہلو کو جانے دیجئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ نوے فیصدی ایسے لوگ جو سب سے زیادہ مغلظات بکتے آوارہ نظر آتے اور جرم کی راہ پر چلتے ہیں۔ جن کے ضمیر میں اسقدر خوف سما جاتا ہے۔ کہ انہیں ہر جگہ سایہ میں پولیس کے آدمی کھڑے نظر آتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کا حامی کار ہو۔ تو خوشی سے ایسی زندگی کو ترک کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ میں اپنا مطلب واضح کرنے کے لئے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ عام طور پر آئرلینڈ والوں کی بہت مذمت کی جاتی ہے اور لوگ کہتے ہیں۔ انہیں اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں اور افلاس ہی میں مزا آتا ہے۔ اور اگر ان پر تہذیب بخش اثرات ڈالے جائیں تو بے سود ثابت ہوتے ہیں۔ مگر انگلستان میں جو آئرش مزدور موجود ہیں۔ ان کی حالت کو دیکھو۔ انہیں کافی کام ملتا ہے۔ معقول اجرت دی جاتی ہے۔ اور وہ سیاسی جوش و خروش کی زندگی سے دور رہتے ہیں۔ پھر کیا ایسے لوگ کم محبت کرنے والے ہیں؟ کیا ان میں کاہلی کا وجود نظر آتا ہے؟ کیا ان کو چیتھڑوں اور افلاس میں لطف حاصل ہوتا ہے؟ بالکل نہیں۔ اسی طرح سمجھ لو۔ کہ مجرم بہ حیثیت مجموعی جرائم۔ جیلخانوں اور ہر وقت کے خطرات کا مقابلہ کرنے کے شائق نہیں۔ اگر کسی چور یا نقب زن کو ان حالات اور واقعات سے دور کر دیا جائے۔ جن کی الجھن سے وہ خود نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر اس کی معاشرت کا بہتر انتظام کر دیا جائے۔ اور اس کے لئے ایسے حالات مہیا کئے جائیں۔ کہ وہ اپنی نیک چلنی کو پھر بحال کرے۔ تو نوے فیصدی حالتوں میں اس کا اصلاح پذیر ہونا ممکنات سے ہے اس میں شک نہیں کہ ہر قاعدہ میں مستثنیات ہوتے ہیں۔ لیکن جو کیفیتیں میں نے دیکھی اور سنی ہیں۔ ان کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں نے بیان کیا۔ وہ قاعدہ ہے مستثنے نہیں ہیں ان باتوں کو پیش نظر رکھ کر میں پھر اسی خیال کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ جو سب سے پہلے میں نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ظاہر کیا تھا۔ یعنی یہ کہ اگر کوئی شخص نہ صرف دیانتدار غریب لوگوں کے مکانوں پر جائے۔ بلکہ مجرموں گنہگاروں اور خطا واروں سے بھی ملے۔ یہاں تک کہ قیدیوں سے اُن کے جیلخانوں میں ملاقات کرے۔ تو وہ بہت کچھ بہتری پیدا کرسکتا ہے۔ تمہیں میری زبانی یہ باتیں سنکر تعجب تو ضرور ہوگا۔۔"

لارڈ الینگہم غیرمعمولی خوشی کے لہجہ میں کہنے لگا۔" بھائی میں تمہارے ان خیالات کو سُن کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اور جسقدر دلیلیں تم نے پیش کی ہیں۔ اُن کی قدر کرتا ہوں۔ میں خود محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہمارے قوانین میں اصلاحی عنصر کم ہے۔ اور سزا کا حصہ غالب۔ لیکن یہ ہمارے قانون سازوں کا فرض ہے۔ کہ وہ مجرم کو سزا دہی کے ذریعہ جرم کی زندگی پر اور زیادہ آمادہ کرنے کی بجائے اس کی اصلاح کا کوئی انتظام کریں۔ اور ایسے طریقے سوچیں۔ جن سے جرم کا وجود دنیا سے ناپید ہو جائے۔"

ٹام رین خوش ہو کر بولا "پیارے بھائی تمہاری زبان سے اپنے خیالات کی تصدیق اور تائید سنکر مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کیا تم خود انگلستان کے قانون ساز نہیں ہو سکتے۔ امیر ابن امیر کی حیثیت میں قانون سازی تمہارے ورثہ میں شامل ہے۔ اور تم پر لازم ہے۔ کہ ملک کے لئے اپنے فرض کو اچھی طرح پورا کرو۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اگر تم اپنی ذہانت، قابلیت اور محنت سے اس سوال پر توجہ دو۔ تو تمہارا نام دنیا میں اتنا مشہور ہو جائے گا۔ کہ لوگ تا ابد اسے تعریف اور پرستش کی نظر سے دیکھا کریں گے۔"

آرتھر سنجیدگی کے لہجہ میں کہنے لگا۔ "ٹامس اطمینان رکھو۔ تمہارے یہ الفاظ بیکار ثابت نہ ہونگے"

ربیفورڈ ارل کی طرف پر معنی نظر ڈال کر کہنے لگا۔ "میں ایک غریب آدمی ہوں۔ اور ہمیشہ اسی طرح غریب اور گمنام رہنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نے اس بات کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ کہ دنیا کے کسی اور حصہ میں جا کر میں اپنی گذشتہ خطاؤں سے توبہ کرنے کے ثبوت میں اس معاملہ میں حتی الامکان کوشش کرونگا۔ اگر میں امریکہ میں بہ حفاظت پہنچ گیا۔ تو اپنی ان تجاویز کو وہاں کسی حد تک عملی صورت میں لانے کی کوشش کرونگا۔ اور یقین ہے کہ مجھے اپنی امید میں بڑی حد تک کامیابی حاصل ہوگی[1]"

---

[1] مسٹر برینڈن نے مسٹر ہالڈ کی کتاب افلاس۔ گداگری اور جرم کے شروع میں ایک دلچسپ تمہید لکھی ہے جس میں منجملہ اور باتوں کے حسب ذیل فقرات بھی درج ہیں۔

یہ بات عام طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔ کہ غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں ذہن انسانی نیکی کی بجائے بدی کی طرف بآسانی راغب ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ کہ ہر قسم کے اثرات کے مارے سے خارج

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جیکب سمتھ کی طبیعت بھی اس شخص کے جوش قلبی سے جو خود کسی زمانہ میں ایک قانون شکن رہزن تھا۔ مگر جس کے خیالات ہمیشہ بلند تھے۔ اور جس نے اب حالات کے زیر اثر اپنی گذشتہ خطاؤں کی تلافی کا وہ طریقہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ متاثر ہو گئی۔ چنانچہ وہ کہنے لگا۔ "اس میں شک کی گنجایش نہیں"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۴) قاتل سے لیکر اس آوارہ مزاج ملازم تک جو اپنے آقا کی عدم موجودگی میں جو کچھ نقدی ہاتھ لگے۔ لے اڑتا ہے۔ ہر طبقہ کے جاہل مجرم برے خیالات اور جرایم کی کسقدر اشاعت کرتے ہیں۔ ان کے اس رجحان میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان میں اکثر بیکار اور اخلاقی تعلیم سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ کاہل طبقہ کے لوگ یا جرم کے دور زندگی کے مبتدی خواہ وہ بالغ ہوں یا نوعمر بڑے شوق سے ان معرکوں کی کیفیت سنتے ہیں جنہیں ان کے روبرو عمر رسیدہ یا پختہ کار مجرم بیان کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ اگر چند مجرموں میں ایک دوسرے سے اپنے کاموں کی نسبت گفتگو ہو یا ایک دوسرے کو کسی معاملہ پر ہدایات دے۔ یا کوئی نئی تجویز اس قسم کی بتائے۔ کہ زمانہ حراست کے بعد تم نے فلاں کام شروع کرنا۔ تو ایسی گفتگو کا معصوم دلوں پر برا اثر پیدا ہونا قدرتی امر ہے۔ نیکی۔ گناہ کی تعلیم کا زیادہ عرصہ تک مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ ان کیفیتوں میں پرلطف زندگی کے ایسے دلخوش کن مناظر پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ناقابل اصلاح مجرم معصوم طبیعتوں کو یہاں تک اکساتے ہیں۔ کہ وہ بہت جلد ان کی تقلید پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ چونکہ جاہل طبقہ میں اخلاقی تعلیم عنقا ہے۔ اسلئے ایسے لوگوں کی طبیعتیں استقلال کے جوہر سے عموماً خالی ہوتی ہیں۔ ان کے لئے جرم کا آغاز کرنا ایک سہل امر ہے۔ اور اسکے بعد جیلخانہ کی صحبت میں ان کا جرم کی زندگی میں بہت جلد آگے قدم بڑھائے جانا ایک معمولی بات ہے۔ یہی اثر موجودہ انتظامات کا ہے۔ اور ان کی موجودگی میں کسی مجرم کا اصلاح پذیر ہونا آسان نہیں ہے کچھ عرصہ پیشتر ایک کتاب "جیمز ہارڈی واز کے خود نوشت سوانحعمری" کے نام سے چھپی تھی۔ جسکا مضمون سے پایا جاتا ہے کسطرح لوگ خطرناک جرائم کی تعلیم جیلخانوں میں حاصل کرتے ہیں۔

واز باانتظام طریق پر جوہریوں کی دوکانوں میں چوری کرتا تھا۔ اور کوئی قابل ذکر جوہری اس کے وار سے نہ بچا۔ آخر کار اسے دیک سونے کی بنی ہوئی گلاس کی ڈبیہ کی چوری میں گرفتار کر کے جیلخانہ نیوگیٹ میں بھیج دیا گیا۔ یہاں پر اسکی دو بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔ جو اس پیشہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور انہیں بھی چوری جرم میں ہی وہاں بھیجا گیا تھا۔ واز کو ان کی گفتگو سے معلوم ہوا۔ کہ ابھی کئی دوکانیں ہیں جو ان کی نظر سے بچ گئیں۔ وجہ یہ تھی۔ کہ یا تو وہ دوکاندار اپنی چیزیں سجا کر نہ رکھتے تھے۔ یا ان کی دوکانیں ایسی گلیوں میں واقع تھیں۔ جہاں کسی کو ان کا خیال نہیں ہو سکتا۔ واز خود لکھتا ہے۔ "کہ اگرچہ مجھے رہائی کی بہت کم امید تھی تاہم ہمارے درمیان یہ فیصلہ ہو گیا۔ کہ اگر میں رہا ہو گیا۔ تو میں ضرور ان جوہریوں کی دوکانوں میں جاؤنگا" اور میں نے اپنے دوستوں سے وعدہ کیا۔ کہ انہوں نے مجھے جو مفید واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ اس کا معاوضہ ضرور ادا کروں گا" چنانچہ اسے بازار پکاڈلی کے ایک جوہری مسٹر بلیچر کا پتہ دیا گیا۔ یہ شخص جیلخانہ سے رہا ہوا۔ تو اس نے ان دوکانوں کو لوٹا۔ جو اسے بتائی گئی تھیں۔ اور حسب وعدہ ان دونوں بھائیوں کو جیلخانہ میں ان کا معاوضہ پہنچا دیا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لارڈ ایلنگھم نے کہا "مفلسی سارے جرائم کا ماخذ ہے۔ لیکن بہت سے لوگ صرف اپنی کاہلی کی وجہ سے غریب رہتے ہیں۔ ایسے شخصوں کی اصلاح کس طرح ہوسکتی ہے۔ میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہوگا۔ کہ انہیں تعلیم دے کر صنعت و حرفت کی قدر و قیمت سے واقف کیا جائے۔ اس صورت میں وہ دوسروں کی امداد سے مستغنی ہو جائیں گے۔ اگر کسی بچہ سے کوئی خطا سرزد ہو تو لوگ کہدیا کرتے ہیں وہ ناواقف تھا۔ مگر سچ پوچھو تو جاہل طبقہ کے لوگ بھی صحیح اور غلط اصول سے اسی قدر بے خبر ہیں۔ جیسے کوئی نوعمر بچہ۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ عوام کو نہ صرف مذہبی بلکہ دنیاوی[۱] تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے"

[۱] مسٹر برینڈن نے اسی دیباچہ میں جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ افلاس جرم کے سب سے بڑے اسباب میں سے ایک ہے۔ اس سے چھوٹے درجہ کے جرائم کا آغاز ہوتا ہے۔ خصوصاً ان حالتوں میں کہ انسان کا کنبہ بہت بڑا اور روز افزوں ہو۔ اور وہ اس کی ضروریات کو پورا نہ کر سکے۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو فطرتاً کاہل اور محنت مزدوری سے متنفر رہتے ہیں۔ ایسے آدمی زیادہ سے زیادہ اسی قدر محنت کرتے ہیں جس سے ان کا پیٹ بھر جائے۔ باقی اخراجات کے لئے وہ جرائم پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں انہیں شراب نوشی کے تباہ کن اثرات سے بہت مدد ملتی ہے۔ ایسے شخصوں کے لئے ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ کاروبار کی کمی یا شخصی کمزوری یا بیماری کی وجہ سے ملازمت نہیں ملتی۔ ایسے موقعوں پر جب شخص مذکور کو فاقہ کشی کا سامنا ہو۔ شراب میسر نہ آسکے۔ اور اس گھر سے بھی جواب ملے جہاں وہ اب تک عزت سے کی زندگی بسر کرتا رہا تھا تو اس پر نیم دیوانگی کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ ایسے موقعوں پر اسکے پرانے صحبتی اُسے طرح طرح کے بُرے مشورے دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ترغیب میں آکر برائیوں پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو ہر قسم کی مشکلات میں جد و جہد کو ہاتھ سے نہیں دیتے۔ ایسے شخصوں کو بڑی مشکل سے اتنی ملازمت میسر آتی ہے۔ کہ اس کے باوجود وہ فاقہ کشی کو دور نہیں کر سکتے۔ پھر جب وہ اپنے بیوی بچوں کو جنہیں وہ جان سے بھی عزیز سمجھتے ہیں۔ نیم گرسنہ حالت میں دیکھتے ہیں۔ تو اگر وہ بلکتے ہوئے بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے کہیں سے کھانے کی کوئی چیز چرا لائیں۔ تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ یہ یاد رہے کہ پدرانہ محبت کا جذبہ بہت زبردست ہوتا ہے۔ جو کام انسان اپنے لئے کرنا منظور نہیں کرتا۔ بچوں کی خاطر کر گذرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود اونچے خیالات رکھنے کے کئی لوگ حالات کے زیر اثر اولاد کی خاطر چوری کرتے ہیں۔ قانون ایسے شخصوں کو اس جیلخانہ میں بھیجتا ہے۔ جہاں طرح طرح کے بدمعاش۔ آوارہ اور جرایم پیشہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔ وہی لوگ اب ان کے معلم بنتے ہیں۔ ایک جرم کے بعد دوسرا شروع ہوتا ہے۔ اور یہ سلسلہ یہاں تک ترقی کر جاتا ہے۔ کہ وہ شخص جو کبھی جرم کے نام سے خوف کھاتا تھا۔ پیشہ ور مجرم ہو جاتا ہے۔ ایسے شخصوں کو بحالت قید بھی پیشہ ور لوگوں سے جدا رکھا جاتا۔ تو یقیناً ان کی حالت اصلاح پذیر ہو جاتی۔

اس جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ صغر سنی کی شادی افلاس کو بہت مدد دیتی ہے۔ اور یہی خرابی مزدور پیشہ لوگوں میں غیر معمولی طور پر بڑھی ہوئی دیکھی جاتی ہے۔ ایسے لوگ جلدی ہی اتنا کنبہ بڑھا لیتے ہیں جس کی وہ پرورش نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر گریوال نے ایک نہایت عجیب جدول تیار کیا تھا جس سے معلوم ہوتا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ریفنورڈ کہنے لگا "یہ فرض تمہارا ہے۔ کہ ان عظیم اور دلچسپ مسایل کو انگلستان کی پارلیمنٹ میں پیش کرو۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے لئے آیندہ نسلیں تمہارے نام کی عزت کرتی رہینگی"۔

آرتھر نے کہا "میں سمجھتا ہوں۔ اس کام کا اثر کتنا دلفریب ہوگا۔ لیکن اطمینان رکھو۔ میں نے اس بارہ میں جو تجویز سوچی ہے۔ اُسے میں کسی ذاتی شہرت کی خاطر اختیار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ مگر پیارے ٹامس میرے خیال میں یہ طویل بحث تمہارے لئے جو پہلے ہی بہت کمزور ہو مضر ثابت ہوگی۔ اس لئے ہمیں سردست اس مضمون کو نظرانداز کرنا چاہیئے رات بہت جا چکی ہے۔ تم اب آرام کرو۔ میں اور جیکب تمہاری نگرانی کے لئے اس کمرہ میں رہینگے"۔

ریفنورڈ نے اپنے بھائی کا ہاتھ دبایا۔ اور اطمینان سے لیٹ گیا۔ قریباً دس منٹ کے عرصہ میں وہ بے خبر ہو کر سو گیا تھا۔

ارل آف الینگھم پلنگ کے سرہانے بیٹھا اور جیکب پائنتی کے قریب ایک سٹول پر۔ دونوں بالکل خاموش تھے۔

ارل نے گھڑی نکال کر دیکھی تو معلوم ہوا ساڑھے دس بج چکے ہیں۔ میز پر لیمپ جل رہا تھا یکایک کسی کے پاؤں کی بھاری چاپ اس طرح سنائی دی۔ گویا کوئی زینہ پر چڑھ رہا ہو۔

لارڈ الینگھم نے اس آواز کو سن کر ہونٹوں پر انگلی رکھلی جس سے مطلب یہ تھا کہ جیکب سمجھ جائے بالکل خاموش رہے۔ اور اس نے لیمپ کو بھی گُل کر دیا۔ اس کے لمحہ بھر بعد ایسی آواز آئی۔ گویا کوئی شخص نیچے سے چور دروازہ کو کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آرتھر اس میں بھی مانع ہونا نہ چاہتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر اُس شخص یا اُن اشخاص کو جو اندر آنا چاہتے ہیں۔ اس راستہ سے روکا گیا۔ تو وہ صدر دروازہ کی راہ سے داخل ہونے کی کوشش کرینگے۔ پس اس نے یہی بہتر سمجھا۔ کہ جو شخص مکان میں داخل ہو کر میری تجاویز میں مانع ہونا چاہتا ہے اُسے اسی مکان کے اندر محصور کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ فیصلہ اس دوراندیش اور بہادر امیر نے ایک لمحہ میں کر لیا۔

لیکن اتنے ہی میں چور دروازہ کے بڑی آہستگی سے کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر اس شخص نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۰۴) ہے۔ مزید رپورٹ لوگ عام طور پر کس عمر میں شادی کرتے ہیں۔ یہ اعداد انہوں نے شفاخانہ زچگی کی بنا پر مرتب کئے تھے جن میں اکثر نچلے درطبقہ عورتوں کا داخلہ ہوتا تھا۔ ان اعداد کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ خرابی کس حد تک بڑھی ہوئی ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو نیچے سے چڑھ رہا تھا۔ اپنا بازو باہر نکال کر اُس قالین کو جو اوپر بچھا ہوا تھا۔ پرے ہٹایا۔ اسکے ساتھ ہی چور دروازہ سے روشنی نمودار ہوئی۔ کیونکہ آنے والے کے ہاتھ میں ایک لیمپ تھا ادھر ارل اور جیکب سمتھ دونوں بالکل خاموش بیٹھے رہے۔ اول الذکر اس آنے والی آزمایش کے لئے ہر طرح تیار اور مستقل مزاج تھا۔ اور آخر الذکر رینفورڈ کی خاطر کسی طرح کے اندیشے دل میں لئے شش و پنج کی حالت میں تھا۔ رینفورڈ جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے۔ بے خبری کی حالت میں سو رہا تھا۔

آنے والے نے تقریباً ایک منٹ کے عرصہ میں قالین کو چور دروازہ سے پرے ہٹایا اسکے بعد لیمپ کو بائیں ہاتھ میں لیکر اس نے نیم باز چور دروازہ کو اپنے سر اور شانوں سے اوپر کو اٹھائے رکھا۔ اور اپنا دایاں ہاتھ باہر نکال کر وہ اوپر کو نکلنے لگا۔ اب لارڈ ایلنگھم کو اطمینان ہو گیا تھا۔ کہ آنے والا صرف ایک ہی شخص ہے۔

جس وقت وہ چور دروازہ سے باہر نکلا۔ تو لارڈ ایلنگھم نے لیمپ اس کے ہاتھ سے گرا دیا۔ اور اس کے گریبان کو مضبوط پکڑ کر کہنے لگا "خاموش! ورنہ جان سے مار ڈالونگا"

شخص مذکور کے منہ سے کراہنے کی سی آواز نکلی۔ اسکے سوا اس نے اور کچھ نہ کہا۔

اس کے بعد خیال کی تیزی کے ساتھ ایسی طاقت سے کام لیا جس سے خود ارل کو حیرت ہوتی تھی۔ وہ اُسے کھینچتا ہوا ایک طرف کو لے چلا۔

لیمپ گُل ہونے کی وجہ سے سارے واقعات بالکل تاریکی میں ہوئے تھے۔ آخر بڑی پھرتی اور استقلال کے ساتھ شخص مذکور کو کھینچتا ہوا تجربہ گاہ کی طرف چلا۔ اور اس نے اپنی گرفت ڈھیلے بغیر اس نے آواز دی "جیکب لیمپ جلا کر ادھر لے آؤ"

"جیکب! پریشان حال ہوا۔ دشمن حیرت زدہ ہو کر کہا جیکب!"

ارل چلا کر کہنے لگا "جیکب! ایسا نہ ہو میں تم پر بھی شبہ کرنے لگوں۔ البتہ اگر تمہارا ارادہ ضرر پہنچانے کا نہیں ہے تو اطمینان رکھو تمہارے بیٹے کی جان کا خطرہ نہیں"

یہ الفاظ اس کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ جیکب سمتھ لیمپ روشن کر کے تجربہ گاہ میں داخل ہوا۔ اس نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ ارل کا اس شخص کو تاریکی میں اس کمرے سے ہٹا لانے کا جس میں رینفورڈ سویا ہوا تھا کیا مطلب ہے لیکن جونہی لیمپ کی روشنی اس شخص کے چہرہ پر پڑی۔ جو فرش زمین پہ لارڈ ایلنگھم کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مسٹر ہولڈگرنٹ میں کس قدر لیٹا اور کس قدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے منہ سے مارے دہشت کے خوفناک چیخ نکلی۔ اور اس نے چلا کر کہا "کون! اولڈ ڈیتھ!"

اس کے ساتھ ہی وہ لڑکھڑا کر دروازہ کے ساتھ لگ گیا۔

اسی اضطراب میں لیمپ بھی اس کے ہاتھ سے گر کر گل ہو گیا۔

باب ۹۵ اقرار محبت

اس اثنا میں مسٹر ڈی ڈینا اپنے مکان پر اپنی دونوں بیٹیوں اور ننھے چارلی واٹس کی صحبت میں سہ پہر کا وقت بڑی خوشی سے بسر کر چکا تھا۔

ٹامر نے اپنے والد اور بہن کو رینفورڈ کے اس حسن سلوک سے آگاہ کر دیا تھا۔ جو اس نے اس بچے کے ساتھ کیا۔ چنانچہ مسٹر ڈی ڈینا نے فوراً ہی نوکر بھیج کر اسے اس مکان سے منگوا لیا۔ جسے ٹامر نے حال میں [illegible] شہر میں کرایہ پر لیا تھا۔

ٹامس رین نے چارلی کے ساتھ جو فیاضانہ سلوک کیا تھا۔ اس کی کیفیت سن کر مسٹر ڈی ڈینا پر بہت اثر ہوا۔ اس سے پیشتر بھی اس نے جو حالات سنے تھے۔ ان سے اسے یقین ہو گیا تھا۔ کہ ٹامس رین لاکھ برا ہو۔ بہرحال اس میں بہت سی نیک صفات بھی موجود ہیں اور فیاضی کا عنصر تو اس میں قابل رشک حد تک پایا جاتا ہے۔

چارلی اب تک اس بارہ میں بالکل لاعلم تھا۔ کہ وہ جسے باپ کے پیارے نام سے مخاطب کیا کرتا تھا۔ اتنے دنوں مکان سے کیوں غائب رہا۔ وہ اتنا کم عمر تھا۔ کہ اس کے دل میں کسی طرح کا اندیشہ پیدا ہونا غیر ممکن سمجھا جا سکتا ہے۔ اسلئے ٹامر اس کے روبرو رینفورڈ کے موجود نہ ہونے کے متعلق جو عذرات پیش کرتی رہی۔ وہ انہیں کو اپنی معصومیت سے قابل یقین سمجھتا رہا۔ اگرچہ وہ بھی رینفورڈ کی واپسی کے لئے بہت بے چین تھا۔ کبھی کبھی جب وہ ٹامر کو روتے دیکھتا تھا۔ تو اسے تسلی دینے کی کوشش کرتا۔ اور اپنی بانہیں اس کی گردن میں ڈال کر خود بھی رونے لگ جاتا۔ مگر ٹامر کو اتنا حوصلہ کبھی نہ ہوا۔ کہ وہ اس بچہ کے روبرو اپنے دلی رنج کا اظہار کرتی۔ یہاں تک کہ اس خوفناک صبح کو جب ٹامس رین کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اگرچہ ٹامر نے جو رنج وغم سے نڈھال تھی۔ خود سیاہ ماتمی پوشاک پہن لی تھی۔ مگر اس سے یہ نہ ہو سکا کہ چارلی کو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ننھے سے بدن سے اسکے کپڑے اُتار کر اُسے بھی ماتمی لباس پہنائی - اس نے اسکے سیاہ کپڑوں کو اُٹھا کر پرے پھینک دیا - کیونکہ اسکی اس میں جرأت نہ تھی - کہ وہ اس خوفناک صدمہ کی جو اُسے اس وقت برداشت کرنا پڑا اپنے سامنے ایک زندہ یادگار قایم کرے -

لیکن اب جبکہ ٹامر اپنے والد کے مکان پر پہنچ گئی - تو ہر ایک کے دل میں غیر معمولی خوشی پیدا ہو رہی تھی - اس روز مسٹر ڈی مڈینا کے دسترخوان پر جتنے آدمی جمع ہوئے - ان سب کے دل خوشی سے معمور تھے - وہ بیٹی بھی جس کی خطا معاف کر دی گئی تھی - دسترخوان میں شریک تھی - چارلی دالٹس کو بھی کئی دنوں کے بعد اپنی ماں کے لبوں پر مسکراہٹ نظر آئی تھی - اور اسے یہ سُن کر بہت خوشی ہوئی - کہ ابا چند دن میں ہم سے آملیں گے - اس کے معصوم چہرہ پر جو تبسم نمودار رہا - اس کا نظارہ بہت راحت بخش تھا -

اس خیال سے کہ گفتگو بے تکلف ہو سکے - نوکروں کو اُن کے اپنے کمرہ میں رخصت کیا گیا تھا - خود مسٹر ڈی مڈینا کو وہ خوشی محسوس ہو رہی تھی - جو عفو کی رعایت سے کام لینے والوں کو ہی محسوس ہو سکتی ہے - ٹامر کو اپنی گذشتہ خطائیں معاف ہونے پر اور سب سے زیادہ ٹامس رینفورڈ کے زندہ ہو جانے پر غیر معمولی خوشی تھی -

حسین ملنسار اور فیاض استھر بھی کچھ کم خوش نہ تھی - آج مدت کے بعد اس کے چہرہ پر بھی تبسم اور خوشی نمودار ہوئی - جو اس زمانہ میں اس سے مخصوص تھی - جب دونوں بہنوں میں ٹامر کے فعل بے جا کی وجہ سے جدائی نہ ہوئی تھی - اُسی شام کو مسٹر ڈی مڈینا سابق انتظامات کے مطابق اپنی دونوں بیٹیوں اور ننھے چارل کو الوداع کہہ کر کسی کی خاص گاڑی میں ڈوور کو روانہ ہو گیا -

رات کو جب دونوں بہنیں آرام کے لئے اپنے کمرہ میں گئیں - تو استھر کے کمرہ میں جہاں یہ دونوں بیٹھی تھیں اور جہاں استھر نے ٹامر کو موسیقی کی کتابیں اور وہ تصاویر جنہیں اس نے احتیاط سے سنبھال کر رکھا ہوا تھا دکھائیں تو ایک نہایت موثر نظارہ دیکھنے میں آیا -

ٹامر نے خوشی اور اظہار شکریہ کے طور پر روتے ہوئے اپنی باہیں استھر کے گلے میں ڈال دیں - اور دونوں بہنیں سچی محبت کے جوش سے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئیں - ٹامر سچے دل سے کہنے لگی "پیاری استھر تمہاری اس غیر معمولی محبت کا شکریہ ادا کرنا میرے اختیار سے باہر ہے - تم ہی بتاؤ میں اسکا شکریہ کس طرح ادا کر سکتی ہوں؟"

استھر کہنے لگی "جب تم مجھ سے دور ہوگی - تو مجھے بھول نہ جانا - بس یہی شکریہ کافی ہے" یہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہتے ہوئے استھر کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے گرنے لگے۔ کیونکہ اُسے خیال آیا۔ ہم عنقریب ایک دوسرے سے جدا ہونیوالی ہیں۔ نا معلوم پھر کب ملاقات ہو۔ اور ملاقات کا کوئی موقعہ ملے بھی یا نہ۔

بڑی بہن نے جو اپنے ریشم کی طرح نرم سیاہ بالوں کو لیٹنے سے پہلے درست کر رہی تھی۔ کہا۔

"استھر تمہاری یاد ہر وقت سینہ میں رہے گی۔ اور میں ایک لمحہ کے لئے بھی تمہیں فراموش نہ کرونگی کیونکہ تم نے میرے لئے ایسی محبت کا اظہار کیا ہے۔ جو بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ اور میری خاطر تکالیف بھی کچھ کم برداشت نہیں کیں"

دونوں بہنوں نے یہ انتظام کیا تھا۔ کہ چارلی کو ماں کے کمرہ میں سلا دیا جائے۔ اور یہ دونوں چونکہ بہت سی باتیں کرنا چاہتی تھیں۔ اس لئے انہوں نے ایک ہی جگہ آرام کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ گو اس خیال سے کہ چارلی بیدار نہ ہو جائے۔ بیچ کا دروازہ کھلا رہنے دیا گیا۔

استھر کپڑے اتارتے ہوئے یکایک رُک کر کہنے لگی "بہن یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ زمانہ ماضی کو بالکل بھلا دیا جائے۔ زمانہ گذشتہ پر نظر ڈالنے سے انسان کو اس صورت میں تسکین حاصل ہوتی ہے۔ کہ اُسے مستقبل کی کوئی اُمید نہ ہو۔ لیکن تمہارے لئے ابھی بہت اُمید ہے ..."

استھر نے "تمہارے لئے" کے لفظ پر جو زور دیا۔ اس سے ٹامر چونکی۔ اور غور سے اپنی بہن کے چہرہ کو دیکھنے لگی۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی اس نے محسوس کیا تھا۔ کہ استھر کے لہجہ میں افسردگی کی جھلک پائی جاتی ہے۔

چنانچہ ٹامر کہنے لگی "بہن بے شک میرے لئے۔ اور اس کے لئے بھی جس سے مجھے بے حد محبت ہے۔ ہر طرح کی امید ہے۔ لیکن کیا بات ہے تم نے امید کا لفظ ایسے انداز سے کہا گویا وہ فقط میرے لئے ہو۔ اور تمہارے لئے اس کا وجود باقی نہ ہو۔ دیکھو استھر مجھ سے پردہ داری نہ ہونی چاہئے۔ تم جانتی ہو۔ اپنے خطوط میں جو میں تمہیں بارہا لکھتی رہی ہوں۔ میں نے ہمیشہ تم پر کامل اعتماد کا اظہار کیا ہے"

استھر نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور اپنا چہرہ ٹامر کی چھاتی کے ساتھ لگا لیا۔

آخر الذکر کہنے لگی "معلوم ہوتا ہے میرا خیال غلط نہیں۔ استھر ضرور تم خود بھی آزار محبت میں مبتلا ہو۔ اور شاید جس سے تمہیں عشق ہے۔ وہ تم سے محبت نہیں کرتا۔ اگر یہی بات ہے۔ تو تم سارے حالات مجھ سے بیان کرو۔ تاکہ جہاں تک مجھ سے ممکن ہو۔ میں تمہیں مشورہ دے سکوں"

استھر نے کسی کا نام لیا۔ لیکن اس نام کو زبان سے ادا کرتے وقت اس کے چہرہ پر حیا سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنی سرخی اور تمازت پیدا ہو گئی۔ کہ ٹامر کو اس کا چہرہ آگ کی طرح گرم محسوس ہوا۔

اس نام کو دہرا کر ٹامر نے کہا "کیا... ارل آف اینگھم!"

"ہاں بہن" استھر نے اپنا خوشنما چہرہ جو حیا کی وجہ سے انتہا سرخ تھا۔ اونچا کر کے کہا "میں اس امر واقعہ کو زیادہ عرصہ تک اپنے دل میں پوشیدہ نہیں رکھ سکتی... مگر افسوس اُسے کسی اور سے محبت ہے"

"وہ اس سے شادی نہیں کر سکتا" ٹامر نے کہا "اس لئے اے بہن تمہارے لئے ابھی امید باقی ہے"

"کیا... وہ لیڈی ہیٹی فیلڈ سے شادی نہیں کر سکتا؟" استھر نے سخت متعجب ہو کر کہا۔

ٹامر کہنے لگی "ہاں ٹامس نے مجھ سے یہ بات کہی تھی۔ اس نے میرے سامنے تفصیلات بیان نہیں کیں۔ اس لئے میں صحیح اسباب سے بے خبر ہوں۔ میری یہ عادت رہی ہے کہ ٹامس کے معاملات میں کبھی دخل انداز نہ ہوتی تھی۔ اس لئے اگر وہ کسی معاملہ کی تفصیل بیان نہ کرے تو میں بھی اس سے اصرار نہ کرتی تھی۔ بہرحال اس کا میں تمہیں یقین دلاتی ہوں۔ کہ لیڈی ہیٹی فیلڈ اور ارل آف اینگھم کی ہرگز آپس میں شادی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اب ان کے دل دلوں میں شادی کرنے کا خیال باقی ہے۔ اس لئے پیاری استھر تم ان کی جدائی کے اسباب کے متعلق پریشان نہ ہو بلکہ امید رکھو... وہ امید جس کا ثمر نہایت خوشگوار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ارل آف اینگھم ہمیشہ تمہیں تعریف کی نظر سے دیکھتا رہا ہے۔ وہ تمہارے خدوخال کا مداح ہے اور تمہاری نسبت اس کے دل میں اتنا احترام ہے کہ اُسے ہی جذبۂ عشق پیدا ہو جانا تعجب انگیز نہیں۔"

استھر نے جس کے سینہ میں امید و بیم کے نشتر کے اثر سے تلاطم سا پیدا ہو گیا تھا کہا "ٹامر خدا کے لئے ایسی باتیں میرے سامنے نہ کرو۔" اگرچہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹامر کے لفظوں سے معصوم اور پاکباز استھر کے دل میں ناقابل بیان جذبۂ راحت پیدا ہو گیا تھا۔ اور قاعدہ ہے۔ کہ یہ جذبہ ان نہایت پاکباز اور بھولے بھالے حسینوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے جن کے دلوں میں اول مرتبہ شرارۂ عشق مشتعل ہوتا ہے۔

ٹامر کہنے لگی "پیاری استھر میں جانتی ہوں۔ یہ مضمون تمہارے لئے بہت دلچسپ ہے۔ اس لئے مجھے خاموشی پر مجبور نہ کرو۔ اگر محبت کرنا انسان کے لئے باعث شرم ہو تو دنیا میں سوائے بچوں کے ہر شخص کے رخساروں پر شرم کی سرخی نظر آنے لگے۔ پیاری بہن جذبۂ عشق جلد یا بدیر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر ایک دل میں نمودار ہوتا ہے۔ بلا شبہ یہ دنیا تاریک اور نہایت نامائم ثابت ہوتی۔ اگر انسانوں میں زمانۂ طفلی کے بعد حرارت عشق پیدا نہ ہوتی۔ اس لئے پیاری اسٹیفر تمہارے لئے بھی میری ہمشیرہ سے محبت ہو جانا کسی طرح باعث شرم نہیں۔"

باحیا دوشیزہ نے کہا "تامر جو کچھ تم کہہ رہی ہو۔ اس کے بعد میں ارل کے سامنے بغیر شرمائے کبھی نہ آسکوں گی۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنے دل میں یہ امید پیدا کرنے کی جرأت کروں کہ شاید مجھے کبھی اپنی تمناؤں میں کامیابی نصیب ہو۔ تو پھر دوسری رکاوٹ ہمارے قومیت کے اختلاف کی ہے۔"

تامر کہنے لگی "یہ کچھ اہم مشکل نہیں۔ خود ارل نے ہی یہ بات کہی تھی۔ کہ میرے اور تمہارے بھائی کے درمیان مراسم شادی ادا ہو سکتے ہیں۔"

اسٹیفر کے خوشنما چہرہ شانوں اور سینہ پر سرخی پھیلتی جا رہی تھی جس سے اس کا حسن دوبالا ہو گیا تھا۔ وہ کہنے لگی "بے شک تامر یہی مشکل کا حل ہے۔ تاہم سوچا مگر ابھی کئی اور دقتیں نظر آتی ہیں۔ وہ ایک امیر کبیر ہے اور اس کے علاوہ اس ملک میں جو تہذیب کا مسکن کہلاتا ہے ہمارے بزرگوں سے نہ معلوم کس لئے نفرت کا سلوک کیا جاتا ہے۔"

تامر چونکہ اپنی بہن کی امنگوں کو ہرگز کم نہ کرنا چاہتی تھی۔ کہنے لگی "میں یقینی طور پر کہہ سکتی ہوں کہ ارل تنغ اینگلیم کو ایسے فضول تعصبات سے دلی نفرت ہے۔ وہ ایک روشن خیال آدمی ہے۔ اور اچھی طرح سمجھتا ہے۔ کہ اس ملک نے ہماری قوم کی تجارتی اولوالعزمی اور مالی معاملات کی مہارت سے کچھ کم ترقی نہیں کی۔ وہ یہ بھی جانتی ہوں کہ دونوں قوموں کا معبود حقیقت میں ایک ہے۔ اسلئے پیاری اسٹیفر تمہیں ہرگز یہ امید نہیں۔ کہ ارل جیسا فیاض آدمی تم سے محض تمہارے عقائد کے باعث سرد مہری کا سلوک کرے۔ کوئی نہیں تو از مجھ سے کہہ رہی ہے۔ کہ تم کسی دن کونٹس آف اینگلیم کا رتبہ حاصل کرنے والی ہو۔"

اسٹیفر نے ایک آہ سرد کھینچی۔ مگر کچھ جواب نہ دیا۔

تامر اس بات پر اس قسم کی گفتگو کر رہی تھی اس کا منشا فیاضانہ تھا۔ اگرچہ اپنے قلبی جوش میں وہ اس بات کو فراموش کر گئی تھی۔ کہ سادہ امیری گفتگو سے اسٹیفر کے سینہ میں اس قسم کی امیدیں پیدا ہو جائیں گی جو کبھی پوری نہ ہو سکیں یا اسکے اندر ایسا جذبہ نمودار ہو جس سے آخر کار مایوسی کے سوا کچھ نہ ملے۔ تامر اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگی "اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے۔ تو خدا کیلئے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس گفتگو کو جانے دو۔ شاید تم میرے اعتراض کو برا سمجھو۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ایک ایسے مضمون پر گفتگو کرنا معیوب ہے۔ جس کا تعلق اس شخص سے ہے جسے مجھ سے جدا کرنے والی رکاوٹیں بدرجہ انتہا موجود ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے کمزوری کے لہجہ میں یہ ذکر تم سے چھیڑا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے زبان سے اس کا نام لیا۔ جو آج تک میرے دل میں بستا تھا۔ مجھے لازم تھا کہ زیادہ ضبط سے کام لیتی۔ بیشک۔ یہ میری حماقت ہے۔ کہ میں نے اس بارہ میں فرد سی امید کو بھی جگہ دی لیکن خواہ کچھ ہو۔ تمہیں اس مضمون کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور ٹامر میں تمہیں اپنی محبت کی قسم دیتی ہوں۔ کہ اب اس ذکر کو تازہ نہ کرنا"

ایک لمحہ کے وقفہ کے بعد استھر نے اس بارہ میں ذکر شروع کیا۔ کہ اس ملک میں جہاں ٹامر اور رینفورڈ جا رہے ہیں۔ ان کی زندگی کس طرح بسر ہوگی۔ چنانچہ اس نے اپنے بھائی کو ممالک متحدہ امریکہ کے بہت سے دلچسپ حالات جو اس نے کتابوں میں پڑھے تھے۔ سنائے۔

استھر کا منشا ایسا کرنے سے گفتگو کا رخ بدلنے کا تھا۔ اور ٹامر نے بھی اس ذکر کو چھیڑنا پسند نہ کیا جس سے اس کی بہن کو رنج محسوس ہونے لگا تھا۔

یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ ٹامر کی وہ رات اپنے والد کے مکان میں کیسی خوشی سے بسر ہوئی۔ صبح کو اندھیرا ہی تھا۔ کہ اس کی آنکھ کھلی۔ خیال آیا۔ کیا ساری ہوشیاریاں خواب ہی سے تعلق رکھنے والی تو نہ تھیں۔ کیونکہ یوم گذشتہ کے واقعات اسقدر عجیب تھے۔ کہ بادی النظر میں ناقابل یقین نظر آتے تھے۔ لیکن پھر جب اس نے بازو پھیلائے اور اسے اپنے قریب اپنی بہن سوتی معلوم ہوئی۔ تو اس نے رات کی تاریکی اور خاموشی میں دونوں ہاتھ جوڑ کر صدق دل سے دعا کی۔ وہ ایسی گرم جوشانہ دعا تھی۔ کہ سالہا سال سے اُسے اس کا موقعہ نہ ملا تھا۔

عیسائی حضرات۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ اس یہودن کی دعا جس کی قوم سے آپ کو اس درجہ نفرت ہے۔ بارگاہ عالی میں اتنی مقبول نہ ہوئی ہوگی جتنی آپ کی ہوتی ہے؟

سلسلۂ ثانی کی پانچویں جلد ختم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مزآف لندن

سلسلہ ثانی

مکمل اردو ترجمہ ۲۵ جلدوں میں

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

رینالڈس کا ناول مسٹریز آف لندن کے دو سلسلے ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ دو
گانہ داستانیں جنہیں اس نام سے شائع کیا گیا ہے۔ سلسلہ ثانی سلسلہ اول سے بلحاظ
مضمون بالکل ... بھی ناول کا ہیرو جدا۔ کیرکٹر الگ اور پلاٹ بالکل علیحدہ ہے
پی اور آخر تک ... یہ سلسلہ .. اگر مکمل سمجھا جائے .. تو سلسلہ اول پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رینالڈس کے مشہور ناولوں کے ترجمے

نام کتاب	نام ترجمہ	نام مترجم	صفحات	قیمت
مسٹریز آف لنڈن (سلسلہ اول)	فسانہ لندن (۲۷ حصے)	منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری	۲۳۴۸	[illegible]
،، (سلسلہ ثانی)	،، (۲۵ حصے)	،،	۲۶۶۴	[illegible] ۱۲
سیمسٹرس	سوزن عشق	پنڈت بشمبر ناتھ صاحب	۵۱۹	[illegible]
پوپ جان	طلسمات	منشی خلیل الرحمن صاحب	۲۶۸	[illegible]
فاسٹ	فریب حسن	خواجہ اکبر حسین صاحب	۵۵۰	[illegible]
مے مڈلٹن	شکستہ دل	مسٹر پی۔ ایم کمار	۱۳۶	۱۲
لیلی یا سٹار آف منگریلیا	فسانہ الہ دین ولیلی	منشی محمد امیر حسن صاحب	۶۲۷	[illegible]
برونز سٹیچو	لعبت فرنگ	منشی رام نرائن صاحب	۷۲۴	[illegible]
مارگرٹ	مارگرٹ	منشی گرجا سہائے صاحب بھیا	۱۴۸	۱۲
عمر	عمر پاشا (۲ حصے)	منشی غلام قادر صاحب فصیح دہلی	۵۰۳	[illegible]
سولجرس وائف	سپاہی کی دلہن	ڈاکٹر [illegible] کلکتہ	۱۴۴	[illegible]

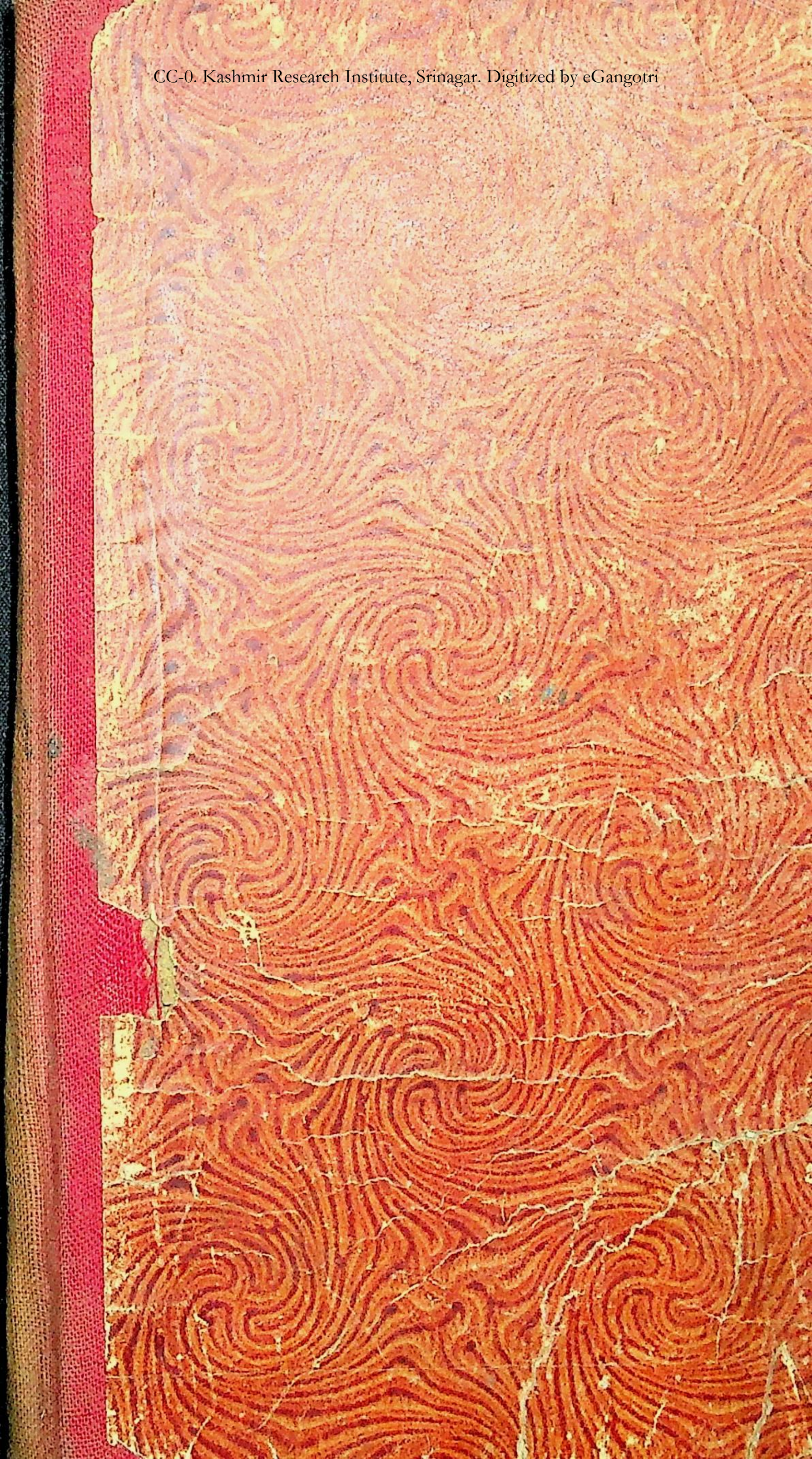
...کیا ساری ہوشیار ...

رہنے والی لونڈی نہیں۔ کیونکہ یوم گذشتہ کے واقعات اسقدر عجیب تھے۔ کہ بادی النظر میں ناقابل یقین نظر آتے تھے۔ لیکن پھر جب اس نے بازو پھیلائے اور اُسے اپنے قریب اپنی بہن سوتی معلوم ہوئی۔ تو اس نے رات کی تاریکی اور خاموشی میں دونوں ہاتھ جوڑ کر صدق دل سے دعا کی۔ وہ ایسی گرم جوشانہ دعا تھی۔ کہ سالہا سال سے اُسے اس کا موقعہ نہ ملا تھا۔

عیسائی حضرات۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ اس یہودن کی دعا جس کی قوم سے آپ کو اس درجہ نفرت ہے۔ بارگاہ عالی میں اتنی مقبول نہ ہوئی ہوگی جتنی آپ کی ہوتی ہے؟

سلسلہ ثانی کی پانچویں جلد ختم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri


CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

EK FASANA.

SALTORIAN PRESS SRINAGAR
THE KASHMIR NOVEL AGENCY.
Name .... Section...........
No. 18 Price /14/
PROPRIETOR
PIR HASAMUD DEEN KASHMIR

MM

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

Mysteries of London

George W. M. Reynolds

14-10-83



CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سلسلہ ثانی — انیسویں جلد

فسانہ لندن

ترجمہ مسٹریز آف لندن

مصنفہ

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس



پبلشر
لال برادرس

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

اشاعت اول — قیمت ۱۲ار

حقوق محفوظ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دو باتیں

یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے سے آپ بیماری تکلیف و تشویش سے بچیں گے۔

اول :۔ امرت دھارا تقریباً اُن کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں جوانوں یا عورتوں کو بلکہ بال مویشی کو ہوتی ہیں حکمی علاج ہے اور استعمال کرنے والوں جیسے

ہزارہا ہزار

کی یہ رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ امرت دھارا کی مشہوری دیکھکر لوگوں نے جو نقلیں شروع کر دی ہیں وہ سخت امراض میں دھوکہ دیتی ہیں۔ ہمیشہ اصل کو خرید پاس رکھنا چاہیئے۔ مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت مفت منگوائیں۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

دوم :۔ امرت دھارا کے موجد کویی تو دوئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید تین طبی اخبارات کے ایڈیٹر اور تین درجن کے قریب مفید عام کتب کے مصنف ہیں اور آپ کی زیر نگرانی شمالی ہندوستان کا سب سے بڑا اوشدھالیہ جس کی عمارت پر ۲ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے چل رہا ہے۔ امرت دھارا کے علاوہ ۴ سو کے قریب دیگر ادویات تیار رہتی ہیں۔ آپ مریضوں کا نہائت غور سے علاج کرتے ہیں جہاں جس دوائی کی ضرورت ہو بھیجی جاتی ہے۔ آپ خفیہ علاج مرداں و زنان کے بھی خاص معالج ہیں اور ہزارہا انسان خط و کتابت کے ذریعہ سے علاج کرا کر پھر سے نئی قوت حاصل کر چکے ہیں۔ نمونہ طبی اخبارات دیش اپکارک۔ وئید امرت۔ فہرست طبی کتب۔ فہرست ادویات کارخانہ و رسالہ امراض مخصوصہ مرداں ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔

المشتہر منیجر کارخانہ امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا سٹرک امرت دھارا ڈاکخانہ نمبر ۳۹ لاہور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سلسلہ ثانی اکیسویں جلد

فسانہ لندن

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

ایڈیٹر رسالہ ترجمان لاہور

سنہ ۱۹۲۰ء

لال برادرس

۷ پارسنز روڈ۔ نولکھا لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا

حقوق محفوظ

قیمت بارہ آنہ

اشاعت اول

Mysteries of London

Editor Tarjman

Lahore

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فہرست مطالب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri.

سلسلۂ ثانی

فسانۂ لندن

انیسویں جلد

باب ۱۴۳ لاراکا عشق

نشست گاہ میں داخل ہو کر لارا ایک صوفہ پر بیٹھ گئی۔ اور اس نے شکیل اطالوی افسر کو بھی اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ یہ ایسی دعوت تھی جسے اس جوان نے غیر معمولی شوق سے منظور کیا۔ لیکن اس عرصہ میں اس کی آنکھیں بدستور اس حسینہ کی طرف لگی رہیں۔ جانتے ہوئے اپنے حواس خمسہ پر یقین نہیں ہوتا تھا۔ بظاہر اس کے نزدیک یہ بعید از امکان تھا کہ اس کی خوش نصیبی پھر ایک بار اس کو اس پری کے روبرو لے آئی۔ جس کی تصویر اس کے دل سے تمام الاسمی کی ملاقات کے بعد اب تک ایک لمحہ کے لئے محو نہ ہوئی تھی۔

"کیا یہ ممکن ہے"! اس نے چند منٹ کی خاموشی کے بعد پھر ایک بار کہا "اس جوان عورت نے جو مجھے اپنے ساتھ یہاں لائی۔ کہا تھا کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو گے تو پھر آپ کا . . . ہاں اے پری جمال خاتون آپ کا دیدار حاصل ہو سکے گا۔ لیکن مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ جب تک میں اس کے ساتھ چلتا رہا۔ مجھے اس کی بات پر مطلق یقین نہیں آیا۔ مجھے اس کی بعید ترین امید نہ تھی۔ کہ میری خوش نصیبی پھر آپ کا نیاز حاصل کرنے کا موقعہ دے گی۔ وہ تو آپ کے تصور کی کشش تھی۔ جو مجھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہاں تک کھینچ لائی "

لارا نے اپنی آنکھیں فرش زمین کی طرف جھکالیں ۔ اور اس کے رخساروں پر شرم کی سرخی پھیل گئی ۔ وہ کہنے لگی " مجھے اندیشہ ہے ۔ حالت سکون میں اس سارے معاملہ پر غور کرنے کے بعد آپ ضرور اس خیال سے مجھے قابل نفرت سمجھیں گے ۔ کہ میں نے آپ کو جو میرے لئے بالکل اجنبی تھے ۔ ملاقاتی پیغام بھیجا "

" قابل پرستش حسینہ " پرجوش اطالوی جوان نے کہا " میں سچ کہتا ہوں ۔ آپ کی یاد میرے دل میں ہمیشہ محبت عقیدت اور شکرگذاری کے ساتھ وابستہ رہے گی ۔ اور یہ قطعاً غیر ممکن ہے کہ میں آپ کی نسبت برے خیال کو اپنے ذہن میں جگہ دوں " ۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر لبوں سے لگالیا ۔ اور اسے دیر تک بوسے دیتا رہا ۔

جس وقت اطالوی نوجوان کے لب اس حسینہ کے ہاتھ سے لگے ۔ جیسے وہ پیچھے ہٹانے کی جرأت نہ کرسکی ۔ تو اس کی چھاتی اس زور سے دھڑکنے لگی کہ معلوم ہوتا تھا ۔ وہ لباس کو چاک کرکے نمودار ہوجائے گی ۔ اور وہ کہنے لگی " جو کچھ بھی ہو اس بات سے یقیناً آپ کو حیرت ہوئی ہوگی کہ میں نے انتہا درجہ کی بیباکی سے کام لے کر اپنی خادمہ کو آپ کی تلاش میں بھیجا ۔ اور آپ کو یہاں بلایا "

" مجھے اپنی راحت پر ناز بھی ہے اور تعجب بھی " شکیل نوجوان نے پروحشت حالت میں کہا " میری دلفریب لارا ۔ ۔ ۔ معاف کرنا کہ میں نے تمہیں اس بے تکلفی سے مخاطب کیا ۔ خدا کے لئے یہ بتا دو کہ آخر مجھ ناچیز کی قسمت میں کونسی خوبی تھی کہ مجھے ایک ایسی عنایت کا مستحق سمجھا گیا ۔ جو کسی امیر الامرا کے لئے بھی موجب رشک ہوتی "

لارا کہنے لگی " آج حسن اتفاق سے سہ پہر کو ہماری چند منٹ کے لئے ملاقات ہوئی ۔ مگر اس خفیف عرصہ میں ہی میرے دل پر تمہاری بانکی صورت کچھ ایسی منقش ہوگئی ۔ اور تمہارے اطوار ۔ ۔ ۔ تمہارے طرز کلام ۔ ۔ "

" اوہ اوہ ! لارا میں بیان نہیں کرسکتا کہ تمہارے اپنے حسن نے میرے دل پر کتنا سحر خیز اثر پیدا کیا " ۔ پرشوق اطالوی نے قطع کلام کرکے کہا " تمہاری دلربا آواز عرصہ دراز تک میرے کانوں میں گونجتی رہی ۔ تمہاری شاندار آنکھوں کے شوق نظارہ نے کئی بار دل میں ہیجان پیدا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کر دیا۔ تمہارے دلفریب چہرہ کی یاد سے رہ رہ کر دل میں ولولے سے اٹھتے رہے۔ اور اب ۔۔۔ آہ! اب کہ میری یہ تمام خواہشیں پوری ہو گئی ہیں۔ میں بیان نہیں کر سکتا یہ دل کتنی لامحدود خوشی محسوس کرتا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے دونوں بازو اس حسینہ کی کمر میں ڈال دیئے اور اسے جوش سے اپنی طرف کھینچا۔

"دلنواز محبوبہ" اس نے چند منٹ کے توقف کے بعد کہا۔ اور اس عرصہ میں وہ اس کی طرف اس انتہائی مسرت کے ساتھ دیکھتا رہا۔ جسے صرف سمجھا سکتا ہے۔ مگر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ "کس طرح بیان کروں تمہارے لئے اس دل میں کتنی محبت ۔۔۔ کیسی عقیدت ۔۔۔ کس درجہ شوق پرستش ہے۔ میں نے دنیا کے بہت حصوں کی سیاحت کی ہے۔ اور ہر رنگ اور روپ کے حسین دیکھے ہیں۔ لیکن اے جان جہاں۔ کامل و اکمل حسن کا ایسا نمونہ جو اس وقت میرے سامنے ہے۔ کبھی ان آنکھوں نے نہیں دیکھا تھا۔ آج سہ پہر کو جب میں تم سے شام الاہی کی گذرگاہ میں جدا ہوا۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ میں اس سے علیحدہ ہوا ہوں جس سے مجھے عمر بھر محبت رہی۔ اور جسے شاید مجھے پھر اس زندگی میں دیکھنا نصیب نہ ہو میری حالت آدم کی اس وقت کی حالت سے مشابہ تھی جب اسے باغ عدن سے نکالا گیا۔ مگر اب ۔۔۔ اب میں پھر ایک بار تمہیں اپنے سامنے موجود پاتا ہوں۔ کیا خوش نصیبی ہے کہ جس کے دیدار کو آنکھیں ترستی تھیں۔ وہ خود مہربان ہو رہا ہے۔ بے شک اسی کا نام جنت ہے۔ یہی فردوس بریں ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے پرجوش نوجوان نے وفور جذبات سے بے اختیار ہو کر اس حسینہ کو اور زیادہ اپنی طرف کھینچا۔ اور پھر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے ہونٹوں کو اس کے لب لعلیں سے ملا دیا۔ اور بہت دیر تک دونوں کے ہونٹ اس طرح پیوست رہے گویا ایک دوسرے سے چسپاں ہوں۔

جوش شہوانی کے زیر اثر لارا نے اس شکیل نوجوان کی پیش دستی پر ذرا اعتراض نہیں کیا۔ یقیناً وہ کامل جدائگی پر بھی آمادہ ہو جاتی کہ یکایک اسے خیال آیا۔ دوراندیشی بھی کچھ چیز ہے۔ عشق کی لذات بے شک زبردست ہیں مگر ان میں بھی دوراندیشی کو ہاتھ سے دے دینا نادانی ہے۔

اس کی گرفت سے کسی قدر آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہوئے۔ اگرچہ اس نے اٹھا دی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

افسر کے بازو کو اب بھی اپنی کمر کے گرد ہی رہنے دیا۔ وہ کہنے لگی "دوست مجھے یہ سب۔ میری ذات تمہارے حوالے ہے۔ مگر اس بات کا سچے دل سے اپنی عزت کی قسم کھا کر اقرار کرو کہ میرا راز کبھی کسی پر ظاہر نہ کرو گے۔"

"نہیں ہرگز نہیں" پارمفلا نے پرجوش لہجہ میں کہا "خدا شاہد ہے میں ایک لفظ بھی اس قسم کا زبان سے نہیں کھولوں گا جس سے تمہاری عزت پر حرف آتا ہو۔ پیاری" اس نے صدق دل سے کہا "اگر میں نے کبھی کسی مرد کو تمہارے خلاف ایک لفظ بھی کہتے سنا تو میں اسے ڈویل لڑنے پر مجبور کر دوں گا جس کا خاتمہ اگر دونوں کی نہیں تو کم از کم ہم میں سے ایک کی موت پر ضرور ہوگا۔ اور اگر کسی عورت نے تمہارا نام بے عزتی سے لیا۔ تو انتقام کی خاطر خواہ مجھے اس کے خلاف کوئی فرضی قصہ ہی کیوں نہ گھڑنا پڑے بہرحال میں اسے ضرور بدنام کر کے چھوڑوں گا۔"

"شکریہ۔ میرے فیاض دوست ہزار بار شکریہ"۔ لارا نے اپنا ایک ہاتھ جوان اطالوی افسر کے لمبے سیاہ گھونگھر والے بالوں پر پھیرتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں پوچھتی ہوں ایسا تو نہ ہوگا۔ تم کسی وقت بے اختیاری کی حالت میں مثلاً ایک ایسے موقعہ پر جب تم دوستوں کی محفل میں شراب پی رہے ہو قطعی بے خبری میں اس واقعہ کا ذکر کر دو۔ اور تمہارے دوست تمہارے منشائے حقیقی کے خلاف سارے حالات معلوم کر لیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ نشہ میں تم بعض ایسے انکشافات پر آمادہ ہو جاؤ۔ جو ایک کمزور اور پراعتماد عورت کی کامل تباہی کا نتیجہ ثابت ہوں۔ جو آج کی رات کے لئے تمہاری عزت اور شرافت پر کامل بھروسہ کر کے اپنی ذات تمہارے حوالے کرتی ہے۔"

"لارا کیا کہتی ہو" اطالوی نے پروحشت جوش کے ساتھ کہنا شروع کیا۔ "وہ زبان جل جائے جو تمہارا نام بے حرمتی سے لے۔ اس شخص پر بجلی گرے۔ وہ فنا ہو کر خاک ہو جائے۔ جو تمہارا نام ناشکر گذاری کے ساتھ زبان سے ادا کرے۔ نہیں اے قابل پرستش لارا تم ایسے اندیشہ کو مطلق دل میں جگہ نہ دو۔ میں ایک عزت والا شخص تمہاری خدمت کے لئے جان دینے کی ضرورت پیش آئے۔ تو اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بہا دینے کو تیار ہوں۔ مگر یہ ہرگز ممکن نہ ہوگا۔ کہ تمہیں ہر گز پہنچاؤں یا پہنچنے دوں۔ اے جان خوبی۔ اے قابل پرستش خاتون کون ایسا شخص ہے جو اشاعت کا شائق رکھتا ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایسی حرکت کرے جس سے تمہاری ان دلفریب آنکھوں میں آنسو کا ایک قطرہ بہ نکلے یا ان پر نم ہونٹوں کی مسکراہٹ ایک ثانیہ کے لئے بھی مفقود ہو۔ لارا تم مجھے اپنا ناچیز غلام سمجھو۔ اور یقین جانو تمہارے حسن سحر افروز نے میرے گرد جو دام ڈالا ہے۔ میں بخوشی اس میں اسیر ہونا منظور کرتا ہوں“

ایسے پرجوش لفظوں میں وہ شکیل اطالوی افسر بہت دیر تک اس حسینہ کی تعریف و توصیف کرتا رہا۔

ایک طرف جب لارا نے سفلی جذبات کے زیر اثر اس کی صورت کو زیادہ غور سے دیکھا تو اس نے محسوس کیا کہ وہ حقیقت میں اس سے بہت زیادہ خوبصورت ہے جیسا مجھے سہ پہر کو گذرگاہ میں معلوم ہوا تھا یا جیسے وہ اس وقت میرا بھائی آ سے پر نظر آیا۔ دوسری طرف اس اطالوی کو بھی وہ ساحرہ اس وقت کی نسبت جبکہ وہ گاڑی میں بیٹھی ہوئی اس سے گفتگو کر رہی تھی۔ ہزار گنا زیادہ خوبصورت اور زیادہ پر کشش دکھائی دی۔ سچ پوچھئے تو یہ اسی وقت اس کے حسن سے اس درجہ متاثر ہو چکا تھا کہ اگر ممکن ہوتا تو وہیں اُس کے قدموں پر گر کر جان نثار کر دینے کو تیار ہو جاتا۔ پھر اب جو اس نے اس صنم کو رات کی مصنوعی روشنی میں ایک ایسی حالت میں کہ گردن اور بازو نیم برہنہ تھے۔ اس کے سنگ مرمر کے سے سپید شانوں پر بار یک جالی تک موجود تھی اور اس کے خوشنما کانوں کی بجائے دو بھاری چوٹیوں کی صورت میں آراستہ تھے غرضیکہ جب اس نے اسے نیم عریانی کی حالت میں نظر غور سے دیکھا۔ اور جب اس کی نگاہوں نے اس کے اعضا کی موزونیت۔ خط و خال کی دلفریبی۔ بدنی رعنائی اور صحت کو خوب اچھی طرح جانچا تو وہ اس پر صد ہزار جان سے فریفتہ ہو گیا۔

بڑی ملائم اور پرکیف آواز میں لارا نے کہا ”میں اس وعدہ اخفا کے لئے تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اس لئے بھی کہ تم نے ہر حال میں میری امداد و اعانت کا وعدہ کیا ہے۔ تم کہتے ہو میں تمہارا غلام ہوں۔ لیکن معاف کرنا۔ یہ غلامی فقط ایک رات کے لئے ہے“

یہ کہتے ہوئے اُس حسینہ نے اپنا چہرہ شرماتے ہوئے اجنبی کے فراخ سینہ میں چھپا لیا کیونکہ اس کے اپنے الفاظ ایک طرح ظاہر کرتے تھے کہ ایک رات کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لئے وہ اسے اپنے منہ سے اپنے ہاں مدعو کر رہی ہے۔

"کافر ادا حسینہ میں نے تمہارے الفاظ کے معنے سمجھ لئے" اور یہ کہتے ہوئے اطالوی نے اس خوشنما سر کو جو اس کی چھاتی کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اونچا اٹھایا۔ پھر کہنے لگا "میں اپنی عارضی راحت کے لئے اسی کو کافی سمجھتا ہوں۔ لیکن جان سے پیاری لارا میں فطرتاً حریص ہوں۔ میری طمع ناقابل فرو ہے۔ اس لئے میں کچھ اور بھی مطالبہ کیا چاہتا ہوں۔ از رائے خدا میری درخواست کو چند منٹ کے لئے پوری توجہ سے سننا"

اس نے سر اٹھایا۔ اور نوجوان اطالوی کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے اس کے الفاظ سننے لگی۔

وہ بولا "ہرچند کہ میں صاحب دولت نہیں تاہم گذارہ اور معقول گذارہ مجھے حاصل ہے۔ میرا آقا کمیل سکالا کا موجودہ گرینڈ ڈیوک بھی نہایت نیک نہاد اور قابل تعریف شخص ہے۔ تاہم اپنی ذات کو کلی طور پر تمہاری خدمت گذاری کے لئے وقف کر دینے کی خاطر مجھے اگر اس کی خدمت سے دست بردار ہونا پڑے تو بھی پروا نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو۔ انسان ہو یا پری یا فرشتہ۔ ہاں میں اتنا جانتا ہوں کہ روئے زمین پر تمہارے برابر خوبصورت مخلوق کوئی نہیں۔ اور تمہارا نام لارا مارٹیمر ہے۔ اس سے زیادہ نہ میں جاننا چاہتا ہوں۔ نہ مجھے جاننے کی خواہش ہے۔ لیکن اس عدم واقفیت کے باوجود میں اس بات کے لئے آمادہ ہوں کہ اپنی قسمت کو تمہاری قسمت سے وابستہ کر دوں۔ میں تم سے شادی کرنے کو تیار ہوں۔ مگر آہ! کیا خود پسندی ہے۔ کہ میں تمہارا شوہر ہونے کا دعوےٰ کرتا ہوں۔ حالانکہ اے جان جہاں میرے شوق کا یہ عالم ہے کہ تمہارا ہو کر رہنے کے لئے مجھے ہر ایک حیثیت منظور ہے۔ تمہیں اختیار ہے کہ مجھے اپنا غلام سمجھو یا ادنےٰ ترین خادم۔ آرزو فقط یہ ہے کہ تم یہ نہ کہو۔ بانگ سحر کے ساتھ ہم دونوں کا ایک دوسرے سے جدا ہو جانا لازم ہے۔ نہیں اے دلفریب لارا۔ ہم دونو ایک دوسرے کے پاس رہیں گے۔۔۔ ایک دوسرے کے ہو کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ موت ہمیں جدا کر دے۔۔۔"

"نہیں میرے کمیل یار بھلا۔ افسوس کہ ایسا نہیں ہو سکتا" لارا نے آہستگی سے کہا "لیکن مجھے اب تک تمہارا ذاتی نام معلوم نہیں ہوا۔۔۔"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"میرا نام لورنزو" نوجوان نے جواب دیا۔

"بس میرے بانکے لورنزو۔ آج رات کے لیئے تم میرے ہو۔ اور میں تمہاری ہوں"۔ یہ کہتے ہوئے لارا نے اپنے گرم گداز دلفریب بازو اس کی گردن میں حمائل کر دیئے۔ اور اپنے سرخ ہونٹ اس کے رخساروں سے لگا دیئے۔

"سنگ دل۔ بیرحم لارا!" نوجوان نے محبت کرتے ہوئے کہا۔

"اے کاش حالات اس بات کی اجازت دیتے۔ ۔ ۔"

"مگر حالات کیا چیز ہیں کہ وہ تمہارے خلاف منشا ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر سکیں؟" نوجوان نے پرجوش لہجہ میں کہا۔

"افسوس کہ تم نہیں جانتے۔ ۔ ۔"

"لارا اگر تم کسی شخص کی بیاہتا بیوی ہو!" لورنزو نے وحشت آمیز جوش کے ساتھ کہنا شروع کیا: "تو بتاؤ تمہارا شوہر کون ہے۔ میں ابھی جا کر اسے جان سے مار دوں گا۔ اگر تمہاری شادی کسی ایسے شخص سے ہونے والی ہے جسے تم ناپسند کرتی ہو۔ تو میں زبردستی تمہیں اس کے قبضہ سے نکال لوں گا۔ اور اگر تمہارے رشتہ دار بھائی یا باپ جن سے مشورہ لینا تم فرض سمجھتی ہو۔ حیات ہیں۔ تو یقین جانو۔ ان کی محبت کو نظرانداز کر کے میرے عشق کو قبول کرنے میں تم ایک ایسا سودا کر رہی ہو۔ جیسے کوئی شخص پیتل کے بدلے سونا حاصل کرے"!

"پیارے لورنزو۔ معاف کرنا۔ میں تمہارے فصیح گولیوں کو ایک بوسہ سے بند کرنے پر مجبور ہوں"۔ لارا نے شوخی سے کہا اور پھر اپنا منہ اس کے منہ سے لگا کر دبے لفظوں میں کہنے لگی "میں مجبور ہوں کہ تمہارے ان سرخ پُرنم لبوں کو اپنے ہونٹوں سے بند کر دوں۔ ورنہ اندیشہ ہے۔ تمہارا اصرار مجھے ہاں کہنے پر مجبور کر دے گا۔ اگرچہ وہ اقرار جو میں اس صورت میں کروں۔ ایسا ہو گا۔ جس کا کل ٹوٹ جانا یقینی ہے"

"پھر کیا اے میری فرشتہ خصلت حسینہ تم کسی مالدار شخص سے تعلق رکھتی ہو؟ اور اپنی گذراوقات کے لئے اس کی دست نگر ہو؟ کیا بعض قاہر حالات نے تمہیں کسی شخص کے زیر اختیار کر دیا ہے؟" جوشیلے اطالوی جوان نے اس بات

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کو نظر انداز کر کے کہ مجھے یہ الفاظ کہنے چاہئیں یا نہیں۔ زیجنیا صاف گوئی سے پوچھا۔

"لورنزو نہ میں کبھی کسی کی تنخواہ دار داشتہ تھی۔ نہ ہوں اور نہ ہوں گی" لارا نے جواب دیا! اور یہ کہتے ہوئے اس کی صورت سے نخوت اور تکبر کا اظہار ہونے لگا۔

"معاف کرنا۔ میری دلنواز محبوبہ۔ معاف کرنا" نوجوان نے اُسے چھاتی سے لگاتے ہوئے کہا "دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے۔ میں تمہیں رنجیدہ نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ اگر میری روح دائمی عذاب کے لئے دوزخ کی نذر ہوتی ہو تو مجھے وہ بھی منظور ہے۔ لیکن تمہیں تکلیف کی حالت میں دیکھنا گوارا نہیں۔ جان سے پیاری لارا یہ بتاؤ۔ کیا تم نے میرا قصور معاف کر دیا؟"

اس کے جواب میں اس حسینہ نے اپنا چہرہ اس کی طرف اٹھایا۔ اور دونوں کے لب ایک طویل پُرجوش بوسہ کی صورت میں وابستہ ہو گئے۔ یہی اس حسینہ کی معافی تھی۔

یکایک وہ کہنے لگی "اب میرے لئے یہ کہنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ جو بات ناممکن ہے اس کے لئے تم نے دوبارہ اصرار نہ کرنا۔ میں شادی شدہ نہیں ہوں۔ مگر اس کے باوجود تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ میں کسی کی داشتہ نہیں ہوں۔ لیکن اس کے باوجود تمہاری داشتہ بننا مجھے منظور نہیں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ میرا کسی سے تعلق نہیں۔ مگر اس کے باوجود میں تم سے وعدہ فردا نہیں کر سکتی"

"وہ عجیب ستمکاری ہے" لورنزو نے اس پری کی طرف تعریفی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا "میری دلفریب حسینہ تم جتنی خوبصورت ہو۔ اتنی ہی پُراسرار ہو۔ اور جتنی پُراسرار ہو۔ اسی قدر خوبصورت تمہارا راز اتنا ہی بعید از فہم ہے۔ جتنا تمہارا حسن عدیم النظیر"

وہ ساحرہ کہنے لگی "جو کچھ بھی ہو۔ اب تم مجھے کم پُراسرار بنا کر اس صحبت کے لطف کو زائل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ مگر اس کے ساتھ ہی تم نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کے لئے میں تمہارے فیاضانہ رویہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مگر آؤ۔ یہ وقت بحث کا نہیں۔ لطف عیش حاصل کرنے کا ہے۔ میرے ساتھ شامپین کا ایک گلاس پیو۔ جو سارے تفکرات کو بھلا نے والی چیز ہے"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"جیسے تمہاری مرضی۔" لورنزو نے کہا "لیکن ماہرو اگر میں اس کے بعد تمہارے سامنے کچھ عرض و معروض نہ کروں گا۔ اور گو میں سردست اس راحت کو ہی کافی سمجھوں گا۔ جس کا تم نے وعدہ کیا ہے۔ تاہم اے دلنواز حسینہ۔ اے میری جان سے پیاری لارا کل صبح تم سے رخصت ہوتے وقت میں ضرور اس بات کا وعدہ لوں گا۔ کہ تم بہت جلد پھر مجھے اپنے دیدار سے مسرور کرو۔ سہ پہر کو تم نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ میں آئندہ موسم خزاں میں مونٹونی جانے کا ارادہ رکھتی ہوں ۔۔۔"

"بے شک میرا خیال ہے کہ وہاں جاؤں گی۔" لارا نے گفتگو کا مضمون بدلنے کی غرض سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اور اب جبکہ تم نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ تم وہ بے سود اگرچہ دلخوش کن تجاویز دوبارہ پیش نہ کرو گے۔ جن پر تم قبل ازیں اس قدر اصرار کرتے رہے ہو۔ آؤ ہم موجودہ راحت سے بہرہ اندوز ہونے کی کوشش کریں۔"

"میری فرشتہ خصلت حسینہ جو تمہاری مرضی ہو اس میں میرے لئے انکار کی مجال نہیں۔" لورنزو نے کہا۔ اور چمپک دار شامپین کا ایک جام بھر کر اس نے اس محبوب دلنواز کو پیش کیا وہ اسے ایک ہی بار پی گئی۔ شراب کے زیر اثر اس کا چہرہ اور زیادہ پرجمال ہو گیا۔ آنکھیں الماس کی طرح چمکنے لگیں۔ لب مے ارغوانی کی تاثیر سے زیادہ پرنم ہو گئے۔ اور اس کی چھاتی زیادہ تیز شہوانی جذبات کی جولانگاہ بن گئی۔

لورنزو نے مے ناب کے اثرات دیکھ کر ایک گلاس اور پُر کیا۔ لیکن اسے اپنے منہ سے لگانے سے پیشتر گلاس کا وہ رخ اپنے لبوں کی طرف پھیر لیا۔ جدھر سے خود لارا نے شراب پی تھی۔

پھر جب دونوں نیم آغوش کی حالت میں صوفہ پر یکجا بیٹھے تھے۔ وہ ساحرہ اس سے کہنے لگی "سہ پہر کو شام الاسی میں تمہارے ساتھ دو دوست اور بھی تو تھے۔ وہ کون ہیں؟"

لورنزو نے جواب دیا "میری جان ان میں سے ایک میرا ہم وطن ہے۔ اور دوسرا تمہارا۔ لیکن میں یہ بتانا بھول گیا۔ کہ میں وہاں ایک نہایت ہی عجیب واقعہ پیش آیا تھا۔" پھر وہ مسکرا کر کہنے لگا "سچ پوچھو تو اس ملاقات کی راحت کے لئے میں ایک گمنام نامہ نگار کا ممنون احسان ہوں۔ کیونکہ اگر اس کا رقعہ نہ آتا۔ تو شاید آج سہ پہر کو مجھے تمہارا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شرف ملاقات حاصل نہ ہو سکتا ۔"

"عجیب واقعہ" لارا نے بڑی ریاکاری سے کام لیتے ہوئے اظہار تعجب کر کے پوچھا۔

لورنزو کہنے لگا "تم آپ اندازہ کر لو گی"۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے جیب سے روزالی کی چٹھی نکال کے لارا کے روبرو پیش کی ۔ جو اس کے مضمون کو پڑھ کر جس سے وہ پہلے ہی واقف تھی بمشکل اپنی ہنسی کو ضبط کر سکی ۔

رقعہ واپس کرتے ہوئے وہ پوچھنے لگی "پھر کیا تم اس غریب سے بھی جس نے تمہیں اور تمہارے دوستوں کو یہ عجیب و غریب خط لکھا تھا ؟"

"نہیں وہ کہیں نظر بھی نہیں آیا" بارتھلما نے جواب دیا "اگرچہ ممکن ہے یہ رقعہ کسی شریر النفس یا دیوانہ شخص کا لکھا ہوا ہو ۔ تاہم میں اسے بھی اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ اس عجیب مذاق یا بکار دیوانگی کا اثر مجھ پر پڑا ۔ کیونکہ جیسا میں نے کہا ۔ یہ اس رقعہ ہی کی بدولت تھا کہ مجھے تمہاری زیارت حاصل ہوئی "۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ اس کے ملائم ریشمی بالوں پر پھیرنے لگا ۔

لارا بولی "تمہارا تو یوں اطمینان ہو گیا ۔ مگر تمہارے دوستوں پر کیا گذری ؟"

"اُن کو شاید کچھ مایوسی ہوئی ہو" لورنزو نے جواب دیا "مگر اس کا انہوں نے بھی کوئی خاص اظہار نہیں کیا ۔ شاید اس لئے کہ تمہارے حسن نے میری طرح ان پر بھی ایک مفید اور اصلاح بخش اثر پیدا کر دیا تھا ۔"

"خوشامد" لارا نے اطالوی کو چھیڑتے ہوئے کہا ۔

"نہیں میری جان اس میں خوشامد کا ذرا دخل نہیں ۔ تم خود جانتی ہو ۔ ۔ ۔ ۔ جس قدر حد سے زیادہ خوبصورت ہو" نوجوان نے پُر شوق لہجہ میں کہا "اس لئے میرا یہ کہنا امر واقعہ ہے کہ تمہارے حسن کی دلفریبی سے یہ دونوں دوستوں پر اثر سحر ڈالے بغیر نہیں رہی ۔ ہاں ایک بات دیکھ کر مجھے سخت حیرت ہوئی ۔ اور وہ یہ کہ ڈی یوپٹالیعنی اس شخص نے جو میرا ہموطن ہے ۔ اس نے تمہیں دیکھ کر غیر معمولی اظہار مسرت کیا ۔ مگر چارلس ہیٹ فیلڈ یعنی وہ انگریز جو میرے ساتھ تھا ۔ بہت خاموش ترش سا اور رنجیدہ نظر آنے لگا ۔"

"کیا عورت کے حسن میں ایسے اثرات پیدا کرنے کی بھی تاثیر ہوتی ہے کیا ؟" لارا نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہنستے ہوئے کہا۔" اگرچہ اپنے دل میں وہ فاتحانہ مسرت محسوس کر رہی تھی۔

"میں نہیں جانتا کیا بات ہے؟" لورنزو نے جواب دیا۔ "بہرحال جو کچھ میں نے بیان کیا۔ وہ امر واقعہ ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ہیٹ فیلڈ کو اس بات کے لئے مجھ پر حسد ہے کہ خوش نصیبی سے میں نے تمہاری چھتری گرتے دیکھ کر اسے پیش کرنے کا فخر حاصل کیا۔ کیونکہ یہی واقعہ مجھے تمہاری نظروں میں لانے اور تم سے گفتگو کرنے کے قابل بنانے کا ذریعہ ہوا۔"

لارا بولی" تمہارا وہ انگریز دوست کوئی بہت ہی کمزور دل آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اور میں خوش ہوں کہ آج جو واقعہ پیش آیا۔ وہ تمہاری بجائے اس سے میری واقفیت پیدا کرانے کا ذریعہ نہیں بنا۔"

"لیکن میری جان خوبصورت تو وہ بھی بہت ہے۔" لورنزو نے رقیبانہ انداز سے اس حسینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں پیارے بار تھلما۔ تمہارے برابر نہیں" لارا نے بناوٹی جوش کے ساتھ کہا اور پھر اس جزوی سرد مہری کو رفع کرنے کے لئے جو عشق کا مضمون ترک کر دینے اور چارلس ہیٹ فیلڈ کی گفتگو سے اس پر طاری ہوا تھا۔ اس نے دونوں بازو لورنزو کی گردن میں ڈال کر اپنے لب اس کے لبوں میں ملا دیئے۔"

اب پھر ایک بار خون اس کی رگوں میں بجلی کی تیزی رفتار کے ساتھ بھرنے لگا۔ اور اس کی چھاتی جذبات سے معمور بڑے زور سے اطالوی کے فراخ سینہ کے ساتھ لگ کر دھڑکنے لگی۔

شامپین کے ایک دو جام ختم کئے گئے۔ اور پھر یہ خوبصورت جوڑا خوابگاہ کی طرف روانہ ہو گیا جس کے دروازہ میں قدم رکھنے کی ہمیں جرأت نہیں۔



صبح کے آٹھ بجے تھے کہ لورنزو بار تھلما چپ چاپ رخصت ہوا۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد روزالی اپنی آقائی کے کمرہ میں داخل ہوئی۔

عیار خادمہ جس طرح ساز باز کے معاملات سے ماہر تھی۔ اسی طرح دور اندیش بھی کم نہ تھی۔ اس نے اپنے چہرہ کا سکون اور مودبانہ رویہ بدستور قائم رکھا۔ نہ نگاہ سے نہ مسکراہٹ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے اور نہ کسی اور علامت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ میں ان حالات سے واقف ہوں جن میں لارا نے رات بسر کی تھی۔

آخر لارا نے ہی دریافت کیا "روزالی کپتان کو واپس جاتے کسی نے دیکھا تو نہیں تھا؟"

ہر چند کہ اس نے خادمہ کو اس بارہ میں کوئی ہدایت نہیں دی تھی۔ تاہم وہ جانتی تھی کہ اس نے اسے بڑے اہتمام اور احتیاط کے ساتھ مکان سے باہر کیا ہوگا۔

"نہیں میڈموازل کسی نے نہیں" خادمہ نے جواب دیا "میں نے دربان اور اس کی بیوی کو باتوں میں لگائے رکھا۔ اور کپتان چپ چاپ باہر چلا گیا۔ بالکل رات کے واقعہ کا حال فقط تین شخصوں کو معلوم ہے۔ ایک آپ کو۔ ایک کپتان کو اور تیسرا مجھے"

"بہت خوب" لارا نے کہا۔ اور اس کے بعد پلنگ کے پردہ کو ہٹا کر جس کے نیچے وہ نرم تکیوں پر بےتکلفانہ انداز سے لیٹی ہوئی تھی۔ کہنے لگی "روزالی اب تم مجھے مارکوئیس آف ڈیلامور کا کچھ حال بتاؤ"

خادمہ نے جواب دیا "میڈموازل میں صرف چند باتیں ہی معلوم کر سکی ہوں۔ اگرچہ وہ بجائے خود اہمیت سے خالی نہیں ہیں۔ وہ بہت مالدار۔ بڑا فیاض اور ملنسار امیر ہے۔ ۔ ۔"

"شادی شدہ ہے؟" لارا نے جلدی سے پوچھا۔

"جی ہاں ہے لیکن گذشتہ چند سال سے بیوی سے بالکل جدا رہتا ہے۔ ان کی علیحدگی کا راز ایسا ہے جو ان کے بہترین دوستوں کو بھی معلوم نہیں۔ اس لئے میری سرسری دریافت کوئی خاص نتیجہ پیدا نہیں کر سکی"

"گویا تم ان کی نسبت اتنا ہی معلوم کر سکی ہو" لارا نے پوچھا "تم نے یہ دریافت نہیں کیا کہ اس کی بیوی سے کوئی اولاد بھی ہے یا نہیں؟"

"میڈموازل میں نے یہ بات بھی احتیاطاً دریافت کر لی تھی معلوم ہوا کہ وہ بالکل بے اولاد ہے"

لارا کہنے لگی "روزالی۔ تم بڑی ہی نیک اور وفادار لڑکی ہو۔ اور تمہاری خدمات میرے لئے نہایت بیش قیمت ثابت ہوں گی۔ سنگھار کی میز پر جو بٹوہ رکھا ہے۔ اس میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کوئی معمولی رقم نہیں۔ یہ تمہارا ہے۔ تم اسے کل کی خدمت کا معاوضہ سمجھو۔ لیکن چونکہ اب تم میری ذات سے پہلے کی نسبت زیادہ باخبر ہو چکی ہو۔ اور میں نے چند گھنٹوں میں تمہیں اپنے متعلق کئی ایسے اسرار سے واقف کر دیا ہے جنہیں بصورت دیگر تم عرصہ دراز تک نہ جان سکتیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں۔ تمہیں اپنی خصلت کا ایک اور پہلو بھی بتا دوں۔ اور روزالی وہ پہلو یہ ہے کہ میں ایک حد سے زیادہ مہربان دوست ثابت ہو سکتی ہوں اور حد سے زیادہ سخت گیر دشمن بھی"

"میڈم موازل۔ میں وہ موقعہ نہ آنے دونگی کہ آپ مجھ پر عتاب نازل کریں" خادمہ نے جواب دیا۔

"روزالی تمہارا جواب خوب ہے" لارا نے کہا "میں جانتی ہوں تم مجھے دوست کی بجائے دشمن نہیں بناؤ گی۔ لیکن جیسا میں نے پہلے کہا۔ میں یہ سب اس لئے بیان کر رہی ہوں کہ تم میری خصلت کے ہر پہلو سے خبردار ہو جاؤ۔ میری وفادار ہو کر رہو گی تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ اور بیوفا ہو گی تو تمہارا ہی نقصان۔ اس مضمون کا ذکر آج کی گفتگو کے بعد پھر ہمارے درمیان نہ ہو گا۔ لیکن میں نے ضروری سمجھا کہ ہم ایک دوسرے سے بہتر واقف ہو جائیں۔ کیونکہ اسی طرح ہمارے تعلقات زیادہ استوار رہ سکتے ہیں۔ پس یقین جانو جب تک تمہاری طرف سے کوئی بات میرے مفاد کے خلاف نہ ہو گی۔ میں تمہاری دوست اور تمہاری محسن ہوں۔ لیکن اگر تم نے مجھ سے ذرا سی بھی غداری کی۔ تو یاد رکھو میں اس کا انتقام لینے کے لئے جان تک لڑا دینے کو تیار ہوں"

روزالی۔ لارا کے پر زور لہجہ سے خوف زدہ ہو کر کہنے لگی "اوہ۔ میڈم موازل۔ کیا مجھ سے کوئی ایسی خطا سرزد ہوئی ہے جس کے لئے آپ اس قدر پر زور تنبیہ فرماتی ہیں"

"نہیں روزالی نہیں" لارا نے مسکرا کر جواب دیا "بخلاف ازیں تم نے میری بہت خدمت کی ہے۔ اور تم دیکھ سکتی ہو کہ میں نے بھی انعام و اکرام میں کوتاہی نہیں کی۔ لیکن گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے عرصہ میں میں نے تمہیں اپنی ساری کمزوریوں سے آگاہ ہونے کا موقعہ دے دیا ہے۔ اور اب ضروری ہے کہ تم میری طاقتوں سے بھی خبردار ہو جاؤ۔ میں نے تمہیں اپنا رازدار بنایا ہے۔ مگر رازداری کے سلسلہ میں یہ بتانا بھی ضروری تھا۔ کہ میں غداری کی کتنی خوفناک سزا دیتی ہوں۔ بس، روزالی مجھے اب تم سے اور کچھ نہیں کہنا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک بار پھر مسکرا کے دکھا دو۔"

خادمہ کا ان لفظوں سے اطمینان ہوگیا۔ اور یہ جان کر کہ میری آقانی کا منشا کسی خطا کے لیے تنبیہ کرنا نہیں۔ بلکہ محض اطلاعی ہدایات دینا تھا۔ وہ جلدی ہی ویسی بشاش نظر آنے لگی جیسی معمولاً رہا کرتی تھی۔



باب ۱۶۵
لارڈ ولیم ٹریویلین

ہماری داستان کا نظارہ اب لارڈ ولیم ٹریویلین کے محل واقع پارک سکوائر میں منتقل ہوتا ہے۔

شام کا وقت تھا۔ اور نوجوان امیر ایک شاندار اور آراستہ کمرہ میں حالت اضطراب میں پھر رہا تھا۔ کمرہ میں گیس کی روشنی تھی اور یہ روشنی ہلکے سرخ رنگ کے گلوب میں سے منتشر ہو کر کمرہ کو گلابی رنگت دے رہی تھی۔ کھڑکیوں کے پردے۔ صوفہ اور کرسیوں کے گدے گہرے ارغوانی رنگ کے تھے۔ اور اسی رنگت کا کاغذ دیواروں پر منڈھا ہوا تھا۔ چاروں کونوں میں سنگ مرمر کے چار گلدانوں میں تازہ جمع کئے ہوئے پھول مہک پھیلا رہے تھے۔ اور کمرہ کا کرہ ہوائی مجموعی طور پر راحت بخش اور پرسکون تھا۔

لارڈ ولیم لانبے قد کا خوش وضع نوجوان تھا۔ رنگت کسی قدر سانولی جس سے انگریز ہونے کی بجائے ہسپانی معلوم ہوتا تھا۔ مگر اس کے باوجود دونوں رخساروں پر صحت کی سرخی نمودار تھی۔ بال سیاہ اور عورتوں کی طرح ملائم۔ اور ان کے اندر ایک ایسی فراخ اور بلند پیشانی پر مانگ نکلی ہوئی جسے ذہانت اور شرافت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ آنکھیں موٹی اور سیاہ۔ جن سے طباعی کا اظہار ہوتا تھا۔ اور مسکراہٹ ایسی خوشگوار اور راحت جس کو طبیعت از خود اس کی طرف کھچی جاتی تھی۔

فطرتاً لارڈ ولیم بڑا ملنسار۔ امیرانہ تکبر سے خالی۔ نیک اور پاک۔ اور آزاد سیاسی خیالات کا آدمی تھا۔ وہ بے شمار روپیہ خیرات میں صرف کرتا تھا۔ مگر دکھاوے کے لئے نہیں۔ اس کے خادم تہ دل سے اس کی عزت کرتے تھے۔ اور احباب اسے اپنا سچا دوست اور مونس جانتے تھے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کی عمر ۴۲ سال کے قریب تھی۔ مگر اگنیس ورنن کی صورت دیکھنے سے پہلے کبھی جذبات لطیف سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ ایک روز وہ نارووڈ میں اپنے کسی دوست کی ملاقات کے لئے گیا۔ واپس آرہا تھا کہ اتفاقاً اس کوٹھی کی طرف جا نکلا۔ جس کے پائین باغ میں اس نے وہ صورت دیکھی۔ جس کا تصور اس دن سے ہر وقت اس کے ذہن میں قائم رہتا تھا۔

اس نے مسز مارٹیمر سے بالکل سچ کہا تھا کہ میں اس کوٹھی کی عزلت نشین حسینہ کی پرستش کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ اور سچ پوچھئے تو اس حسینہ کی بھی کیا۔ وہ اس زمین کی پرستش کرتا تھا۔ جہاں وہ قدم رکھتی تھی۔ واقعی اس کی محبت بت پرستی کی حد تک پہنچتی تھی۔ اور لطف یہ کہ آج تک اسے اپنے محبوب سے ایک لفظ کی گفتار کا موقعہ نصیب نہیں ہوا۔ اتنا بھی نہیں کہ وہ اس کی نگاہ محبت کا جواب نگاہ لطف سے دے۔

پس اس دل کو جس میں اتنا تیز جذبۂ عشق موجود ہو۔ ہر قسم کے دنیاوی تعصبات اور آلائش سے پاک سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کسی غرضمند شخص کو یہ قدرت حاصل نہیں ہوتی۔ کہ وہ اتنی پاک اور بے ریا محبت کو اپنے سینہ میں جگہ دے۔

ایسا فیاض۔ دیانتدار اور نیک نہاد امیر بڑے اضطراب کی حالت میں اس بڑھیا کی آمد کا منتظر ہے۔ جس نے آج رات اس سے ملنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔



آہ! اگر اس دنیا کے سبھی امیر اسی شان کے ہوتے جیسے ارل آف الینگھم اور لارڈ ولیم ٹریولین تھے۔ تو خاندانی امارت کا سلسلہ ناستاہی ثابت ہو سکتا تھا۔ مگر افسوس کہ حالات موجودہ میں مجموعی طور پر امراء بگڑے دل۔ خود غرض۔ ظالم۔ خود پرست۔ جاہل۔ بُردباری سے محروم۔ بے اصول۔ عیاش اور ظالم دیکھے جاتے ہیں۔ اور ایسوں کے زوال کی پیش بینی امر دشوار نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خاندانی امارت کا طریقہ خواہ کسی صورت میں ہو۔ سخت معیوب اور قابل مذمت ہے۔ ہم نہیں جانتے اس کی ایجاد کسی شریر النفس نے کی تھی یا کسی بیوقوف نے۔ بہر حال قدرت نے ہر انسان کو مساوی حیثیت میں پیدا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا تھا۔ اس لئے محض خاندانی نجابت صاحب اختیار بننے یا ثروت غصب کرنے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ نہ ایک نسل کو اس بات کا اختیار ہے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں کے متعلق کسی طرح کی پابندیاں قائم کرے۔ سچ پوچھو تو جس طرح ہمیں اس بات کا حق حاصل نہیں۔ کہ اپنے افعال سے آئندہ نسلوں کو غلامی کی زنجیروں کا پابند بنائیں۔ اسی طرح ہمارے اسلاف کو بھی اس کا مطلق اختیار نہ تھا کہ وہ ہماری آزادی برباد کرنے کا ذریعہ بنتے۔ اگر اسلاف نے کسی قانون یا مجموعہ قوانین کو اپنے لئے بہتر جانا تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہم بھی اندھا دھند اسی کی تقلید کرتے چلے جائیں۔ نہیں۔ زمانہ ہر وقت بدلتا ہے۔ لوگوں کے خیالات میں ہر وقت تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور لازم ہے کہ خلقت کے عام رجحان کو معلوم کرنے کے لئے عام حق انتخاب کا طریق رائج ہو۔ غرض ان باتوں کی ہے کہ

ہر شخص ووٹ دے سکے۔

ہر بات کا فیصلہ عام رائے سے ہو۔

ووٹ دینے میں کسی جائداد کی شرط نہ ہو۔

قائم مقام تنخواہ دار ہوں۔

پارلیمنٹوں کی میعاد ایک سال کے لئے ہو۔

انتخابی حلقے مساوی ہوں۔

اگر ہر جگہ انہی اصولوں پر عمل کیا جائے۔ اور انہی کے مطابق سب کاروبار ہوں۔ تو دیکھیں راحت و اقبال۔ امن و سکوں کا دور کیونکر جاری نہیں ہوتا۔

سخت شرمناک حالت ہے۔ اس قوم کی جس میں قومی سپرٹ موجود نہیں۔ جو از خود دلگیر کی فقیر بنے رہنا منظور کرتی ہے۔ اور جو اپنے حقوق اور اختیارات کے لئے کوئی تحریک نہیں کرتی۔

امرا اور باقی صاحب اختیار لوگ عام کے مجمعوں کی تضحیک کرتے ہوئے انہیں ہجوم قرار دیتے ہیں مگر "ہجوم" میں بھی تو بہتیرا امرا اور صاحب دیانت لوگ موجود ہوتے ہیں۔ اور مزدوروں میں بھی عزت داری کا وجود عنقا نہیں سمجھا سکتا۔

نادان لوگ! وہ یہ نہیں محسوس کرتے۔ کہ دس پندرہ ہزار کا مجمع کسی عظیم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مسئلہ پر بحث کی غرض سے جمع ہو۔ تو اس میں پانچ چھ سوید معاش اور گرہ کٹ آدمیوں کا گھس آنا تعجب کی بات نہیں۔ کالی بھیڑیں دنیا کے ہر طبقہ اور ہر مقام میں پائی جاتی ہیں۔



ہاں مگر یہ سب کچھ لکھنے کے بعد ہمیں پھر ایک بار اس بات پر زور دینا پڑتا ہے کہ ہم ہرگز ہرگز فساد اور امن شکنی کے حامی نہیں ہیں ہماری رائے میں موجودہ خرابیوں کی اصلاح کے لئے ایک عظیم اخلاقی تحریک کی ضرورت ہے جو اس طرح سارے ملک پر حاوی ہو جیسے طوفان بحر ناپیدا کنار کو عظیم الشان امواج کا مجموعہ بنا دیتا ہے۔ جوش سے زیادہ وقار قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور لافائٹ کے یہ قابل یادگار الفاظ ہر شخص کی زبان پر ہونے چاہئیں۔ کہ "کسی قوم کے لئے آزادی سے باخبر ہونا ہی یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ وہ اُس کی طالب ہے۔ اور کسی قوم کے لئے آزادی پر آمادہ ہو جانا ہی اس کی آزادی کے لئے کافی ہے"

اے میرے محب قوم ہموطنو۔ اس شاندار منتر کو اپنی زندگی کا عمل بنانا تمہارا فرض ہونا چاہیئے۔ اس تکلیف اور فاقہ کشی کو دیکھ کر جس میں لاکھوں آدمی مبتلا ہیں۔ صاحب ایمان بیکاروں کو تلاش کے باوجود کام نہ ملنے پر بھیک کی حالت میں محتاج خانوں میں زندہ دفن ہوتے دیکھ کر مزدوروں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھے جاتا اور ان کے تیم گرسنہ بیوی بچوں کی پریشانی حالی اور خانماں بربادی کو دیکھ کر غریب معززین کار عورتوں کو آنکھوں کا تیل نکالتے۔ امراء اور خود غرض پادریوں کو گستاخانہ سلوک کرتے اور سارے اختیارات غصب کرتے ہوئے دیکھ کر غم و الم کے مارے دبے ہوئے بنی نوع انسان کی خستہ حالی بازار حسن میں عشوہ فروشوں کی اخلاقی پستی اور تباہی اور صدہا اور ایسی ہی خرابیوں کو دیکھ کر جن کی تفصیل بجائے خود ایک وقت طلب امر ہے۔ جو شخص ملک کی اصلاح اور ترقی کی تحریک میں حصہ نہیں لیتا۔ کوئی ہے جو اسے مہذب۔ رحمدل یا محب وطن کہے گا؟



لیکن ذکر تو لارڈ ولیم بڑ ولیمین کے مسز مارٹیمر کا انتظار کرنے کا تھا۔

خیر ہم مختصراً کہتے ہیں کہ انتظار بسیار کے بعد وہ بیچاری پارک سکوائر والے مکان میں پہنچ گئی اور اس نیک دل امیر کے روبرو جا پہنچی۔ جو نہیں جانتا تھا کہ یہ عورت جسے میں نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اپنا محرم راز بنایا کیتنی فتنہ ساز اور ناہنجار ہے۔

اس سے مخاطب ہو کر لارڈ ولیم نے کہا: "میں بہت دیر سے آپ کی آمد کا انتظار بے صبری سے کر رہا تھا۔ لیکن اب کہ آپ آگئی ہیں میں نہیں جانتا۔ آپ مجھے کیونکر مدد دے سکیں گی؟"

بڑھیا کہنے لگی "مائی لارڈ مثل مشہور ہے جس کا اپنا دل کمزور ہو۔ وہ دوسرے کے دل پر کب قابو پا سکتا ہے۔ آپ کو لازم ہے۔ ہمت و استقلال سے کام لیں۔ تبھی آپ کے لئے کچھ امید پیدا ہو سکتی ہے۔"

"میڈم میں مایوس نہیں ہوں" امیر موصوف نے جواب دیا۔ "تاہم اپنے آپ کو اس شخص کی طرح پاتا ہوں۔ جو ایک کثیف دھند میں راستہ طے کر رہا ہو۔ اور یہ نہ جانے۔ مجھے کس طرف کو قدم بڑھانا ہے۔ تنہا اور بے مدد اس دلفریب حسینہ تک میرا رسائی پانا غیر ممکن ہے۔ اور مدد حاصل کر کے بھی میں کوئی بات ایسی نہیں کرنا چاہتا۔ جو ایک ایسے پاک و بے ریا دل کو جو اس حسینہ کا ہے ذرا سا بھی صدمہ پہنچائے۔"

مسز مارٹیمر سرد مہری سے کہنے لگی "میرا خیال تھا آپ میری معرفت اس کے نام کوئی خط بھیجیں گے۔ لیکن اب یہ دیکھ کر کہ آپ حد سے زیادہ تکلف سے کام لے رہے ہیں۔ اور بال کی کھال نکالتے ہیں۔ میں خود حیران ہوں آپ کو کیوں کر مدد دوں۔"

"بات یہ ہے" لارڈ ولیم بڑے اضطراب اور پریشانی کی حالت میں کہا "بات یہ ہے کہ مجھے اس کے نام خط لکھتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ڈر اس بات کا ہے۔ کہ مبادا اس طرح سے اسے کوئی ایسا رنج پہنچے جس کا اثر ناقابل تلافی ہو۔"

"حالانکہ خود آپ ہی نے مجھے بتایا تھا کہ ایک بار میں نے خط لکھ کر اس کی خادمہ کو رشوت کے ذریعہ سے اس تک پہنچانے کی کوشش کی تھی" مسز مارٹیمر نے طنز اور حقارت کے انداز سے کہا۔

"میڈم آپ ناراض نہ ہوں" نوجوان امیر نے نرمی سے جواب دیا "یہ سچ ہے۔ میں نے اگنیس کے نام ایک خط لکھا تھا جس میں یہ درج تھا کہ مجھے تم سے محبت ہے۔ مگر میرے ارادے بالکل پاک اور عزت دار ہیں۔ اس خط میں یہ بھی درخواست موجود تھی۔ کہ مجھ سے چند منٹ کے لئے ملے۔ اور چونکہ آپ تک رسائی حاصل کرنے کا میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس لئے اس ذریعہ سے اظہار خیالات کے لئے معاف فرمائیے۔ یہ سب کچھ میں نے اُسے لکھا تھا۔" ٹریولین نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔" لیکن سچ پوچھئے۔ تو یہ میری انتہائی مایوسی دیوانگی اور سخت ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ تھا۔ اور مجھے خود اس بات پر حیرت ہے کہ میری طرف سے ایسی حماقت کا اظہار کیونکر ہوا۔ بہر حال جیسا میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ خادمہ نے وہ رقعہ اس کے پاس لے جانے سے انکار کر دیا۔ اور میں نے بھی اس وقت معلوم کر لیا کہ جو کچھ میں نے کیا وہ فی الحقیقت نازیبا تھا۔"

"جس کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ میرے ذریعہ سے جو اگینس سے پورے طور پر واقف ہوں۔ اس قسم کا خط دوبارہ بھیجنے کو تیار نہیں ہیں۔" اس عیار اور عمر رسیدہ عورت نے کہا۔" لیکن یقین جانئے۔ میری رہبری منظور نہ کرنے میں آپ ایک سخت غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیا آپ سچ مچ یہ خیال فرماتے ہیں کہ میرے لئے ایک ایسی معصوم اور سادہ مزاج لڑکی کو جیسی کہ اگینس ہے۔ آپ کے خط کو نظر شوق سے دیکھنے کے قابل بنانا ایسا ہی ناممکن العمل فعل ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ میں کم از کم ایسا انتظام نہ کر سکوں گی۔ کہ آپ کے خط کو دیکھ کر اس کے ذہن کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے۔"

ٹریولین کہنے لگا۔" میڈم اس میں شک نہیں کہ اگر آپ یہ سب کچھ کر سکیں۔ تو میرے لئے باعث اطمینان ہوگا۔ لیکن اس سے کئی ہزار گنا خوشی مجھے اس صورت میں محسوس ہوتی۔ کہ آپ اس سے میری ملاقات کرانے کی کوئی سبیل پیدا کر سکتیں۔"

"یہ سراسر دیوانگی ہے۔" بڑھیا نے کہا۔" کیا آپ اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتے۔ کہ کسی عورت کو اجنبی مرد سے ملاقات کرنے پر آمادہ کرنے کی نسبت اس کا خط وصول کرنے کے لئے تیار کر لینا بہت سہل ہوتا ہے۔ آپ ہی ذرا انصاف سے کام لیں۔ تو محسوس کریں گے کہ ذاتی تعارف سے پہلے تحریری تعارف ضروری اور قدرتی ہوتا ہے۔ اس لئے مائی لارڈ آپ مجھ پر بھروسہ رکھیں۔ اور یقین جانئیں کہ جو کچھ میں کر رہی ہوں وہ آپ ہی کی بہتری کے لئے ہے۔ میں اگینس کے مزاج سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور ان معاملات کو خوب سمجھتی ہوں۔ ان سب باتوں کے علاوہ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ عشق اپنے مریضوں کو دور اندیشی کے معاملہ میں ضرور گمراہ کر دیتا ہے۔"

"خیر جس طرح آپ کی مرضی۔" لارڈ ولیم نے بہت دیر سوچنے کے بعد کہا۔" میں آج رات ایک

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خط لکھ رکھوں گی آپ کل صبح آکر اسے لے جانا۔"

"بہت اچھا" عمر رسیدہ عورت نے جواب دیا۔ "اور یقین جانئے کہ اس خط کی تحریر کے بعد چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر میں آپ کو امید افزا جواب لاکے نہ دوں۔ تو میرا نام مارتھیر نہیں۔"

یکایک ڈبلیو ملین کو ایک معاملہ یاد آگیا۔ جس کا خیال بارہا اس کے ذہن میں پیدا ہوا تھا مگر اب تک وہ اسے زبان پر لاتے ڈرتا تھا۔ کہنے لگا "اس بات کا آپ کو یقین ہے۔ کہ اگنیس کے والد نے اس سے پہلے اپنی پسند کے کسی شخص کے ساتھ اس کی مناکحت کا انتظام نہیں کر رکھا۔ کیونکہ اس نے بڑھتے جوش کے ساتھ کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اور کونسی وجہ ہے کہ وہ اسے ایسی تنہائی میں رہنے پر مجبور کرتا ہے۔"

مسز مارتھیر پُر اعتماد لہجہ میں گویا کوئی جانے جو کچھ وہ کہہ رہی ہے۔ اس کا اسے کامل یقین ہے کہنے لگی۔ "میری رائے میں آپ کے اندیشہ کی کوئی بنیاد نہیں۔ اس حسینہ کے تنہائی میں رکھے جانے کا معاملہ ایک راز ہے۔ جس کا سردست مجھے بھی علم نہیں۔ لیکن اس بے خبری کے باوجود میں آپ کو اس بات کا اطمینان دلاتی ہوں۔ کہ اگنیس کے والد کا ایسا منشا جو آپ اس سے منسوب کرتے ہیں ہرگز نہیں ہے۔"

"اوہ! تو کیا میرے لئے امید کی گنجائش ہے" لارڈ ولیم نے خوش ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ پر رونق آگئی۔ اور آنکھیں بھی قلبی مسرت سے چمکنے لگیں۔

مسز مارتھیر بولی "آپ جیسے صاحب حیثیت امیر کو جسے خدا نے دولت۔ خوبصورتی اعلےٰ تعلیم اور اخلاق سب کچھ دیا ہے۔ ایک ایسی دوشیزہ کا عشق حاصل کرنے اور انجام کار اس سے شادی کر لینے کی سوال میں مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ جو دنیاوی معاملات سے بالکل بیگانہ تنہائی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔"

"نہیں میڈم مجھے آپ کے خیالات سے اتفاق نہیں" لارڈ و... لہجہ میں کہا "میں نہیں چاہتا۔ اس حسینہ کو میری دولت یا ثروت کی چاہ ہو... تو یہ ہے۔ کہ اس کے دل میں میری ذات کے لئے عشق پیدا ہو۔"

"خیر اطمینان رکھیئے۔ یہ بھی ہو جائے گا" مسز مارتھیر نے ... اٹھتے ہوئے کہا "کل صبح میں آپ سے وہ خط لینے آؤں گی۔ ا... صبح کسی عظیم ...

...سننے لگے ... دل میں بھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سیدھا اس مکان پر جانے کا ہے۔ جس میں آپ کی معشوقہ رہتی ہے۔ پھر سہ پہر یا شام کو میں جواب لے کر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی۔"

"میڈم میں بے صبری سے آپ کی آمد کا انتظار کروں گا" ٹریویلین نے بڑھیا کے جاتے پر اخلاق آمیز طریق پر دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

پھر جب مسز مارٹیمر رخصت ہو گئی۔ تو نوجوان ایبر میز کے قریب بیٹھ کر انگینس ورنن کے نام خط لکھنے لگا۔

لیکن یہ کام اتنا سہل ثابت نہ ہوا جس قدر اس نے سوچا تھا۔ اس نے کاغذ کے کئی تختے خراب کئے۔ کم و بیش ایک سو بار مضمون کا آغاز کیا۔ اور اتنی ہی مرتبہ مایوسانہ انداز سے قلم میز پر رکھ دیا۔ کبھی وہ یہ سمجھنے لگتا۔ کہ خط کی طرز تحریر ضرورت سے زیادہ بے تکلفانہ ہے۔ اور کبھی یہ سوچتا۔ کہ وہ اتنی عامیانہ ہے کہ مطلب ادا نہیں کر سکتی۔ بارہا اُسے یہ خیال آتا کہ ایک ایسی نیک اور پاک خاتون کے نام اس قسم کا خط لکھنا حد اعتدال سے تجاوز کرنا ہے اور پھر ذرا دیر بعد وہ کہتا۔ میرا ایسے خط لکھنا ہی غیر واجب ہے۔ مختصر یہ کہ ایک گھنٹہ تک اس کے ذہن میں اتنے عجیب اور متضاد خیالات اٹھتے رہے۔ کہ آخر کار اسے اپنے آپ کو اس کام کے ناقابل تصور کرنا پڑا۔

لیکن پھر سوچا کہ مسز مارٹیمر آئے گی۔ تو خط کی بجائے اسے کیا دوں گا۔ ناچار پھر قلم ہاتھ میں لیا اور حسن اتفاق سے اب کی مرتبہ خط کا آغاز ایسے عمدہ طریق پر ہوا۔ جو اُس کے نزدیک اطمینان بخش تھا۔ پس اُس نے روانی سے لکھتے ہوئے جلدی ہی اُسے مکمل کر لیا۔ اور پھر جب اُسے آخری صورت میں پڑھا تو اُس کا مضمون حسب ذیل تھا۔

حسن و جمال کی ملکہ اور تمام خوبیوں کی مالک مس ورنن کو میرا سلام پہنچے۔ ایک اجنبی آپ سے ایسے انداز سے مخاطب ہونے کے لئے معافی کا خواستگار ہے۔ جس سے یقیناً آپ کے دل کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ اگر راقم کو اس بات کا یقین نہ ہوتا۔ کہ جو کچھ وہ لکھ رہا ہے۔ وہ خلوص دل پر مبنی ہے۔ اور اس کی تحریر کو کسی بری نیت یا فاسد ارادہ سے تعلق نہیں۔

میں اس خط کے آغاز میں آپ کو مخاطب کرنے کی جرأت کے لئے پھر ایک بار معافی کا خواستگار ہوتا ہوا التجا کرتا ہوں کہ ان سطور کو آخیر تک پڑھنے کی عنایت سے محروم نہ رکھیئے گا۔ میں کاتب الحروف وہی ناچیز شخص ہوں۔ جسے آپ نے گاہ بگاہ اپنے مکان کے نواحات میں پھرتے دیکھا ہے۔ اور اس خط کے نیچے میرا نام دیکھ کر آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ سوسائٹی میں میرا رتبہ حقیر نہیں ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پھر میں ایمانداری سے کہہ سکتا ہوں کہ میرا چلن آج تک بے داغ رہا ہے۔ اور میں آپ کے سامنے ایک لفظ بھی ایسا کہنے کی جرأت نہیں کروں گا۔ جسے مجھے آپ کے والد کے سامنے کہنے میں عار ہو۔

اس مختصر تمہید کے بعد اصل مطلب کی طرف آتے ہوئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے حسن سحر افروز نے میرے دل پر عظیم اثر پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی بات مجھے آپ کا بے دام غلام بنانے میں کم تھی۔ تو وہ حامل رقعہ کی اس توصیف سے پوری ہو گئی ہے۔ جو اس نے آپ کی خصائل کی نسبت کی ہے میں خود مالدار ہوں۔ اور اس لئے اگر آپ دولتمند بھی ہوں۔ تو میرے لئے آپ کے نام خط لکھنے کا مدعا ہرگز مالی پہلو سے خود غرضانہ نہیں ہے۔ اگرچہ میری دلی خواہش یہی ہے۔ کہ آپ کسی امیر کبیر کی دختر نہ ہوں۔ کیونکہ اس صورت میں آپ کو اس بات کا یقین ہو جائے گا۔ کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ وہ سراسر بے غرضانہ ہے۔ بس ورنن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر میرے لئے آپ سے تعارف حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ ہوتا۔ تو میں ہرگز یہ طریق عمل اختیار نہ کرتا جس کی نسبت میرے دل میں یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہیں اس سے آپ کے قلب نازک کو صدمہ نہ پہنچے۔ یا آپ مجھ سے خفا نہ ہو جائیں۔ لیکن میں پھر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میری محبت سچی اور خلوص دل سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اگر آپ مجھے اس مضمون پر اپنے والد سے خط و کتابت کی اجازت دیں۔ تو میں اسے بڑی خوشی سے منظور کروں گا۔ یا اگر وہ مجھ سے ملنے کے لئے تشریف لائیں۔ تو میں اسے اپنی خوش نصیبی تصور کروں گا۔ لیکن اگر اس اثنا میں میری نسبت آپ مزید حالات جاننے کی خواہش رکھیں تو میں التجا کرتا ہوں کہ زیادہ نہیں تو صرف چند منٹ کے لئے مجھے اپنے سامنے حاضر ہونے کا موقعہ دیجئے۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کہ ایسی اجازت حاصل کر کے مجھے کتنی خوشی حاصل ہو گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ کہ یہ ملاقات مسز مارٹیمر کی موجودگی میں ہو۔ کیونکہ میں ہرگز کوئی ایسی بات آپ کے سامنے کہنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ جسے میں آپ کے والد یا دوستوں کے روبرو بیان کرنا موجب عار سمجھوں۔ لے کاش کوئی ذریعہ ہو۔ کہ میں ثابت کر سکوں میری محبت کس درجہ صادق۔ میری عقیدت کتنی زبردست اور میرا عشق کس قدر وسیع ہے۔

مس ورنن یقین فرمائیے۔ میری راحت کا دار و مدار فقط آپ کے جواب پر ہے۔ کیا آپ سے محبت کرنے میں مجھ سے ناعاقبت اندیشی کا اظہار ہوا ہے؟ اگر ایسا ہو تو میں عرض کرتا ہوں کہ محبت ایک ایسا جذبہ ہے جس پر انسان کو مطلق اختیار نہیں۔ جس شخص نے کسی اور دیوتا کو نہیں جانا وہ اگر سورج کی پرستش کرنے لگے۔ تو قابل الزام نہیں۔ کیونکہ روشن اور دلفریب چیز کی طرف ہر ایک دل از خود کھچا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے دل نے چونکہ کسی اور صنم کو نہیں دیکھا۔ اس لئے وہ آپ کو نیک اور خوبصورت دیکھ کر آپ ہی کا پرستار بن چکا ہے۔ پس میری التجا یہ ہے۔ کہ میرے اس فعل کو نگاہ خشم سے نہ دیکھئے گا۔ اور نہ اس طرز عمل کو جسے میں نے اس لئے اختیار کیا۔ کہ اپنے جذبات آپ تک پہنچاؤں اپنی کدورت کا ذریعہ بنائیے گا۔ ایک دیانتدار آدمی خالص اور پرشوق محبت کا تحفہ لے کر حاضر ہوا ہے۔ اُسے حقارت کے ساتھ نظر انداز نہ کیجئے گا۔ اگر عشق کرنا جرم ہے تو میں اس جرم کا اعتراف

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کر کے رحم کا ملتجی ہوں۔ مگر ایسا نہ ہو۔ اس جرم کے بدلے آپ مجھے خاموشی کی صورت میں ناقابل برداشت سزا دیں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک جان کی راحت کا دارومدار آپ کے فیصلہ پر ہے۔ اور یہ آپ کے اختیار میں ہے۔ کہ اُسے خوشی سے معمور کر دیں۔ یا انتہائی رنج و الم میں مبتلا۔ اس کے ساتھ ہی میری پیاری اگنیس۔ ۔ ۔ آہ بے اختیاری میں مجھ سے آپ کے نام کے ساتھ ایک ایسا لفظ لکھا گیا جس کے اظہار کا مجھے سر دست کوئی اختیار نہیں تھا۔ مگر اب کہ وہ ضبط تحریر میں آ چکا۔ میں اُسے مٹانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ۔ ۔ اس کے ساتھ ہی جیسا کہ میں کہہ رہا تھا۔ اگر آپ کا دل کسی اور شخص سے وابستہ ہو چکا ہو۔ اگر کوئی اور انسان مجھ سے زیادہ خوش نصیب آپ سے شادی کا اقرار حاصل کر چکا ہو۔ تو اسے راحت افزا حسینہ میں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی آپ کو اپنی توجہ سے دق نہیں کروں گا اور نہ کبھی اپنے ناچیز وجود کو آپ کی نظروں میں لانے کا موجب بنوں گا۔ کیونکہ میری محبت انتہائی احترام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور میری ہرگز یہ خواہش نہیں۔ کہ آپ کے دل میں ذرا سا بھی رنج پیدا کروں۔

میں ہوں آپ کا سچا مداح اور عقیدت مند دوست

ولیم ٹریہامین

اس خط کا مضمون اس نوجوان امیر کے لئے ہر طرح اطمینان بخش ثابت ہوا۔ اس نے محسوس کیا۔ کہ اس کی تحریر کافی معقول ہے۔ اور گو یہ بالکل نہیں۔ تاہم میرے مطلب کو اچھی طرح واضح کرتی ہے۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ اس تحریر میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جو اس حسینہ کے پاک دل پر کسی طرح کا مضر اثر پیدا کر سکتی ہو۔ اور جیسا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ اس اعتماد کے باعث جو عالم شباب کا حصہ ہوتا ہے۔ اس نے اس خط کی تحریر کے ساتھ ہی یہ سمجھنا شروع کر دیا۔ کہ میرا مدعا نصف سے زیادہ پورا ہو چکا۔

اس نے خط کو تہہ کر کے لفافہ میں ڈالا۔ اور اس پر مہر لگا کر اس خیال سے آتشدان پر رکھ دیا کہ مسز ہارٹیم آئے گی تو اس کے حوالہ کر دوں گا۔ اس کام سے فارغ ہو کر وہ ایک اندرونی کمرہ سے چھوٹا سا دستی بیگ اٹھا لایا۔ اسے کھول کر اس میں سے چند رنگین تصاویر نکالیں جن میں سے ایک پر اس کی توجہ غیر معمولی دلچسپی کے ساتھ مرکوز ہو گئی۔

یہ تصویر اس کی محبوبہ اگنیس ورتن کی تھی۔ اور اس نے اسے اپنے ہاتھ سے کھینچا تھا۔ تصویر ایسی مکمل اور عمدہ تھی۔ کہ کوئی ماہر نقاد بھی جس نے اگنیس کی صورت کو نظر غور سے دیکھ لیا ہو اس پر کوئی حرف گیری نہ کر سکتا تھا۔

بے شک اس پرزہ کاغذ پر اس پری طلعت نازنین حسینہ کی بالکل صحیح تصویر موجود تھی۔ وہی صورت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہی چہرہ تھا اور وہی خط و خال۔ ویسی ہی صفائی سے مختلف رنگوں میں موجود تھے جو کسی ماہر مصور کا حصہ سمجھی جا سکتی ہے۔ آنکھیں ویسی ہی سیاہ اور دلفریب۔ پیشانی ویسی ہی فراخ اور اثرات ذہانت سے درخشندہ۔ ویسے ہی سیاہ ریشمی ملائم بال جو تصویر میں بھی اصل کے مطابق نظر آتے تھے۔ ویسا ہی سرخ منہ اور اس پر وہی معصومانہ مسکراہٹ جو اگنیس ورنن کی صورت میں فرشتگان جنت کی جھلک پیدا کرتی تھی۔ اوہ! کتنا دلفریب چہرہ تھا! کیسی پیاری صورت تھی! کس قدر معصومانہ انداز تھا!

اور کچھ عجیب نہیں۔ کہ اس حسینہ کی یہ تصویر اس کی صورت سے اس قدر مشابہ اور ہر لحاظ سے اتنی مکمل تھی۔ کیونکہ نوجوان امیر نے اس کی تیاری پر غیر معمولی توجہ دی تھی۔ عرصہ دراز تک وہ مسلسل گھنٹوں اس کی تکمیل کے لیے محنت کرتا رہا۔ اس کا قاعدہ تھا کہ جب اس حسینہ کے دیدار کے بعد مکان پر آتا۔ تو ذہنی تصویر کو پیش نظر رکھ کر تصویر کی تیاری میں مصروف ہو جاتا۔ ایک بار جب اس نے اگنیس کو زیادہ غور سے دیکھا۔ تو اس سے اسے تصویر کے اتمام میں بہت زیادہ مدد ملی تھی کہ اس نے اپنی معشوقہ کی ایک ایسی عمدہ تصویر تیار کر لی جس میں کسی مزید اصلاح یا درستی کی گنجائش نہ تھی۔ جیسا کہ پگمیلین کی نسبت مشہور ہے کہ وہ اپنی محبوبہ گلاٹیہ کے بت کی پرستش کرتا تھا! اسی طرح لارڈ ولیم ڈریوبین اس تصویر کی پرستش کیا کرتا تھا۔ مگر نہیں۔ ہمارے خیال میں یہ تشبیہ نادرست ہے۔ اس لیے کہ وہ سنگتراش تو ایک سرد اور بیجان بت کا پرستار تھا۔ اور یہ نوجوان امیر اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ میں نے کاغذ پر جو تصویر تیار کی ہے۔ اس کا ایک زندہ اصل بھی موجود ہے۔ اور اسی زندہ اصل ہی کا تصور ہر وقت اس کے خیالات پر حاوی رہتا تھا۔

گھڑی نے ۱۰ بجائے اور لارڈ ولیم بدستور اس تصویر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جو اس کے سامنے میز پر موجود تھی کہ خادم نے کمرہ میں داخل ہو کر عرض کیا "حضور ایک خاتون جو اپنا نام ظاہر نہیں کرتی آپ سے ملنا چاہتی ہے۔"

لارڈ ولیم نے جھٹ سے تصویر کو اسی بیگ میں بند کر دیا اور خادم سے کہا "کچھ ہرج نہیں۔ تم اسے آ جانے دو۔"

نوکر سلام کر کے واپس چلا گیا۔ اور اس کے چند منٹ بعد ایک نامعلوم عورت کو ساتھ لیے واپس آیا۔ جس کے چہرہ پر نقاب تھی۔ نوکر کے واپس جاتے ہی اس خاتون نے نقاب ہٹا دی۔ اور جب لارڈ ولیم نے اس کی صورت دیکھی تو معلوم ہوا وہ ایک نہایت خوش وضع عورت اگرچہ اس کے چہرہ پر گہری زردی چھائی ہوئی تھی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عمر میں وہ ۳۰-۳۵ سال کے قریب تھی۔ بال کالے، آنکھیں بھورے رنگ کی اور دانت نہایت عمدہ اور ہموار تھے۔ وہ قد کی لانبی، خط وخال کے اعتبار سے موزوں اور بدن کی کسی قدر گداز تھی۔ اور اس نے نہ صرف فیشنیبل بلکہ نہایت اعلیٰ قسم کی پوشاک پہن رکھی تھی اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اعلیٰ تربیت کی کوئی خاندانی عورت ہے۔

لارڈ ولیم اس سے اخلاق کے ساتھ پیش آیا۔ اس سے بیٹھنے کی درخواست کی اور پھر اس انتظار میں ہوا کہ وہ اپنی آمد کا مدعا بیان کرے۔

عورت نہایت دلخوش کن اگرچہ کسی قدر افسردہ لہجہ میں کہنے لگی "آپ کو یقیناً اس بات پر سخت تعجب ہوگا۔ کہ ایک اجنبی عورت آپ سے اس طرح بے وقت ملنے آئی۔ لیکن مجھے جو بات دریافت کرنی تھی اس کے متعلق کسی اور سے امداد لینا غیر ممکن تھا۔ اور اگر آپ نے بھی مجھے وہ اطلاع مہیا نہ کی جس کی خاطر میں آئی ہوں تو مجھے سخت ہی رنج ہوگا۔"

لارڈ ولیم کو گفتگو کے اس پراسرار آغاز پر تعجب تو ہوا۔ مگر وہ کہنے لگا "مادام اگر آپ کی کوئی خدمت میرے امکان واختیار میں ہو۔ تو میں بخوشی اس کے لئے آمادہ ہوں۔"

نوجوان امیر کی طرف سے یہ تشفی بخش کلمات سن کر اس خاتون نے اپنا تعلق مختصر سمجھایا۔ اور پھر دفعۃً اصلی مضمون کی طرف آتے ہوئے کہنے لگی "میری رائے میں آپ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ سے پورے طور پر واقف ہیں۔۔"

ٹریولین نے جواب دیا "ہر چند کہ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ عمر میں مجھ سے بزرگ ہیں تاہم مجھے ان کی دوستی کا فخر حاصل ہے۔"

"پھر کیا آپ بتا سکتے ہیں وہ اس وقت کہاں ہیں؟۔۔۔ وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں؟" عورت نے غیر معمولی فکرمندی کے لہجہ میں کہا۔

"مادام افسوس کہ مجھے معلوم نہیں" لارڈ ولیم نے جواب دیا۔

"اے رحم خدا!" اس نے فرط الم سے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔

ٹریولین کہنے لگا "میں انہیں ایک ہفتہ سے نہیں ملا۔ لیکن۔۔ مادام کیا آپ کا مزاج ملول ہے؟ کیا میں آپ کی کسی طرح مدد کر سکتا ہوں؟"

اور یہ کہتے ہوئے امیر نوجوان نے اپنی جگہ سے اٹھ کر گھنٹی کی رسی کھینچنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

”نہیں نہیں مائی لارڈ نہیں“ اس خاتون نے کہا ”آپ گھنٹی نہ بجائیں۔ اور نہ کسی نوکر کو بلانے کی تکلیف گوارا کریں۔ میری طبیعت جلد ہی بحال ہو جائے گی۔ معاف فرمائیے۔ مجھے اپنے جذبات پر قابو نہیں“ اس نے آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

باوجود منع کرنے کے امیر موصوف معاً دوسرے کمرہ میں گیا۔ اور چشمہ کے پانی سے بھری ہوئی ایک صراحی اور شیشہ کا گلاس لے کر واپس آیا۔ پانی کا گلاس بھر کر کے اس نے اس عورت کو پیش کیا۔ وہ الفاظ میں شکریہ ادا نہ کر سکی۔ کیونکہ الفاظ نوک زبان پر آ کر رک گئے البتہ نگاہیں صاف اظہار ممنونیت کرتی تھیں۔

سرد پانی کا گلاس پی کر تازہ دم ہونے کے بعد وہ کہنے لگی ”مائی لارڈ۔ آپ کو یقین نہ سہی۔ اس کا کچھ خیال بھی ہے کہ آپ کا دوست سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کہاں ہے؟ کیا اس نے کبھی آپ سے لندن سے باہر جانے کا ذکر کیا تھا؟ کیا آپ کو یاد ہے کبھی اس نے انگلستان سے چلے جانے کا ارادہ ظاہر کیا؟ میں منت کرتی ہوں حضور، مجھے اس کا پتا دیجیے۔ کیونکہ آپ... نہیں جانتے۔ مجھے اس سے کس درجہ محبت ہے!“

ٹریویلین ان آخری لفظوں کو سنکر حیرت زدہ ہو گیا۔ کیونکہ وہ ایسی صداقت اور اعتماد کے لہجہ میں کہے گئے تھے۔ کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کی درستی پر شبہ نہ کر سکتا تھا۔ اور دوسری طرف حالانکہ وہ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کو اس زمانہ سے جانتا تھا۔ جب اس کی عمر بہت ہی کم تھی۔ تاہم اس نے یہ کبھی نہیں سنا تھا۔ کہ بیرونٹ موصوف شادی شدہ ہے۔ بخلاف ازیں وہ اسے ایک مسلم کنوارا سمجھے ہوئے تھا۔ اگر واقعی وہ کنوارا تھا۔ تو جو الفاظ اب اس حسینہ نے کہے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس کی داشتہ ہے۔ کیونکہ اسی محبت جس کا اظہار اس نے کیا اس قسم کی نہیں ہو سکتی۔ جو ایک بھائی کو بہن سے ہوتی ہے۔ اس کا تامل صاف ظاہر کرتا تھا۔ کہ وہ اس محبت کے شرمناک پہلو سے خوب واقف ہے۔

عورت نے جان لیا کہ ٹریویلین کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ نہایت دبی ہوئی مگر آواز میں جو بمشکل سنائی دیتی تھی... کہنے لگی ”مائی لارڈ حالات مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں آپ کو بتاؤں۔ واقعی میں آپ کے دوست کی داشتہ ہوں۔ ہاں اگرچہ مجھے اس سے اتنی محبت ہے جتنی کسی بیوی کو بھی اپنے شوہر سے نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود میں اس کی داشتہ ہوں۔ کیونکہ افسوس! میں ایک اور شخص کی منکوحہ ہوں۔ اور اب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مائی لارڈ مس نے غیر معمولی جوش کے ساتھ کہا "آپ کو اختیار ہے۔ چاہے مجھے نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ چاہے اپنے خادم کو حکم دیں۔ کہ وہ مجھے زبردستی مکان سے نکال دے۔ جو کچھ بھی آپ چاہیں کریں۔ بہرحال مجھے یہ ضرور بتا دیں۔ سر گلبرٹ کہاں رہتا ہے؟"

ٹریولین کچھ دیر کے لئے اس حسینہ کے پُرجوش کلمات سنکر حیرت زدہ ہوگیا۔ پھر جلدی ہی اپنے استعجاب پر غالب آکر وہ کہنے لگا "میڈم اطمینان فرمایئے۔ میں کوئی بات اس قسم کی نہ کروں گا۔ جس سے آپ کی پریشانی میں اضافہ ہو۔ اور یہ تو قطعاً غیر ممکن ہے۔ کہ میں آپ سے کسی طرح کا گستاخانہ سلوک کروں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک ہفتے سے نہ میری سر گلبرٹ ہنینہ کوٹ سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور نہ مجھے ان کی طرف سے کوئی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ پرسوں میں ان کے مکان واقع آلبنی میں گیا تھا۔ اور مجھے پتہ لگا۔ کہ وہ گھر پر نہیں ہیں۔ میں اپنا ملاقاتی کارڈ چھوڑ آیا۔ اور اس بات کا خیال نہیں کیا۔ کہ مزید حالات دریافت کروں۔ کیونکہ اس کا مجھے مطلق خیال نہیں آیا۔ کہ وہ کئی دنوں سے گھر پر موجود نہیں ہیں؟"

"حالانکہ مجھے ان سے ملے ایک ہفتہ سے اوپر ہو چکا ہے"۔ لیڈی نے بدقت اظہار غم کو روکتے ہوئے کہا "ان ایام میں میں ہر روز آلبنی میں جاتی رہی۔ مگر ہر بار یہی جواب ملا کہ وہ ابھی تک واپس نہیں آیا۔ . . افسوس کہ وہ واپس نہیں آیا!" اس نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا "اور نہ اس نے کوئی خط ہی لکھا ہے الٰہی یہ کیا اسرار ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہیں اُسے کوئی مہلک حادثہ پیش نہ آیا ہو؟"

"آپ ناحق اس قدر غمزدہ ہوتی ہیں"۔ ٹریولین نے مصیبت زدہ عورت سے جو اس قدر غم زدہ معلوم ہوتی تھی۔ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا "اگر آپ چاہیں تو میں ابھی ان کی نسبت جستجو کرنے جاؤں۔ ممکن ہے۔ آپ کی نسبت جو آخر ایک عورت ہیں۔ مجھے زیادہ کامیابی حاصل ہو؟"

"تم بڑے فیاض دل محسن"۔ اجنبی عورت نے کہا "میں آپ کی عنایات کا جو آپ ایک بالکل نامعلوم شخص سے کر رہے ہیں۔ کیونکر شکریہ ادا کر سکتی ہوں؟"

ٹریولین نے کہا "میڈم اول تو کسی مصیبت زدہ شخص کی امداد کرنا ہر انسان کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فرض مقدم ہے۔ پھر آپ جانیں سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ میرے بھی گہرے دوست ہیں۔ اور آپ کی زبانی ان کے عدم پتہ ہونے کی خبر سنکر مجھے سخت پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔ اس لئے میں آپ کی اور خود اپنی خاطر ان کی نسبت فوراً تحقیقات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔"

یہ کہتے ہوئے امیر موصوف اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مائی لارڈ" اس خاتون نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے گہرے جذبات کے زیر اثر کہا۔ "کیا میں امید کر سکتی ہوں۔ آپ مجھے اس بارہ میں جلد تر کوئی اطلاع دیں گے؟ یقین فرمایئے۔ جب تک مجھے سر گلبرٹ کی نسبت کوئی تسلی بخش اطلاع نہ ملے گی۔ میری پریشانی بڑھتی جائے گی۔ ۔ ۔ حالانکہ وہ اب بھی ناقابل برداشت ہو رہی ہے۔ ۔ ۔"

اتنا کہہ کر وہ زار زار رونے لگی۔

"میڈم" نوجوان امیر جو اس حسینہ کی پریشانی سے سخت متاثر ہو گیا۔ "آپ چاہیں تو میرے ساتھ چلیں۔ یا مناسب سمجھیں۔ تو میری واپسی کا یہیں انتظار کریں۔ ۔ ۔ اگرچہ میری رائے میں آپ کا یہیں ٹھہرنا اچھا ہوگا۔ آپ کی پریشانی ایسے حالات میں قدرتی سمجھی جا سکتی ہے۔ مگر امید ہے آپ دو گھنٹے صبر سے کام لیں گی لیکن شائد" اس نے یکایک کسی خیال کے زیر اثر کہا "شائد آپ کا مکان یہاں سے دور فاصلہ پر ہے؟"

خاتون نے جواب دیا۔ "میں کنزنگٹن ٹوان میں رہتی ہوں۔ اور اس لحاظ سے میرا مکان آپ کے مکان سے کچھ بہت دور نہیں۔ اگر آپ میرا یہاں ٹھہرنا معیوب نہ سمجھیں۔ یا اگر میرے یہاں انتظار کرنے سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا "تو میں یہیں آپ کی واپسی کا انتظار کروں گی۔"

"یقیناً کیجئے۔" فیاض دل امیر نے کہا "اور اگر میری عدم حاضری میں آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو۔ تو اپنا گھر سمجھ کر نوکروں کو حکم دیجئے۔ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کو فرض سمجھیں گے۔ میں جانے سے پہلے انہیں اس کی تاکید کر دوں گا۔"

وہ کہنے لگی "مائی لارڈ میں آپ کی ان تمام عنایات کا سچے دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ لیکن یقین فرمایئے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد مجھے نوکروں کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔"

ڈیوبین نے سلام کیا۔ اور رخصت ہو گیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۱۶۶ دو بھائیوں کا طبعی اختلاف ایک راز

چند منٹ کے عرصہ میں امیر موصوف کی گاڑی تیار ہوگئی۔ اور وہ اسے تیزی سے چلاتا۔ بازار پکاڈلی کی طرف روانہ ہوا۔ مگر اس کے منزل مقصود پر پہنچتے پہنچتے ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ اس جگہ سر گلبرٹ ہنٹیہ کورٹ کے مختصر حالات قلمبند کردیں۔

عمر میں وہ چالیس سال کے قریب تھا۔ قد کا لانبا۔ دیکھنے میں وجیہ اور صورت کا انداز تحکمانہ تھا۔ اب تک اس نے شادی نہیں کی تھی۔ اور لوگ کہتے تھے۔ کہ چھوٹی عمر میں ہی عورت کی بے وفائی سے دل شکستہ ہوکر جس سے اُسے بے حد محبت تھی۔ اس نے اس بات کا عہد کرلیا تھا۔ کہ کبھی کسی عورت کو دل نہیں دوں گا۔ یہ افواہ اس کے دوستوں میں عرصہ سے مشہور تھی۔ اور اس زمانہ میں بھی جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ جب کبھی یہ سوال اٹھتا۔ کہ ایک ایسا شکیل دولتمند اور دنیا کی تمام نعمتیں رکھنے والا شخص کیوں شادی نہیں کرتا تو اس کا جواب عموماً وہی دیا جاتا تھا۔ جو اوپر بیان کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا۔ بیرونٹ نہ صرف شکیل اور وجیہ تھا۔ بلکہ اسے چار ہزار پونڈ سالانہ کی جو آمدنی تھی وہ بجائے خود لندن کی سب سے خوبصورت اور جوان عورتوں کے دل میں اس کے لئے کشش پیدا کرسکتی تھی۔ لیکن اس فراغ بالی کے باوجود وہ کفایت شعاری سے زندگی بسر کرتا تھا۔ اس کا دیہات میں کوئی مکان نہ تھا۔ آلبنی میں اس کی سکونت تھی۔ عادات کے لحاظ سے تنہائی پسند اور زمانہ کے شور شر سے علیحدہ رہنے کا خواہشمند تھا۔ اور بہت کم ایسا ہوتا۔ کہ وہ لندن چھوڑ کر باہر جاتا۔ اُسے مطالعہ کا بہت شوق تھا اور فنون لطیفہ بھی اس کے لئے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ وہ خود اپنے منہ سے بارہا کہا کرتا کہ میری فضول خرچی کی فقط دو صورتیں ہیں۔ یا یہ کہ کوئی نادر تصویر خرید لوں یا کوئی نایاب چیز۔ لیکن انہیں بھی وہ اپنے پاس نہیں رکھتا تھا۔ یا اپنے دوستوں کو بانٹ دیتا۔ یا عجائب خانوں میں بھجوا دیتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ وہمی طبیعت کا آدمی تھا۔ اور جو کچھ کہ مول لے لیتا [illegible] دینا ضروری سمجھتا تھا۔ مگر اصل سبب یہ تھا۔ کہ وہ ایسے نادرات کو تنہا دیکھ کر یا پارٹیوں سے پہلے کبھی خاص مسرت محسوس کرتا تھا۔ کہا کرتا کہ مجھ کو [illegible] ان میں ایسی چیزیں چونکہ لوگوں کے رحم پر پڑی رہیں گی۔ اس لئے مجھے اسی میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کہ میرے دوست انہیں اپنے ہاں بحفاظت رکھیں۔ یا عجائب خانوں کے منتظم ان کی نگہداشت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کریں۔ طبعاً وہ نہایت فیاض تھا۔ لیکن اپنے ڈھنگ پر اور چونکہ وہ خود ایسے ثادرات کو قدر کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اس لئے سوچتا تھا۔ کہ میرے دوست بھی ان کی قدر کریں گے۔

سر گلبرٹ کا ایک بھائی تھا۔ مزاج میں اس سے بالکل مختلف بلکہ متضاد۔ جیمز ہیتھ کوٹ یعنی دوسرا بھائی ایک نہایت حریص۔ لالچی۔ بے اصول اور سخت ریاکار وکیل تھا۔ اور جیسا کہ اکثر ہو جاتا ہے ان خرابیوں کے باعث مالدار بہت تھا۔ اس کی عمر سر گلبرٹ سے دو سال کم تھی۔ مگر دن بھر کاروبار میں مصروف رہنے۔ بخل اور برے جذبات کے اثر کے باعث وہ قبل از وقت بوڑھا نظر آنے لگا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بڑے بھائی سے دس سال بڑا معلوم دیتا تھا۔ سر کے بال سپید ہو چکے تھے۔ حالانکہ سر گلبرٹ کے ابھی تک سیاہ تھے۔ یہ خم کمر ہو گیا تھا۔ اور وہ تیر کی طرح سیدھا۔ جیمز بجائے خود غیر شادی شدہ تھا۔ مگر اس کی وجہ وہ نہ تھی۔ جو اس کے بھائی سے منسوب کی جاتی تھی۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ اس کا دل ہی ایسا واقع ہوا تھا۔ جو صرف ایک چیز سے محبت کر سکتا ہے۔ یعنی زر۔ عشق کے پاک تر جذبہ کے لئے اس میں مطلق گنجائش نہ تھی۔ بیڈ فورڈ رو ہولبورن میں وہ ایک نہایت خوشنما مکان میں رہا کرتا تھا۔ جس کے کمرے ہر قسم کے سامان عشرت سے آراستہ تھے۔ کیونکہ اس کا عقیدہ تھا۔ کہ دنیا میں صرف وہی لوگ ترقی کر سکتے ہیں۔ جن کا ظاہر عمدہ ہو۔ اور اگر دفتر کی حالت خراب ہو۔ تو بہت لوگ جو نفع بخش موکل ثابت ہو سکتے ہیں۔ واپس چلے جاتے ہیں اس کا مدعائے زندگی فقط ایک تھا یعنی یہ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ روپیہ کمایا اور دولت جمع کی جائے۔ مگر اس کے باوجود وہ ہر کام ایسی عیاری سے کرتا۔ کہ کوئی یہ ثابت نہ کر سکتا تھا۔ کہ وہ مسلمہ بدمعاش شخص ہے۔

دونوں بھائیوں کے مزاج میں اس قدر تفاوت ہوتے ہوئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہو سکتا۔ کہ ان میں محبت بھی کچھ زیادہ نہ تھی۔ دونوں بھائی بہت کم ایک دوسرے سے ملتے تھے اگرچہ گلبرٹ کی فیاضانہ طبیعت یہ چاہتی تھی۔ کہ باہمی تعلقات زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوں۔ لیکن دوسری طرف جیمز کی سرد اور مادہ پرست طبیعت ایسے ملاپ سے سخت متنفر تھی۔ جس سے عملی طور پر کوئی خاص فائدہ مقصود نہ تھا۔ دونوں بھائیوں میں اتنا عظیم اختلاف تھا۔ کہ ناواقف لوگوں کو جب اولی مرتبہ ان کے رشتے کا علم ہوتا۔ تو وہ یہ جان کر حیرت زدہ ہو جاتے کہ ایک ایسا حریص اور تنگدل وکیل اتنے ملنسار اور خلیق بیرونٹ کا سگا بھائی ہے۔

اس مختصر بیان سے ہمارے ناظرین سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ اور مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کے خصائل سے کسی حد تک ضرور واقف ہو گئے ہوں گے۔ لیکن چونکہ اس داستان میں آگے چل کر زیادہ تفصیل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ساتھ آئے گا۔ لیکن سر دست ہمیں لارڈ ولیم ٹریولیمین کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ جسے ہم نے رات کے ساڑھے دس بجے گاڑی میں بیٹھے البنی کی طرف جاتے چھوڑا تھا۔

وہاں پہنچ کر نوجوان امیر نے مسٹر گلبرٹ کی نسبت سوالات پوچھے۔ مگر کوئی تسلی بخش جواب حاصل نہ ہوا۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ وہ آٹھ دن سے غیر حاضر ہے۔ نہ اس کی طرف سے کوئی خط موصول ہوا۔ اور نہ جانے سے پیشتر اس نے اطلاع دی۔ کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ اس کی غیر حاضری سے گھر کے نوکروں کو بہت پریشانی تھی۔ اور انہوں نے قدرتی طور پر اس کی اطلاع اس کے بھائی کو بھی دی۔ مگر اس نے اس بارہ میں کوئی تحقیقات ضروری نہ سمجھی۔ بس اتنی بات تھی۔ جو لارڈ ولیم کو اس تحقیقات سے معلوم ہوئی۔ اور آخر جب وہ گھر کو واپس ہوا۔ تو اس کے دل میں اپنے دوست کی نسبت سخت پریشانی اور تشویش تھی۔

آدھی رات گذر چکی تھی جب وہ واپس اس کمرہ میں پہنچا جس میں وہ اس اجنبی خاتون کو چھوڑ گیا تھا۔ اُسے داخل ہوتے دیکھ کر وہ مودبانہ انداز سے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کی نگاہوں سے سخت پریشانی اور اضطراب کا اظہار ہوتا تھا۔ لیکن امیر کے منہ سے ایک لفظ بھی سننے کے بغیر جب اس نے اس کی صورت سے معلوم کیا کہ وہ کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آیا۔ تو اس کے اپنے چہرہ پر خوفناک زردی چھا گئی۔ اور وہ یقیناً غش کھا کر گر جاتی۔ اگر امیر زادہ اسے سہارا دے کر کرسی پر نہ بٹھاتا۔

کہنے لگا "میڈم مجھے افسوس سے اطلاع دینی پڑتی ہے۔ کہ جو حالات ہمیں پہلے معلوم تھے ان کے علاوہ کوئی نئی بات معلوم نہیں ہو سکی۔ سوا اس کے . . . اگر اسے نئی بات سمجھا جائے کہ مسٹر گلبرٹ کی عدم حاضری کی اطلاع ان کے بھائی مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کو دی گئی تھی۔ اور اس نے اس معاملہ میں اگر سنگدلی نہیں۔ تو کم از کم سخت لاپروائی ضرور برتی۔"

"میں اس بھائی کو نہیں جانتی۔ اور نہ میں نے کبھی اس کی صورت دیکھی ہے۔" خاتون نے شکستہ آواز میں کہا "لیکن اُس کی نسبت جو حالات مجھے معلوم ہوئے ہیں۔ ان کی بنا پر کہہ سکتی ہوں۔ کہ وہ کوئی بڑا ہی خوفناک آدمی ہے۔"

"اُس کے باوجود میڈم" لارڈ ٹریولیمین نے کسی قدر ناخوشی کے لہجہ میں کہا "ہمارے پاس اس شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کا اس معاملہ میں کچھ دخل ہے۔ فی الحقیقت آپ کا اس قسم کے سمجھنا بھی ایک بے قصور شخص کے حق میں مضر اثر پیدا کرنے والا ہے۔ میں خود مسٹر ہیتھ کوٹ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

صرف اتنی واقفیت رکھتا ہوں کہ میں نے اس کا تام سنا ہے . . . "

"لیکن یہ تو آپ بھی سن چکے ہوں گے - کہ وہ ایک سخت بدنام شخص ہے" عورت نے بڑے پُرجوش لہجہ میں کہا -

ٹریویلین کہنے لگا "میں نے کبھی کوئی خاص بات اس کے خلاف نہیں سنی"۔

"نہیں - کوئی ایسی بات آپ کے کانوں تک نہیں پہنچی جو اس سے کوئی خاص جرم منسوب کرتی ہو" عورت نے اس انداز سے کہا - گویا وہ وکیل مذکور کو سخت مشتبہ آدمی سمجھتی ہے "لیکن ایسی ہزاروں باتیں آپ کے کانوں تک پہنچ چکی ہوں گی - کہ وہ سنگ دل حد سے زیادہ سود خوار جابر - غریبوں کا خون کرنے والا اور سخت بے رحم ہے - اور جن لوگوں کو بدنصیبی سے اُس سے واسطہ پڑ جائے - اُسے ان کی ہر قسم کی جائداد قرق کرانے میں ذرا تامل نہیں ہوتا"

"میڈم یہ تمام الزامات میں اس سے پہلے سن چکا ہوں" ٹریویلین نے کہا "لیکن ان کے باوجود میں اس کے خلاف ان سیاہ ترین شبہات کو دل میں جگہ نہیں دے سکتا - جو ایک انسان دوسرے کی نسبت قائم کر سکتا ہے - آپ میرے ان الفاظ سے یہ نہ خیال فرمائیے کہ میں جیمز ہینتھ کوٹ کی جانب داری کر رہا ہوں - میرا مدعا فقط یہ ہے کہ انگلستان کے بہترین اصول انصاف کے مطابق کسی شخص کی نسبت صحیح رائے قائم کرنے کے لئے ہر قسم کے تعصبات کو نظر انداز کر دینا چاہیئے - لیکن آپ کی تسلی کی خاطر میں کل اس سٹر ہینتھ کوٹ سے بھی ملوں گا - میں اس سے اس بھائی کی پُراسرار گم شدگی کا ذکر کر کے دیکھوں گا - وہ کیا جواب دیتا ہے - میں یہ بھی معلوم کروں گا کہ جواب دیتے وقت اس کے چہرہ پر کس قسم کے آثار نمودار ہوتے ہیں - اور اطمینان رکھیئے" نوجوان امیر نے ، ور دار لہجہ میں کہنا شروع کیا "میڈم اطمینان رکھیئے کہ اگر میرے دل میں خفیف ترین شبہ بھی ہوا . . اگر کسی وجہ سے یہ خیال میرے دل میں جاگزین ہو گیا - کہ جیمز ہینتھ کوٹ کا اپنے بھائی کی گمشدگی سے کوئی مشتبہ تعلق ہے تو اطمینان رکھیئے" اس نے اس جملہ کو دہرا کر کہا "میں اس معاملہ کی کامل تحقیقات کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کروں گا - اور ہر ممکن کوشش سے کام لے کر اس کے خلاف ثبوت پیدا کروں گا - لیکن سردست میں ایک لحہ کے لئے . . ایک واحد لمحہ کے لئے بھی اس بات کا یقین نہیں کر سکتا کہ وہ . . . "

"مائی لارڈ - جو کچھ آپ نے کہا ہے اسی کے مطابق عمل کیجیئے" اس خاتون نے کہا "اور یقین فرمائیے کہ تحقیقات کے بعد آپ کو خود بخود معلوم ہو گا کہ میرے اندیشے بے بنیاد نہیں - اور نہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نضول ہیں جتنا آپ تصور فرماتے ہیں مگر اوہ!" اس نے انتہائی جوش کے ساتھ دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا" یہ خیال میرے لئے کس قدر سخت، روح فرسا اور جگر پاش ہے کہ وہ جس سے مجھے ناقابل بیان... لامحدود محبت ہے۔ اب شائد اس دنیا میں موجود نہیں"

"سکون فرمایئے۔ میڈم سکون فرمائیے" لارڈ ولیم ٹریولین نے التجا کے لہجہ میں کہا" ہمیں لازم ہے کہ اس کو دل میں جگہ نہ دیں۔ اور اس خیال کو بے بنیاد سمجھیں۔ کہ خدانخواستہ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کو کسی قسم کا سانحہ پیش آیا ہے۔ یا وہ اب زندہ نہیں ہیں۔ برعکس اس کے ہمیں امید رکھنی چاہئے..."

"وہ مائی لارڈ ایسے عجیب اتنے پُراسرار اور اس قدر مشتبہ حالات میں کوئی کیونکر دل کو امید دے سکتا ہے!" اس خاتون نے ایک ایسے لہجہ میں پوچھا جس میں ذہنی رنج اور تلخی کا اشتراک تھا۔ اور پھر کہنے لگی" ماناکہ کسی خاص وجہ سے سر گلبرٹ نے اپنے دوستوں کو اس بات سے مطلع نہیں کیا۔ کہ میں کہاں ہوں یا کہاں جارہا ہوں۔ بہرحال وہ مجھے تو مطلع کردیتا... رخصت ہونے سے پہلے وہ مجھ سے تو ضرور ملتا۔ اگر کچھ اور نہیں تو وہ مجھے ایک اطلاعی خط ہی بھیج دیتا۔ کیونکہ مائی لارڈ گو آپ کو معلوم نہیں۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ہم دونوں میں بیس سال سے محبت قائم ہے" اس نے دبے ہوئے لہجہ میں دردناک آواز سے کہا" بیس سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ سے ہمارے دل ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ اور میرے اس کہنے کو مبالغہ نہ سمجھئے گا۔ کہ کبھی مرد اور عورت میں اتنی گہری محبت نہیں ہوئی جیسی ہمارے درمیان ہے۔ افسوس کہ میری زندگی کی داستان ایک عجیب اور پُراسرار داستان ہے۔ اور اس کے تمام واقعات پر صرف اس جذبہ کا اثر حاوی رہا ہے جسے دنیادار سب سے عزیز رکھتے ہیں۔ میرا باپ ایک سخت مادہ پرست شخص تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ میرا دل کس سے وابستہ ہے۔ اور مجھے اپنے دلدار سے کس درجہ محبت ہے۔ میں نے اس کے روبرو دوزانو ہوکر ہر مقدس شے کی قسم کھاکے... اپنی اس ماں کی روح کا حوالہ دے کر جو مجھے چھوٹی عمر میں چھوڑ کر ہی مر گئی تھی۔ التجا کی کہ میری راحت کو اپنے انتخاب پر قربان نہ کیجئے۔ مگر اُس نے تمام التجاؤں کو ہنسی میں اُڑا دیا... اس نے میری ایک بھی درخواست کی پرواہ نہیں کی۔ اور اس طرح میری زندگی اس کے ذاتی اغراض پر قربان کردی گئی۔ غالباً آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ جس سے مجھے محبت تھی۔ وہ یہی آپ کا دوست ہیتھ کوٹ تھا۔ عشق کی داستان کبھی کسی مرد کے منہ سے ایسی دلفریبی کے ساتھ سننے میں نہ آئی ہوگی جیسی اس کے منہ سے۔ اور کبھی کسی عورت نے صادق جذبہ محبت کا ایسی صداقت سے جواب نہ دیا ہوگا۔ جیسے میں نے دیا۔ اس زمانہ میں آپ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ دوست اتنا خوبصورت تھا۔ کہ کوئی بھی لڑکی جس کا دل میرے برابر ذی حس نہ ہوتا دیکھ کر اس سے محبت کر سکتی تھی۔ پھر کیا عجب کہ مجھے اس سے مجنونانہ محبت تھی لیکن بد قسمتی سے ایک امیر نواب نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ اور میرے باپ کو بھی معلوم ہو گیا۔ کہ میری صورت کا اس نواب کے دل پر بہت خوشگوار اثر ہوا ہے۔ ان ایام میں والد کو بعض مالی مشکلات درپیش تھیں۔ اس نے سمجھا ان سے نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ میں اپنی بیٹی کو اس امیر سے بیاہ دوں۔ اس طرح پر والد نے اس امیر کی حوصلہ افزائی کی۔ اور مجھے دھمکا کر ڈرا کر سمجھا کر اور منتیں کر کے اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ میں اس امیر کی ملاقاتوں کو گوارا کروں۔ حالانکہ خدا جانتا ہے۔ میں اس کی ذرا بھی حوصلہ افزائی نہ کر سکتی۔ اس لئے نہیں۔ کہ اس کی صورت غیر مطبوع تھی۔ اس لئے بھی نہیں کہ اس کی عمر میری عمر سے دوگنی زیادہ تھی۔ کیونکہ وہ نہایت شکیل تھا۔ اور اگرچہ عمر میں مجھ سے بڑا تھا تاہم شادی کے موقعہ پر بھی عہد شباب میں تھا۔ پھر آپ پوچھیں گے۔ میرے دل کو اس سے نفرت کیوں تھی؟ اور میں کیوں والد سے یہ التجا کرتی تھی کہ وہ میری شادی اس شخص سے نہ کرے۔ جسے مال و دولت۔ جاہ و منزلت سب کچھ حاصل تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میرا دل ایک اور شخص کی نذر ہو چکا تھا۔ میری محبت کا واحد مالک گلبرٹ ہیتھ کوٹ تھا۔ اور میں اس میں سے کسی اور کو ذرا سا حصہ بھی نہ دے سکتی تھی۔"

وہ رک گئی۔ اور اس نے آنکھوں سے آنسو پونچھے۔ جو زمانہ گذشتہ کے متنوع واقعات کی یاد نے جاری کر دیئے تھے۔ اس کی چھاتی سے رہ رہ کر سرد آہیں نکل رہی تھیں۔

یکایک لارڈ ولیم ٹریولین کو خیال آیا کہ میرے لئے ایک اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں گفتگو کرنا کس درجہ خطرناک ہے۔ "وہی رات کا وقت اور تنہائی کا عالم اس نے سوچا۔ نوکر یہ دیکھ کر کیا خیال کریں گے۔ کہ ایک ایسی خوبصورت عورت میرے کمرہ میں اتنا عرصہ بیٹھی رہی۔ اور اس عرصہ میں ہماری تنہائی میں کوئی دوسرا مخل نہ ہوا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ لارڈ ولیم صنف نازک کے متعلق راہبانہ بے تعلقی کے خیالات رکھتا یا جذبہ انتقام کا حامی تھا۔ لیکن چونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا۔ اس لئے ایسے معاملات میں وہ دور اندیشی سے کام لینا ضروری سمجھتا تھا۔ وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ کوئی مسکین کو خفیہ سازباز یا ناجائز تعلقات کا مرتکب سمجھے۔ علاوہ بریں اگنیس ورنن کے ساتھ اسے جو محبت تھی۔ اس نے اس کی روح کو اتنا پاک و صاف کر دیا تھا۔ کہ وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس سے کوئی ایسی حرکت ظہور میں آئے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جسے دوسرے قابل اعتراض سمجھیں۔ یا اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو۔ جس پر لوگوں کو حرف گیری کا موقعہ مل سکے۔

لیکن وہ خاتون اپنے خیالات اور جذبات میں اس قدر محو تھی۔ کہ اسے محسوس تک نہیں ہوا۔ وقت کس قدر تیزی رفتار کے ساتھ گذر رہا ہے۔ اس کے لئے اس ملاقات کو طول دینا کس درجہ نامناسب ہے۔ اس کی پریشانی کا باعث کچھ تو سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کی پراسرار گم شدگی تھا۔ اور کچھ ان واقعات کی رنجیدہ یاد جنہیں اس نے لارڈ ولیم کے روبرو بیان کیا۔ اور جن کے سننے میں اس نوجوان امیر نے بے نظیر ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔

"ہاں مائی لارڈ" اس حسینہ نے عارضی وقفہ کے بعد نہایت افسردگی کے لہجہ میں پھر کہنا شروع کیا۔ والد نے میری شادی زبردستی اُس شخص سے کر دی جس سے مجھے نفرت تھی۔ اور اگرچہ اس شادی کی بدولت مجھے ایک بلند مرتبہ اور اعلےٰ حیثیت حاصل ہو گئی۔ تاہم امید اور راحت کا بھی ساتھ ہی انقطاع ہو گیا۔۔۔ لیکن افسوس کہ میں آپ کو سارے حالات سے آگاہ نہیں کر سکتی۔" اُس نے دفعتہً اس خیال کے زیر اثر کتے ہوئے کہا کہ بے اختیاری میں میری زبان سے بعض ایسے کلمات نہ نکل جائیں۔ جن کا بیان غیر موزوں اور نامناسب ہو۔

"و میڈم" لارڈ ولیم نے زوردار لہجہ میں کہا "میں آپ کے حالات سے آگاہ ہونا ضروری نہیں سمجھتا۔ اور نہ مجھے کسی کا محرم راز بننے کی خواہش ہے۔ مگر اتنا میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ ایک عزت دار شخص سے گفتگو کر رہی ہیں۔ اور جو کچھ بھی آپ کہیں گی۔ اس کی نسبت یقین رکھیے کہ خواہ وہ قصداً ہو یا بلا ارادہ۔ وہ سب قفس سینہ میں محفوظ رہے گا۔"

"میں ان الفاظ کے لئے آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔" عورت نے جواب دیا "اور یقین دلاتی ہوں کہ میرا ہرگز یہ منشا نہیں کہ آپ کو محض اس نیت سے اپنا رازدار بناؤں کہ اس طرح پر آپ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر سکوں۔ نہیں مائی لارڈ میں اتنی خود غرض نہیں ہوں اور نہ ساز باز کرنا میری عادت میں داخل ہے۔ میں تو ایک بدنصیب مصیبت زدہ عورت ہوں۔ اور چونکہ آپ نے میرے معاملات میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اس بات کا وعدہ کیا ہے۔ کہ اس راز کے انکشاف میں پوری مدد دیں گے جو میرے پیارے کی گم شدگی پر حاوی ہے۔ محض اس لئے میں وہ حالات آپ کے روبرو بیان کرنا فرض سمجھتی ہوں۔ جن میں میرا اس کے ساتھ تعلق قائم ہوا۔ اور بھی محض اس لئے کہ آپ پر واضح ہو جائے۔ میں نے وہ شرمناک حیثیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو مجھے حاصل ہے فقط اس لئے اختیار کی کہ میرے دل میں اس کے لئے ناقابل تلف محبت تھی۔ میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ گلبرٹ ہیتھ کوٹ سے محبت کرتے ہوئے کس طرح مجھے ایک اور شخص سے شادی پر مجبور ہونا پڑا۔ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ اس کا ذکر میرے خیال میں نامناسب ہوگا۔ میرے والد نے بھی بعد از وقت یہ بات محسوس کی کہ میں نے اپنی بیٹی کی راحت کو اپنی خود غرضی پر قربان کر دیا۔ اور اس سے اس کے دل کو اتنا افسوس اور پشیمانی ہوئی کہ وہ دل شکستہ ہو کر مر گیا۔ میرے شوہر۔۔۔ میرے مالدار شوہر کا سلوک میرے ساتھ عنایت آمیز اور فیاضانہ تھا۔ لیکن میں اس سے کبھی محبت نہیں کر سکی۔ اور آخر کار وہ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہو گیا۔ آخر جیسا کہ قدرتی تھا۔ اس کے سینہ میں جذبات رقابت پیدا ہو گئے اور بعض اور واقعات اس قسم کے پیش آئے جنہوں نے یہ" کہتے ہوئے اس نے شرم سے آنکھیں جھکا لیں "ہماری زندگی کو تلخ کر دیا۔ آخر چھ سال کا عرصہ گذرنے پر میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی آئی جس کے سپرد مجھے زبردستی کر دیا گیا تھا۔ اور اس شخص کے پاس پہنچی۔ جو میری محبت کا مالک اور میرے دل پر قابض تھا۔ اس وقت سے میں سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کے زیر حفاظت سخت تنہائی کی حالت میں مگر اس خیال سے خوش زندگی بسر کرتی رہی ہوں کہ میں اس شخص کے پاس ہوں۔ جو میرا محبوب میرا دلدار ہے۔ اور جس کے ساتھ میری محبت اثرات زمانہ کے باوجود کم نہیں ہوئی میں یقین کرتی ہوں کہ سارے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ جیسا فیاض دل روشن خیال شخص مجھے اتنا گرا ہوا یا قابل نفرت نہ سمجھے گا۔ جس قدر اس عورت کو تصور کیا جا سکتا ہے۔ جو محض جذبات سفلی کے زیر اثر ایسی حرکات کی مرتکب ہوئی ہو۔ کیونکہ میرے معاملہ میں ایک بڑا عذر۔۔۔ اگر اسے عذر سمجھا جائے۔ یہ ہے کہ میں نے جو کچھ کیا۔ وہ اس دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کیا۔ ہاں اتنا عرض کر دینے کے بعد میں پھر ایک بار آپ سے معافی کی خواستگار ہوتی ہوں۔ کہ میں نے اپنی زندگی کا یہ مختصر خاکہ آپ کے روبرو بیان کیا۔ لیکن یہ اس لئے ضروری تھا کہ میں ڈرتی تھی۔ دوسری صورت میں آپ مجھے اپنے دوست کی تنخواہ دار داشتہ سمجھیں گے۔ مگر اب جس وقت آپ یہ دیکھیں گے کہ مجھے کس قدر عرصے اس کے ساتھ محبت ہے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ میری کمزوریاں کتنی بھی عظیم ہوں۔ بہرحال میری حالت ان گری ہوئی عورتوں کی سی نہیں ہے۔ جن کے وجود کو مخرب اخلاق اور باعث ذلت تصور کیا جاتا ہے"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"میڈم میں نے آپ کے بیان کو خوب غور سے سنا۔ اور آپ کی حیثیت کو اچھی طرح سمجھ لیا"۔ لارڈ ولیم ٹریویلین نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اس کی تقلید اس خاتون نے بھی کی۔ کیونکہ اب یکایک اُسے خیال آیا۔ کہ مجھے یہاں بیٹھے بہت رات گزر گئی ہے۔

"مائی لارڈ میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں"! اس نے کہا "کہ میں نے آپ کا اتنا وقت ضائع کیا۔ لیکن میں جانتی تھی آپ سرگبرٹ کے نہایت قریبی دوستوں میں سے ہیں فی الحقیقت سرگبرٹ نے بارہا مجھ سے آپ کا ذکر کیا۔ اور کہا تھا۔ کہ میں انہیں سب سے زیادہ عزیز اور قابل اعتماد سمجھتا ہوں۔ میری درخواست اب آپ سے فقط یہ ہے کہ مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ سے کے ملنے کے بعد آپ کو جن حالات کا علم ہو۔ مجھے ان سے مطلع کرنے میں تاخیر نہ کیجئے گا ہرچند کہ شادی کے اعتبار سے مجھے ایک قابل فخر نام حاصل ہے۔ تاہم اب سالہا سال سے میں مسز سیفٹن کہلاتی ہوں۔ اور آپ بھی میرا نام یہی تصور کریں"!

اس کے بعد اس خاتون نے کنسٹنٹون میں اپنے مکان کا پتہ بیان کیا۔ اور چلتے وقت نوجوان امیر سے مصافحہ کرتے ہوئے اس نے پھر ایک بار اس کی عنایات کا شکریہ ادا کیا۔

لارڈ ولیم نے کہا "اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو گھر تک چھوڑ آؤں"! مگر اس نے اس سے بڑے استقلال کے ساتھ انکار کیا۔ اور بتایا کہ "میں کوئی بات ایسی نہیں کرنا چاہتی جس سے کسی کو میرے یا آپ کے متعلق حرف گیری کا موقعہ ملے"!

امیر نے اس سے وعدہ کیا کہ "میں پہلی فرصت میں آپ سے ملوں گا"۔ اور پھر جب مسز سیفٹن جانے لگی تو ٹریویلین نے گھنٹی بجا کر نوکر کو بلایا۔ تاکہ وہ اسے دروازہ تک چھوڑ آئے۔ اس سے غرض یہ تھی کہ کسی کو اس کے چپ چاپ چلے جانے سے اعتراض کا موقعہ نہ ملے۔

تنہا رہ جانے پر ٹریویلین ایک آرام کرسی پر لیٹ گیا۔ اور ان واقعات پر جو پیش آئے تھے۔ غور کرنے لگا۔ سب سے پہلے اسے اس بات پر تعجب ہوا کہ سرگبرٹ ہیتھ کوٹ کہاں چلا گیا؟ اور اس کے اتنے دنوں باہر رہنے کا راز کیا ہے۔ چونکہ ٹریویلین کو اس سے گہری دوستی تھی۔ اس لئے اس کی طویل غیر حاضری سے اس کے اپنے دل کو سخت انتشار ہوا۔ اس کے بعد بادجود اس فہمائش کے جو وہ مسز سیفٹن کو کر چکا تھا۔ اس کے اپنے دل میں جیمز ہیتھ کوٹ کی نسبت کئی طرح کے شبہات پیدا ہونے لگے۔ اور یہ شبہات اس قدر خوفناک تھے۔ کہ وہ انہیں اپنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دل میں بھی معینہ صورت دیتے ہوئے ڈرتا تھا لیکن مبہم ہونے کے باوجود ان کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس خاتون کے مختصر حالات زندگی پر غور کیا۔ جو اس نے اس کے روبرو بیان کئے تھے۔ اور اسے حیرت ہوئی کہ سر گلبرٹ نے اس تعلق کو اتنا عرصہ ایسی کامل پوشیدگی میں رکھا۔ اور اب اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے کنوارا رہنے کی وجہ کیا ہے۔ سب سے آخر میں اس نے یہ سوچنا شروع کیا۔ کہ مجھے بیرونٹ کی گم شدگی کا راز حل کرنے کے لئے کونسے طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اگر وہ جلدی ہی واپس نہ آگیا تو یقیناً اس کے متعلقین کی پریشانی اور زیادہ بڑھ جائے گی۔

اب رات کا قریباً ایک بج چکا تھا۔ مگر اس قدر رات گذر جانے کے باوجود نوجوان امیر کو نیند کی رغبت نہ تھی۔ حال کے واقعات نے اس کی طبیعت میں اضطراب اور بے چینی پیدا کر دی تھی۔ لیکن ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ انجام کار اس کے خیالات خود بخود پھر اس کی محبوبہ اگینس کی طرف رجوع ہو گئے۔

اس کی نگاہ اس دستی بیگ پر پڑی۔ جسے وہ میز پر چھوڑ گیا تھا۔ اور اسے کھول کر اس نے اس حسینہ کی تصویر نکالی۔ مگر آہ۔ وہ یکایک چونکا کیوں؟ کونسی بات نظر آئی۔ جس نے اسے حیرت زدہ کر دیا۔

کرسی سے اٹھ کر اس نے تصویر کو روشنی کے قریب لے جا کر دیکھا یقیناً اس پر پانی کا ایک چھوٹا سا قطرہ موجود تھا۔ اس میں ذرا بھی غلطی یا غلط فہمی کا امکان نہ تھا۔ کہ ایک ایسا قطرہ جیسا شبنم یا آنسو کا ہوتا ہے۔ اس تصویر پر گرا ہوا تھا!

وہ حیران تھا اس کا مطلب کیا ہے؟ ... اور ایسا واقعہ کیونکر پیش آیا؟

اس نے پھر تصویر کو نظر غور سے دیکھنا شروع کیا اور بہت دیر تک اس کی طرف دیکھتا رہا مگر جتنا زیادہ غور سے وہ اسے دیکھتا تھا۔ اسی قدر اس کا یقین پختہ ہوتا جاتا تھا۔ کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کوئی نظری دھوکا نہیں۔ ایک صحیح واقعیت ہے۔ کیونکہ وہ قطرہ یا داغ۔ اس کے سامنے تصویر پر موجود تھا۔

زیادہ حیرت اس بات پر تھی کہ جب مسز ہارٹیمر کے رخصت ہونے پر اس نے اول مرتبہ اس تصویر کو نکالا تو اس پر داغ موجود نہ تھا۔ مسز سٹیفن کی آمد سے پیشتر وہ بہت دیر تک اس تصویر کو نظر غور سے دیکھتا رہا تھا۔ مگر یہ قطرہ اسے کہیں نظر نہیں آیا۔ ورنہ یہ کیوں کر ممکن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھا کہ وہ عاشق جانباز جو اپنے ممدوح کی تصویر کو پوری توجہ کی نظر سے دیکھتا رہا ہے۔ اس کی نگاہ اس قطرہ پر نہ پڑتی۔ وہ ایک مصور کی حیثیت میں اپنے ہاتھ سے تیار کی ہوئی تصویر کو ہر لحاظ سے مکمل دیکھ کر خوش ہوتا رہا اور یہ قطعاً غیر ممکن تھا۔ کہ سارے پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے اس کی نگاہ اس ایک ذرا سے قطرہ پر نہ پڑتی۔ کیونکہ اس دلکش صورت میں اگر خفیف سا نقص بھی نظر آتا۔ تو وہ فوراً اسے معلوم کر لیتا۔

سوچنے لگا۔ کیا میری عدم حاضری میں مسز سیفٹن اس بیگ کو کھول کر دیکھتی رہی ہے؟ تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد اس نے یہی نتیجہ اخذ کیا۔ کہ اس نے ضرور میرے بعد اسے کھولا ہوگا۔ میری عدم موجودگی میں وہ قریباً دو گھنٹے اس کمرہ میں تنہا رہی تھی۔ اور اگرچہ اسے سخت غم لاحق تھا۔ تاہم اس پریشانی میں بھی اس نے کسی اور نیت سے نہیں۔ تو وقت کاٹنے کی غرض سے ہی شاید اس بیگ کو کھول لیا۔

بے شک اس راز کا یہی حل قرین قیاس ہو سکتا تھا۔ یا کم از کم یہ خیال تھا۔ جو لارڈ ولیم کے ذہن میں پیدا ہوا۔ اور اس کے بعد آنسو کے معمے کو حل کر لینا دشوار نہ تھا۔ اس نے سوچا۔ وہ چونکہ اپنے دلدار کی گمشدگی سے پریشان تھی۔ اس لئے اس نے روتے روتے اس بیگ کو کھولا۔ اور اس حالت میں آنسو کا قطرہ تصویر پر گر گیا۔

اس نتیجہ پر پہنچکر ٹریویلین دل میں کہنے لگا۔ "خیر اس سے تصویر میں کچھ ہرج نہیں ہوا۔ یہی قطرہ اگر تصویر کے چہرہ پر گرتا۔ تو اس سے اس کی خوبصورتی میں فرق آجانے کا اندیشہ تھا۔ پھر میرے لئے اس کی وہ بستی غیر ممکن ہوتی۔ کیونکہ نہ جانے کتنے گھنٹے یا کتنے دن مجھے اگنیس کے اس دلفریب انداز کو دیکھنے کے انتظار میں گذر جاتے۔ جو میں نے اس تصویر میں اُتارا تھا۔ بحالت موجودہ یہ داغ صرف لباس پر ہے اور اسے تھوڑی سی محنت سے رفع کیا جا سکے گا۔ افسوس بلغریب عورت! اس نے اپنے دل سے باتیں کرتے ہوئے مسز سیفٹن کے خیال کو پیش نظر رکھ کر کہا" اسے ایک بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہے۔ ایسی حالت میں اس کا رونا قابل معافی تھا۔ کیونکہ وہ شخص جس سے اس کو سب سے زیادہ محبت ہے۔ گم ہے۔ اگر اس سے ساری تصویر بھی خراب ہو جاتی تو میں درگذر کے قابل سمجھتا"۔

ٹریویلین نے تصویر کو دوبارہ اسی بیگ میں رکھ دیا۔ پھر بیگ کو پاس ہی کمرہ میں چھوڑ کر واپس آیا۔ تو وہ چٹھی اٹھانے کی غرض سے جو اس نے اگنیس کے نام لکھ کر آتش دان پر رکھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھی۔ اس طرف کو بڑھا۔

لیکن آپ اس کی حیرت ۔ ۔ ۔ ۔ اس کی انتہائی حیرت کا اندازہ نہ کر سکتے ہیں۔ جب اس نے دیکھا ۔ ۔ ۔ کہ چٹھی وہاں موجود نہیں!

وہ کہاں گئی؟ یہ سوال تھا جو نوجوان امیر کے دل میں رہ رہ کر پیدا ہوتا تھا۔ گرتی تو فرش زمین یا قالین پر یا آتش دان کے آس پاس موجود ہوتی۔ لیکن اس نے کمرہ کا کونہ کونہ چھان ڈالا۔ ہر چیز اٹھا کر دیکھ بھال کی۔ مگر وہ چٹھی نہ ملنی تھی نہ ملی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ پر لگا کر اڑ گئی ہے۔

اس نے زور سے گھنٹی بجائی۔

فوراً ایک نوکر کمرہ میں داخل ہوا جس سے اس نے پوچھا "میرے جانے کے بعد جب وہ خاتون یہاں بیٹھی تھی کوئی اور شخص بھی کمرہ میں آیا تھا؟"

"بالکل نہیں" خادم نے عرض کیا۔

"یقین کے ساتھ کہتے ہو؟" ڈیوٹین نے اصرار پوچھا۔

"جی ہاں میں پورے یقین کے ساتھ عرض کر رہا ہوں"۔ نوکر نے جواب دیا۔ اور پھر ذرا رک کر وہ کہنے لگا "کیا حضور کے چلے جانے کے بعد کوئی ناگوار واقعہ پیش آیا ہے؟"

"ہاں ۔ ۔ ۔ نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ تم جاؤ" نوجوان امیر نے پریشانی کی حالت میں کہا۔ اور پھر جب نوکر چلا گیا۔ تو وہ اس پُراسرار واقعہ کے متعلق سخت مضطرب اور غم زدہ ہو کر ایک آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔

سوچنے لگا۔ کیا مسز سیفٹن اسے اٹھا لے گئی؟ مگر یہ خیال ہی مضحکہ خیز تھا۔ وہ غریب اپنے رنج والم میں اتنی مبتلا تھی کہ غیر ممکن تھا۔ ایسے فضول استعجاب کو رفع کرنے کی جرأت کرتی۔ علاوہ بریں وہ کوئی ادنے الطبقہ کی عورت یا چور نہ تھی۔ اور کسی خاندانی خاتون کی نسبت چاہے اس میں کتنی کمزوریاں ہوں۔ یہ عملی طور پر غیر ممکن سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کا سربمہر خط چرائے کیونکہ یہ کام کوئی نہایت ہی بے اصول یا بد دیانت شخص کر سکتا ہے۔ اور بظاہر یہ غیر ممکن تھا کہ اس عورت کا چلن اتنا گرا ہے جسے وہ ایک بھاری مصیبت میں مبتلا دیکھ چکا تھا۔ اس کے علاوہ وہ عورت اطوار اور زبان ہر لحاظ سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ کسی اعلیٰ خاندان کی خاتون ہے جو بہر حال اتنی بری نہیں ہو سکتی۔ کہ اس سے اس قسم کی چوری منسوب کی جا سکے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ان خیالات کے زیر اثر لارڈ ولیم دل میں کہنے لگا۔ "نہیں میرے لئے سراسر غیر واجب تھا کہ اس کی نسبت ایسے بُرے شبہات کو دل میں جگہ دیتا۔ یہ عمر بھی غیر ممکن ہے کہ اس نے میرا خط اٹھایا ہو۔ اس کے علاوہ اگر وہ ایسی حرکت کرتی تو کوئی وجہ نہ تھی وہ میری واپسی تک یہیں بیٹھی رہتی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ سوال قابل غور ہے کہ وہ خط اس کے کس مصرف کا تھا؟"

قصہ کو نہیں بلکہ بے اختیاری کی سی حالت میں اس نے کمرہ میں ادھر ادھر دیکھا۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز قرینہ سے رکھی ہوئی ہے۔ وہ جلدی میں اس خاتون کو وہاں چھوڑ کر چلا گیا تو اس کا بٹوہ جس میں بہت سے طلائی سکے تھے آتش دان پر ہی رہ گیا تھا۔ اب اس نے دیکھا تو وہ بدستور موجود تھا۔ کھولا تو اس میں رقم بھی پوری تھی۔ میز پر ایک نہایت خوشنما سونے کی بنی ہوئی مہر پڑی تھی جس کی مدد سے اس نے اس لفافہ کو بند کیا تھا۔ جو اب عدیم پتہ تھا۔ اس مہر کو بھی کسی نے نہیں چھوا۔ مختصر یہ کہ اس کمرہ میں جو بے شمار نادر اور بیش قیمت چیزیں پڑی تھیں انہیں کوئی بد طینت شخص بڑی آسانی سے اٹھا سکتا تھا۔ مگر ان میں سے ایک کا بھی نقصان نہیں ہوا تھا۔

ایسے حالات میں یہ کیونکر ممکن سمجھا جاتا کہ مسز سیفٹن نے اس خط کو ہی چرا لیا۔ باایں ہمہ خط غائب تھا۔ اور اس کا غائب ہونا صاف ظاہر کرتا تھا کہ کسی نے اسے اٹھایا ہے۔ کیونکہ اس کمرہ میں بھوتوں کی آبادی تو نہ تھی۔ اور نہ کبھی پہلے ایسے فوق الفطرت واقعات ظہور میں آئے تھے۔

ٹریویلین نے اپنے دماغ پر بہت زور ڈالا۔ اور یہ سوچنے کی بہت کوشش کی کہ ایسا تو نہیں ہوا۔ خود میں نے اس خط کو یہاں رکھنے کے بعد اٹھا لیا۔ اور کسی دوسری جگہ رکھ کر بھول گیا۔ مگر سب کچھ سوچنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ خط لکھنے اور مسز سیفٹن کی آمد کے درمیانی عرصہ میں میں اس کمرہ سے اٹھ کر کہیں نہیں گیا۔ جس سے ظاہر تھا کہ وہ خط کسی دوسری جگہ نہیں رکھا گیا۔

سارا معاملہ نہایت پراسرار تھا۔ بلکہ خطرناک کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ لفافہ کی گمشدگی کا راز کسی طرح حل نہیں ہوتا تھا۔ فکر یہ تھی کہ کوئی بدباطن شخص اسے لے گیا۔ تو وہ اسے کھول کر دیکھ لے گا جس سے ممکن ہے کہ لارڈ ولیم اور اگنیس کے درمیان کوئی عظیم رکاوٹ پیدا ہو جائے لیکن پھر وہ سوچتا ایسا کون ہو سکتا ہے۔ جو اس کمرہ میں آیا۔ اور اسے مسز سیفٹن نے دیکھا اور مستو کردوں سے خود مسز سیفٹن نے خط کی چوری منسوب کرتے ہیں اسے بے حد تامل تھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اسے کامل یقین ہو چکا تھا کہ اس خاتون کا اس پر اسرار معاملہ سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

سب پہلو سوچنے کے بعد آخر اس نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھایا کہ میں ہی اس خط کو کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں۔ اور چونکہ خط کو صاف کرنے سے پیشتر اس نے اس کا مسودہ ایک پرزہ کاغذ پر لکھ لیا تھا۔ اس لئے اب دوسری نقل کرنے میں زیادہ دقت پیش نہیں آئی۔ اس نے جلد ہی خط کو صاف کر لیا۔ اور اُسے لفافہ میں بند کر کے مہر لگا کر پتہ لکھنے کے بعد اپنے ساتھ خوابگاہ میں لے گیا۔ کیونکہ وہ ڈرتا تھا یہ خط بھی پہلے خط کی طرح گم نہ ہو جائے۔ اور ایسا نہ ہو کہ صبح کو مسٹر مارٹیمر آئے تو میں اُسے خط دے ہی نہ سکوں۔

آخر رات کے دو بج چکے تھے۔ کہ لارڈ ولیم بستر استراحت پر لیٹا۔ لیکن اگرچہ ذہنی اور جسمانی طور پر بہت تھکا ہوا تھا۔ تاہم بہت دیر تک اس کی آنکھ نہ لگی۔ رہ رہ کر اس خط کا واقعہ پریشان کر رہا تھا۔ اور دل میں اس کی گمشدگی کی نسبت طرح طرح کے اندیشے پیدا ہو رہے تھے۔۔ اس نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دینے کی بہت کوشش کی۔ کہ پریشانی بے سود ہے۔ اور میں ہی اس خط کو کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں لیکن جس وقت وہ ایسے عذرات سے اپنی طبیعت کو سکون دینے کی کوشش کرتا۔ حافظہ جھٹ یہ کہہ دیتا۔ کہ تم نے تو وہ خط تو شدان پر رکھا تھا اور اس کے بعد اسے بالکل نہیں چھیڑا۔

غرض کئی طرح کے مختلف اور متضاد خیالات عرصہ دراز تک اُسے سخت پریشان کرتے رہے۔ حتےٰ کہ دماغ اس مسلسل ادھیڑ بن سے بالکل تھک گیا۔ اور بے خبری میں ہی آنکھ لگ گئی۔ لیکن خواب میں بھی اس خط کا معاملہ ہی اسے پریشان کرتا رہا۔

دن کے ۹ بجے تھے کہ لارڈ ولیم کو نوکر نے آکر بیدار کیا اور کہا "مسٹر مارٹیمر وہ خط لینے آئے ہیں۔ جسے آپ نے لکھ رکھنے کا وعدہ کیا تھا"

ڈیولین چونک کر اٹھا۔ اور پلنگ کے قریب رکھی ہوئی میز کی طرف جس پر اس نے سوتے وقت لفافہ رکھ دیا تھا اس بے چینی سے نگاہ کی۔ گویا ڈرتا تھا۔ پہلے خط کی طرح یہ بھی غائب تو نہیں ہو گیا۔ مگر شکر ہے اس بار خط کو کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ وہ بدستور میز پر رکھا ہوا تھا۔ اسے اٹھا کر اس نے نوکر کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور کہا "یہ مسٹر مارٹیمر کو دے دیا"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ۱۶۷ وکیل کا دفتر

سین بدلتا ہے۔

مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ وکیل اپنے دفتر میں نوشت کی میز کے قریب مختلف قسم کے کاغذات کا انبار سامنے رکھے بیٹھا تھا۔ اس نے ڈھیلی ڈریسنگ گون پہن رکھی تھی۔ اور پاؤں میں بھاری سلیپر تھے۔ ابھی تک بالوں میں کنگھی نہیں کی۔ اور نہ ڈاڑھی صاف کرنے کی نوبت آئی تھی۔ گون کے نیچے قمیض بھی میلی نظر آتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ صبح کو اٹھتے ہی اس نے جلد جلد کپڑے پہن لئے۔ اور سیدھا دفتر کو چلا آیا۔ جہاں وہ بعض ضروری دستاویزات کے مطالعہ میں منہمک ہو گیا۔

اس شخص کی صورت بالکل غیر مطبوع اور ناخوشگوار تھی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی سیاہ آنکھوں میں کینہ آمیز روشنی نظر آتی تھی۔ اس کی عادت تھی کہ رنجیدہ یا آزردہ ہوتا۔ تو اپنی بھوؤں کو اس قدر سکیڑ لیتا۔ کہ پوٹے بھی ان کے نیچے چھپ جاتے۔ یا اگر وہ کوئی مشکل سوال حل کر کے یا کسی غیر معمولی خیال کے زیر اثر خوش ہوتا تو انہیں اس قدر اونچا اٹھا لیتا۔ کہ آنکھیں غیر معمول طور پر بڑی نظر آنے لگتیں۔ ان کی سفیدی نمودار ہو جاتی۔ اور پیشانی پر سینکڑوں بل پڑ جاتے۔

کوئی شخص اس کو سطحی نظر سے دیکھ کر یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ ذہین آدمی ہے۔ لیکن نظر غور سے دیکھنے والا بآسانی معلوم کر سکتا تھا۔ کہ ذہانت کے نشانات دراصل مکر۔ شرارت اور خودغرضانہ ریاکاری کی علامات ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جیمز ہیتھ کوٹ کی سرشت میں یہی تین باتیں سب سے زیادہ موجود تھیں۔ اگرچہ اپنے کلرکوں اور عموماً اپنے موکلوں میں وہ ایک نہایت متین اور سمجھدار آدمی مشہور تھا۔

جس کمرہ میں وہ بیٹھا تھا۔ اس میں عام کاروباری غفلت کا اثر طاری تھا۔ مثلاً فرشی قالین پر زیادہ زور سے برش پھیرنے کی ضرورت تھی وہ کھڑکی جو مکان کے عقبی صحن کی طرف کھلتی تھی۔ زیادہ صفائی کی محتاج تھی۔ اور اس کے شیشوں پر اتنا گردوغبار جمع تھا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ انہیں عمداً زرد رنگ دیا گیا ہے۔

کمرہ میں ایک طرف الماریوں کی قطار تھی۔ جن کے اندر بے شمار قانونی کتابیں جمع تھیں۔ ہر ایک پر چمڑے کی جلد بندھی ہوئی تھی۔ اور چمڑے کی رنگت سے یہ بآسانی بتایا جا سکتا تھا۔ کہ کونسی کتاب کس زمانہ میں یہاں رکھی گئی۔ چنانچہ روشن اور چمکدار چمڑے کی جلد سے لے کر جو تازہ ترین خرید

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کی علامت تھی۔ میلے بھورے رنگ کی جلد تک جسے دیکھ کر یہ معلوم کرنا ذرا بھی مشکل نہ تھا۔ کہ وہ عرصہ دراز سے یہاں رکھی ہوئی ہے۔ اور اس سے اکثر کام لیا جاتا ہے۔ مختلف زبانوں کی کتابوں کا ذخیرہ جمع تھا۔ الماریوں کے چوبی کناروں پر سیاہی مائل سبز میج کے لمبے ٹکڑے آویزاں تھے۔ جن سے ایک تو کتابوں کی جلدوں کو گرد و غبار سے محفوظ رکھنا مطلوب تھا۔ اور دوسرے یہ ظاہر کرنا کہ کمرہ میں ایک باقاعدہ کتب خانہ کے سبھی لوازم موجود ہیں۔

دوسری سمت میں کئی اور الماریاں تھیں۔ جن کے خانے نسبتہً زیادہ فراخ اور گہرے تھے اور ہر ایک خانہ میں لوہے کے بنے ہوئے سیاہ رنگ کے چوڑے بکس تھے۔ جن پر زرد رنگ کے حرفوں میں نام لکھے ہوئے تھے۔ ہر ایک بکس مقفل تھا۔ اور سب میں جائیدادوں کے بیع نامے رہن کے کاغذات تمسکات اور کرایہ نامے موجود تھے۔ اگرچہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے نام ان بکسوں پر درج تھے۔ ان میں سے بہت ہی کم ایسے تھے۔ جن کا اب ان تمسکات سے کوئی تعلق رہ گیا تھا۔ کیونکہ اکثر جن کے کاغذات ان بکسوں میں بند تھے۔ یہ سمجھ چکے تھے کہ ان کی واپسی غیر ممکن ہے۔

آتش دان پر لارڈ ایلڈن کی ایک تصویر رکھی تھی۔ ۔ ۔ ۔ اس بد نام وکیل کی جسے ہزاروں غریب لوگ آج تک گالیاں دیتے ہیں۔ لیکن جس کے ہم پیشہ لوگ اب تک یہی کہے جاتے ہیں۔ کہ وہ یگانہ روزگار اور وحید العصر جج تھا۔ شائد اس کی وجہ یہ ہو کہ قانون کی تاخیر اور گرانی سے گو موکلوں کا نقصان ہوتا ہے۔ مگر وکیل اور قانون دان لوگ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو اگر کوئی جج موکلوں کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرین ہو۔ تو وہ وکالت پیشہ لوگوں کے لئے سب سے زیادہ قابل تعریف ٹھہرتا ہے۔

اس تصویر کے فریم میں بے شمار ملاقاتی کارڈ اٹکائے ہوئے تھے۔ سب کے سب گرد و غبار میں دبے ہوئے کوئی جاتے صفائی کرنے والی خادمہ انہیں اتنا متبرک سمجھتی تھی۔ کہ انہیں چھو نہیں سکتی تھی۔ قریب ہی ایک پرانا ٹائم پیس رکھا تھا جس کے کل پرزے صاف طور پر نظر آتے تھے۔ اور اگر کوئی شخص اس کمرہ میں داخل ہو کر انہیں دیکھتا۔ تو اسے ضرور اس وجہ سے حیرت ہوتی کہ اتنی میل جمنے پر بھی گھڑی کی سوئیاں حرکت کیونکر کرتی ہیں۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ میز پر بے شمار کاغذات پڑے تھے۔ جدھر کو مسٹر جیمز ہینبیج کوٹ بیٹھا تھا۔ اس کے بالمقابل اسی میز پر کئی دستاویزات کے گٹھے بندھے ہوئے تھے۔ جنہیں حسب معمول

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک ایسے فیتے سے باندھا گیا تھا۔ جس کی رنگت شاید کسی زمانہ میں سرخ ہو۔ بہرحال اب وہ بالکل سپید ہو چکی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان کاغذات کو عرصہ دراز سے کسی نے چھوا تک نہیں۔ اور عجب نہیں کہ انہیں محض نمائش کی خاطر وہاں رکھا گیا ہو۔ جن کاغذات کا تعلق معاملات حال سے تھا۔ وہ وکیل صاحب کے بالکل قریب پڑے تھے۔ اور ان کی صورت سے تازگی ظاہر ہوتی تھی۔ ان کے فیتہ کی رنگت بھی زیادہ سرخ تھی۔ چٹھیاں لگانے کی تین چار فائلیں دو دو فٹ لمبی مختلف خطوط سے پُر۔ فرش زمین پر پڑی تھیں۔ اور اس کے قریب ردی ڈالنے کا ٹوکرا تھا۔ جس میں بے شمار خطوط موڑ توڑ کر ڈال دیئے گئے تھے۔ ان کی صورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ درخواست رحم کی چٹھیاں ہیں۔ یا بدنصیب مقروضوں کے خطوط جن میں ادائے قرضہ کو ملتوی کرنے کے لئے التجا کی گئی ہے لیکن وکیل صاحب کے نزدیک ایسی چٹھیاں سراسر فضول ہوتی تھیں۔ اور اس لئے وہ انہیں پڑھنے کے بغیر ہی صرف ایک نظر دیکھ کر حقارت کے ساتھ اس ٹوکرے میں پھینک دیا کرتے تھے۔

دس بجے تھے۔ اور جیسا ہم بیان کر چکے ہیں۔ مسٹر جیمز ہینیہ کوٹ ان دستاویزات کے مطالعہ میں منہمک تھا۔ جو اس کے سامنے میز پر رکھی ہوئی تھیں۔ ایک پتلے دبلے زرد ہاتھ سے اس نے اپنے سر کو تھام رکھا تھا۔ اور گاہ بگاہ لمبی انگلیاں سپید بالوں میں اس انداز سے پھیرنے لگتا۔ گویا اس سے بھی کسی مشکل سوال کے حل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

دفعتہً کسی نے کمرہ کے دروازہ پر ڈرتے ڈرتے آہستگی سے دستک دی۔ وکیل نے سر کو اٹھانے یا مطالعہ کو چھوڑنے کے بغیر ہی سرسری طور پر کہہ دیا "آ جاؤ"

اس پر ایک متوسط العمر آدمی جس نے سیاہ کپڑے کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ کمرہ میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی پتلی سی کتاب تھی۔ جسے شاید اس دفتر کے کاروبار کی ڈائری کہنا بے جا نہ ہوگا۔ اس کی رنگت زرد لیکن صورت نفرت انگیز تھی۔ اور اس کے بھورے بال نشیب پیشانی پر نیچے کو جھکا کر برش کئے ہوئے تھے۔ یہ شخص اس دفتر میں کئی پہلوؤں سے اہمیت رکھتا تھا۔ کیونکہ وہ مسٹر ہینیہ کوٹ کا ہیڈ کلرک تھا۔ اور بیرونی دفتر میں نصف درجن کے قریب کلرک اسی کی ماتحتی میں کام کرتے تھے ان کے ساتھ اور غریب موکلوں یا بدنصیب مقروضوں سے اس کا سلوک نہایت جابرانہ اور خشونت آمیز سرد مہری کا تھا۔ لیکن اپنے آقا مسٹر جیمز ہینیہ کوٹ کی موجودگی میں وہ بھیگی بلی کی طرح چپ چاپ مسکین اور خوشامدی بن جاتا تھا۔

بڑی آہستگی کے ساتھ اس انداز سے قدم اٹھاتے ہوئے کہ ذرا سی آہٹ بھی نہ ہونے پائے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ آقا کی میز سے ذرا فاصلہ پر ہی مودبانہ کھڑا ہو گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ غلاموں کی طرح اس خیال سے چلتے چلتے رک گیا۔ کہ کب آقا آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ اور میں مطلب کی بات کہوں۔

ذرا دیر بعد مسٹر ہیتھ کوٹ نے اس کی طرف دیکھا۔ اور اپنی فراخ کرسی پر پیچھے کی طرف جھکتے ہوئے کہنے لگا "وہ کیوں گرین کیا معاملہ ہے؟"

مسٹر گرین نے اس بہی کو جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ دیکھتے ہوئے کہا "جناب عالی۔ گرگسن جو گاڑیوں کی مرمت کیا کرتا ہے۔ اس کے خلاف ۸۰۰ پونڈ کی رقم نکلتی ہے۔ اس کی تیسری قسط آج تک ادا نہیں ہوئی۔ اور وہ یہ کہنے آیا تھا کہ اگر آپ اگلے دوشنبہ تک کی مہلت دیں۔۔۔"

"ہرگز نہیں۔ میں ایک گھنٹہ کی مہلت بھی نہیں دے سکتا" مسٹر ہیتھ کوٹ نے شاہانہ لاپروائی سے کہا "تم اس کے خلاف اجرا کا انتظام کرو۔ اس کے پاس معقول جائداد ہے۔ بڑی رقم اس کی اپنی جائداد سے وصول ہو جائے گی۔ باقی کے لئے اس کا بہنوئی اس کا ضامن ہے۔ وہ ایک محنت کش اور جفاکیش آدمی ہے۔ اور یقین ہے۔ جلدی ہی اپنے دوستوں سے روپیہ فراہم کرنے کا انتظام کرلے گا۔ ہمارے صرف ۲۰ پونڈ کو دھوکا ہے۔ اور وہ بھی خرچہ کی صورت میں بآسانی وصول ہو جائیں گے۔ اس کے آگے اور کیا معاملہ ہے؟"

"جناب سر ٹامس سکیفنگٹن کی پانسو پونڈ کی ہنڈی آج واجب الادا تھی" ہیڈ کلرک نے عرض کیا "اور وہ اس کی تجدید کرانا چاہتے ہیں"

"ٹھہرو میں ذرا سوچ لوں" مسٹر ہیتھ کوٹ نے کہا "میں نے اس فضول خرچ امیر کو اصل میں دو ہی سو پونڈ بطور قرض دیئے تھے۔ اس ہنڈی کی وہ ۶ بار تجدید کرا چکا ہے۔ لیکن مضاف میں۔ ہماری رقم کو خطرہ نہیں ہے۔ تم پانسو پچاس پونڈ کی نئی ہنڈی لکھوالو۔۔۔ مگر دیکھو گرین نئی ہنڈی پانسو پچاس کی ہو۔ پچاس کی رقم بھول نہ جانا۔ اگر اس سے ہنڈی کا روپیہ وصول نہ ہوا تو اس کے چچا سے ہو رہے گا۔ آگے چلو"

"جی اس سے اگلا معاملہ ٹامس کا ہے" مسٹر گرین نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا "آپ کو یاد ہوگا۔ اس کے خلاف یکطرفہ ڈگری صادر ہوئی تھی۔ آج صبح وہ یہاں آیا تھا۔ اور بہت دیر تک توسیع میعاد کے لئے منت سماجت کرتا رہا۔ اس کی بیوی زچگی کی حالت میں ہے۔ اور اس کا بڑا بیٹا قریب المرگ ہے۔ اس کے قرضہ کی کل رقم ایک سو گیارہ پونڈ معہ خرچہ ہے۔ کہتا تھا میں ۵ پونڈ ہفتہ وار ادا کرتا رہوں گا"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"بالکل نہیں۔ بالکل نہیں۔" مسٹر ہیتھ کوٹ نے وحشیانہ جوش کے ساتھ کہا "وہ اگر واجبات ادا نہیں کر سکتا۔ تو اسے جیل خانہ بھیجنے کا بندوبست کرنا چاہیے۔ وہاں سے وہ التجائی چٹھیاں لکھنے لگے گا۔ اور پھر اس کے خسر کا سب کے پاس دوڑے آنا یقینی ہے۔ اس طرح پر چھے سات پونڈ کی ڈگری مل جائے گی۔ اور پھر اس بات کا موقعہ ہو گا کہ ہم اس سے پانچ پونڈ ہفتہ وار کی قسط طے کریں۔ گرین اصول ہمیشہ یہ ہونا چاہیے کہ ایسے آدمیوں کو پہلے جیل خانے میں بھیجو اور پھر انہی کی تجویز مان لی جائے۔ یہ طریق عمل زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ آدمی کچھ کم محنتی نہیں۔ اور اس کا خسر ایک عزت دار شخص ہے۔ اس لئے امید نہیں کہ معاملہ طول کھینچے۔ اس سے آگے کہو؟"

"جناب اس سے آگے بیکی کی بیوی کل رات آئی تھی وہ کہنے لگی۔ میرا شوہر وایٹ کراس سٹریٹ جیل خانہ کے ہسپتال میں سخت نازک حالت میں ہے۔ اور میں اور میرے بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ یہ بھی کہتی تھی۔ خدا کے لئے میرے شوہر کو جیل خانے سے نکلوا لیجئے۔ اسی طرح آپ کا روپیہ ادا ہو سکے گا۔ اور وہ اس بات کا یقین دلاتی تھی۔ کہ جس وقت روپیہ ہمارے ہاتھ آیا ہم فوراً ادا کر دیں گے۔"

"ہاتھ آیا!" مسٹر ہیتھ کوٹ نے سخت حقارت کے لہجہ میں کہا "کہتی تھی جس وقت روپیہ ہاتھ آیا۔ ہم ادا کر دیں گے۔ خوب۔ مگر وہ روپیہ ہاتھ کب آئے گا؟ مسٹر گرین مجھے حیرت ہے کہ تم نے یہ معاملہ میرے روبرو پیش کرنے کے قابل سمجھا۔ تمہیں لازم تھا اس عورت کو اسی وقت اپنی طرف سے کہہ دیتے۔ کہ جب تک تمہارے شوہر کے ذمہ ہمارا ایک پیسہ بھی نکلتا ہے۔ ہماری بلا سے وہ زندہ رہے یا مر جائے۔ اور اس کے بچے فاقہ کشی کریں یا نہ کریں۔ ہم اسے جیل خانہ سے نہیں چھڑا سکتے۔"

"جناب میں آپ کو اس معاملہ پر توجہ دینے کی ہرگز تکلیف نہ دیتا" کلرک نے منت آمیز لہجہ میں کہنا شروع کیا "بات صرف یہ ہے کہ وہ عورت فی الواقعہ بڑی مصیبت زدہ نظر آتی تھی۔ میرے پاس بہت دیر تک زار زار روتی رہی۔ اور میں نے دیکھا اس کی گود میں ایک بچہ تھا جو گرسنگی کی وجہ سے ہڈیوں کا پنجر نظر آتا تھا۔"

"اوہ! تو کیا تمہیں اس پر رحم آیا؟" مسٹر ہیتھ کوٹ نے سرد مہری اور طنز کے لہجہ میں کہا "جانتے ہو میری غو [illegible] یہاں ملازمت کرتے ہوئے بارہ سال کا عرصہ گزر گیا ہے؟"

[illegible] پھر آپ سے معافی کا خواستگار ہوتا ہوں۔ مگر ... مگر ...

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مجھے اچھی طرح معلوم ہوا ہے کہ بیل کی بیوی اور اس کے بچے واقعی میں بھوکے مر رہے ہیں۔" کل
نے جو بظاہر اپنے آقا کے برابر سنگ دل واقع نہیں ہوا تھا۔ جھپ ایک بار جرأت
کر کے کہا۔

لیکن آخر الذکر نے وحشیانہ لاپروائی کے ساتھ کہا "وہ سب بھوکے مر جائیں۔ مجھے اس
کی ذرا فکر نہیں ہے۔ اب بتاؤ۔ بہی میں اگلا نام کس کا ہے؟"

"جناب ولیم فاکس آہن فروش نے اپنے قرضخواہوں کا ایک جلسہ کیا تھا" مسٹر گرین
کہنا شروع کیا۔ اور بظاہر وہ اس بات پر سخت نادم تھا۔ کہ میں نے کیوں اس قسم کا
خیال ظاہر کیا۔ جس کے باعث مجھے آقا کی طرف سے فہمائش برداشت کرنی پڑی۔۔۔

"مجھے معلوم ہے" بیل نے جواب دیا "میں ایسے جلسوں میں کبھی نہیں جاتا۔ مجھے دو
قرضخواہوں سے کیا واسطہ۔ یہ بتاؤ وہ خود یہاں آیا تھا؟ اور اگر آیا تھا۔ تو وہ کیا کہتا تھا

کلرک نے کہا "جناب معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اپنے معاملات کی پوری تفصیل قرض
کے روبرو بیان کر دی تھی۔ اور ان کا اس کے بیان سے ہر طرح اطمینان ہو گیا اس نے قرض
کو بتایا کہ میری طرف سے روپیہ کی ادائیگی میں جو کوتاہی ہوئی ہے۔ وہ در حقیقت میری غفل
کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس کا باعث یہ ہے کہ برمنگھم کی ایک بڑی کوٹھی کا دیوالہ نکل گیا ہے۔۔

"پھر آخر اس نے کیا رقم پیش کی؟" مسٹر ہیتھ کوٹ نے پوچھا۔

کلرک نے کہا "جناب وہ کل روپیہ کی بے باقی کے لئے دو سال کی مہلت طلب کر
اور کہتا ہے۔ اگر مجھے یہ مہلت دی جائے تو پھر میں ہرگز کسی رعایت کا طلبگار نہیں
اپنا حساب کوڑی پیسے سے بے باق کر دوں گا۔ اس کا بھائی اس کا ضامن بنتا ہے"

"میں ہرگز دو سال انتظار نہیں کر سکتا" وکیل نے کہا "اسے لازم ہے کہ اس وقت
چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر میرا حساب بیباق کر دے ورنہ میں نالش دائر کر دوں
یا ٹھہرو۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ میں ابھی ایک درخواست لکھ ڈالوں۔ اور آج ہی اس کے خلا
کارروائی شروع کر دی جائے میرا روپیہ بہرحال فوراً مل جائے گا۔ باقی قرضخواہ اگر دو س
انتظار کرنا چاہتے ہیں۔ تو کیا کریں۔ اگر وہ آج پھر مجھ سے ملنے آئے تو
۵ پونڈ ہفتہ وار ادا کرے۔ دیکھنا کہ اس کے خلاف نالش آج ہی دائر ہو جائے" ڈائری کی طرف

"بہت اچھا جناب" ہیڈ کلرک نے جواب دیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھ کر کہنے لگا "جناب آپ کو وہ پیٹن کا حال یاد ہوگا کہ چند دن گذرے – وہ ۲۰ پونڈ چھوڑ گیا تھا۔ کیونکہ اس کی ہنڈی کی میعاد پوری ہو چکی تھی مگر چونکہ اس وقت آپ یہاں موجود نہ تھے۔ اس لئے ہنڈی واپس نہ دی جا سکی۔ میں نے کہا اگر آپ چاہیں تو اس رقم کی رسید کر دوں۔ مگر وہ کہنے لگا۔ مجھے آپ کی شرافت پر بھروسہ ہے۔ آپ ایک بار روپیہ وصول کر کے انکار تھوڑی کریں گے۔ اس کے بعد وہ ہنڈی کے لئے دو تین بار آ چکا ہے۔ . . "

"مگر کیا باقی کلرکوں کو روپیہ کی ادائیگی کا علم ہے؟" مسٹر ہیتھ کوٹ نے گرین کی طرف پُر معنی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں" اس نے اس انداز سے جواب دیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے آقا کے منشا کو خوب سمجھتا ہے۔ "کلرک اس وقت سب کے سب جا چکے تھے۔ اور خود میں بھی دفتر بند کر کے جانے کو تھا۔ کہ وہ پیٹن روپیہ ادا کرنے کے لئے آیا۔"

"خیر اس صورت میں تم آج ہی اُس سے ہنڈی کے روپیہ کا مطالبہ کرو" وکیل نے کہا "اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اس نے کہا۔ میں وہ روپیہ مسٹر گرین کو دے گیا تھا۔ تو تم کہہ دو گے۔ میں نے ہرگز وصول نہیں کیا۔"

"جی ہاں . . . جی بہت اچھا" کلرک نے جواب دیا۔

"اور اگر اس شخص نے ہم پر نالش دائر کی۔ تو تم اس بات کی حلفیہ شہادت دو گے کہ یہ روپیہ میں نے ہرگز وصول نہیں کیا۔" وکیل نے اس قسم کے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ گویا وہ جانتا ہے یہ شخص میرے حکم کی ہرگز خلاف ورزی نہ کر سکے گا۔

"جی ہاں۔ اور میری حلف دروغی کا یہ پہلا موقعہ نہ ہو گا۔"

"خیر . . . خیر" مسٹر ہیتھ کوٹ نے جلدی سے کہا۔ کیونکہ اگرچہ وہ اپنے کلرک سے کسی جرم کرانا معیوب نہ سمجھتا تھا۔ تاہم یہ بات اسے بھی منظور نہ تھی کہ اس جرم کو کامل عریانی کی حالت میں اس کے سامنے پیش کرے "گرین یہ کام ضرور کر دینا۔ اس کے لئے تمہیں میں ایک پونڈ انعام دیتا ہوں۔ اسے دفتر کے اخراجات میں شامل کر لینا۔ تم بڑے وفادار نوکر ہو۔ اور میں تم سے بہت خوش ہوں" اس نے مربیانہ انداز سے کہا۔

"میں جناب کی اس عنایت اور مروت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں" کلرک نے مودبانہ اور غیر معمولی طور پر جھکتے ہوئے کہا۔ اگرچہ اس کے ساتھ ہی اس نے اس آہ کو جو اس خیال سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس کے سینہ سے اٹھی بیٹھی کہ میں اپنے آقا کا اس درجہ محتاج اور دست نگر ہوں۔ بدقسمتی غرور کیا۔ اسے اس بات کا سخت افسوس ہوا۔ کہ میں ایک ایسے شیطان صفت آدمی کی شرارتوں اور بے ایمانیوں کا ذریعہ بنتا ہوں۔ لیکن چونکہ بے بس تھا اس لئے خاموش رہا۔

یکایک ہینتھ کوٹ اس سے کہنے لگا "تمہاری یہی میں کوئی اور اندراج بھی ہے؟"

"جی نہیں" کلرک نے جواب دیا "صرف یہ بات اور عرض کرنے کے قابل ہے کہ آپ دونوں ڈاکٹر اس انعام کا بقایا لینے کے لئے آئیں گے جو آپ نے انہیں سند پر دستخط کرنے کے بعد دینے کا وعدہ کیا تھا۔"

"وکیل نے کہا "بہت اچھا۔ چونکہ وہ معاملہ کامیاب انجام تک پہنچ چکا ہے۔ اس لئے تم نے دونوں کو فیصل شدہ رقم ادا کر دینا۔ بلکہ میری رائے میں جس رقم کا معاہدہ ہوا تھا اس سے پانچ پانچ پونڈ زیادہ دے دینا۔"

"بہت اچھا جناب ایسا ہی کروں گا!" مسٹر گرین نے کہا "اب اس کے سوا اور کیا ارشاد ہے؟"

"میں حیران ہوں اس عورت کے متعلق کیا کروں" مسٹر ہینتھ کوٹ نے پریشانی کے لہجہ میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی پیشانی پر سینکڑوں بل پڑ گئے۔ اور وہ اپنی لمبی پتلی انگلیوں کو بالوں میں پھیرنے لگا۔

"آپ کا اشارہ شاید مسز سیفٹن کی طرف ہے؟" کلرک نے کہا۔

"ہاں اسی عورت کی طرف جو اپنے آپ کو مسز سیفٹن کہتی ہے" مسٹر ہینتھ کورٹ نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد فاتحانہ انداز سے وہ بظاہر اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "گلبرٹ کو اس بات کا مطلق علم نہ تھا گھر میں سالہا سال سے اس کی ہر بات خبردار ہوں۔ اس عورت کے ساتھ اس کے عشق کا معاملہ مجھ سے پوشیدہ نہ تھا حالانکہ وہ سمجھتا تھا۔ دنیا میں کوئی تیسرا شخص اس سے آگاہ نہیں ہے لیکن گرین ہمیں اس عورت کی نسبت کیا کرنا چاہیئے؟" اس نے دفعتہً کلرک سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے سامنے ایک حلقہ بگوش غلام کی طرح باادب کھڑا تھا۔

وہ خوشامدانہ لہجہ میں کہنے لگا "آپ دانا ہیں۔ اور ضرورت کے مطابق کوئی تجویز سوچ سکتے ہیں کیا آپ کی رائے میں اس کی طرف سے کسی طرح کا خطرہ ہے؟"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وکیل بولا "گرین اصل بات یہ ہے اسے میرے بھائی سے انتہا درجہ کی محبت ہے اس کے دل میں اس کے لئے وہ جذبہ ہے جس نے میرے سینہ میں آجتک حرارت پیدا نہیں کی۔ اور نہ کبھی پیدا کر سکے گا۔" یہ آخری جملہ اس نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا اور پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "مجھے محبت کے نام ہی سے نفرت ہے۔ اس قسم کے جذبات صرف کمزور دل والوں کو زیب دیتے ہیں۔ محبت کا احساس ایک ایسا حقیر احساس ہے جو کسی کامیاب دنیادار کے لئے ہرگز موجب فخر نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہی جذبہ محبت۔ یہی احساس عشق۔ اس نام نہاد مسز سیفٹن کو کس درجہ خطرناک بنا سکتا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ ایسی عورت کے محبوب اور دلدار کو ضرر پہنچے تو وہ بہت خطرناک بن جاتی ہے۔ اس لحاظ سے میں اس عورت کو جو اپنے آپ کو مسز سیفٹن کہتی ہے خطرناک ہی سمجھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ بڑی پرجوش اور ذی حوصلہ عورت ہے۔ وہ میرے بھائی کے متعلق انصاف کی خاطر کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرے گی۔ پس میرے لئے لازم ہے کہ کوئی ایسا طریقہ عمل میں لاؤں جس سے وہ مجھے کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا سکے۔"

"اور وہ طریقہ . . . ؟" کلرک نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

مسٹر ہیتھ کوٹ نے جواب دیا "میں نے کئی تجاویز سوچیں۔ مگر ان میں سے ایک بھی ضرورت کے حسب حال نظر نہیں آئی۔ اگر میں کسی طرح اسے ملک کے باہر بھیج سکوں یا چند ہفتوں کے لئے اسے کسی محفوظ مقام پر بند رکھ سکوں۔ تو اس صورت میں میں یقیناً اپنی تجاویز کو اپنی کامیابی کے ساتھ عمل میں لا سکوں گا۔ کہ پھر وہ عورت تو کیا۔ سارا زمانہ بھی میرے خلاف ہو جائے تو مجھے اس کی پروا نہ ہوگی۔"

"تو کیا آپ کی رائے میں ان میں سے کوئی ایک کام کرنا اتنا ہی دشوار ہے؟" گرین نے پوچھا۔

مسٹر ہیتھ کوٹ بے صبری سے کہنے لگا۔ "گرین تم اس معاملہ کی مشکلات کو نہیں سمجھتے سوال یہ ہے۔ میں کس بہانہ سے اس عورت کو حراست میں رکھوں؟ ہاں۔ اسے ملک کے باہر جانے پر ضرور اکسایا جا سکتا ہے۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے کلرک کی طرف نظر غور سے دیکھ کر کہا۔ "جس میں یہ ناگفتہ استفسار بھی شامل تھا۔ کہ کیا میں اس تجویز کے متعلق تم پر بھروسہ کر سکتا ہوں۔"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کلرک نے اس نگاہ کا مطلب پورے طور پر سمجھ کر کہا "کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ میری
...یر خدمات اس معاملہ میں آپ کے لئے مفید ثابت ہو سکیں؟"

"وکیل چند منٹ کی غور و فکر کے بعد بولا "ہاں اس معاملہ میں بھی مجھے تمہیں پر بھروسہ کرنا ہوگا"
...وہ اپنی چھوٹی کینہ آمیز اور دوسروں کے خیالات کو جان لینے والی نگاہیں کلرک کے چہرہ پر
...گاڑنے لگا "میں امید کرتا ہوں۔ اگر میں چند منٹ کے لئے بعض گذشتہ حالات کا اعادہ کردوں
...تم آزردہ نہیں ہو گے"

"لیکن کیوں ... جناب ... کس لئے؟ ..." کلرک نے وحشت زدہ ہوکر
...اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ کی رنگت اور زیادہ زرد ہوگئی۔ اور اس کے اعضا
...ں طور پر کانپنے لگے۔

"اس لئے کہ میری مرضی" وکیل نے وحشیانہ لاپروائی سے جواب دیا "اس لئے بھی
...اپنے مقصد کے لئے تم پر یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ تم کس قدر میرے
...یار میں ہو"

بدنصیب کلرک ذہنی اذیت سے کراہنے لگا۔ مگر اس نے زبان سے ایک
...بھی نہ کہا۔

"مسٹر گرین بارہ سال گذرے" ہیتھ کوٹ نے نپے تلے لفظوں میں اس انداز سے
شروع کیا۔ گویا وہ نہیں چاہتا کہ میرا ایک بھی لفظ بدنصیب شخص پر اپنا اثر ڈالے بغیر رہے۔
...سال گذرے تم بجائے خود وکالت کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک واقعہ نے جس کا ذکر بے سود ہوگا
...ایک ایسے معاملہ سے خبردار کردیا۔ جس کی بدولت تم میرے رحم کے محتاج ہوگئے تمہیں اور
...س کلیرنس ولیمز کو ایک کم سن لڑکے کا سرپرست مقرر کیا گیا تھا جس کی عمر آٹھ سال سے زیادہ
...اور اس کے گذارہ کے لئے تمہارے اور اس دوسرے شخص کلیرنس ولیمز کے نام سے
...ار پونڈ کی رقم جمع کرادی گئی۔ فیصلہ یہ تھا کہ تم امین رہو۔ مگر تمہیں روپیہ کی ضرورت تھی۔ تم نے
...ولیمز کے جعلی دستخط کئے۔ اور وہ ایک ہزار پونڈ کی رقم نکلوالی"

...نصیب کلرک نے پھر درد سے کراہنا شروع کیا۔ مگر اس کے بے رحم آقا نے اس کی
...کل توجہ نہیں دی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہنے لگا "تم نے وہ روپیہ نکلوا کر
...م میں لگالیا۔ مجھے اس بات کا علم ہوگیا۔ اور میں نے تم سے کہا۔ میں اس شرط پر تمہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بچاتا ہوں۔ کہ تم آئندہ میری خدمت کرو۔ میری شرط تم سے یہ تھی کہ میں تمہاری روح اور جسم دونوں کا مالک رہوں گا۔ تمہارا فرض ہوگا۔ کہ ہر معاملہ کو میری آنکھوں سے دیکھو۔ میرے کانوں سے سنو۔ اور اپنے ہاتھوں اور دماغ سے اس طریق پر کام لو۔ جو میں تمہیں بتاؤں۔ مجھے تمہارے جیسے ایک شخص کی خدمات مطلوب تھیں۔ اتفاق سے تم نظر آ گئے۔ ہمارا معاملہ جلدی طے ہوگیا تم نے اپنا کاروبار جو اس قابل نہ تھا کہ اسے جاری رکھا جاتا۔ بند کردیا۔ اور سیدھے ہیڈ کلرک بن گئے۔ اس دن کے بعد میں تمہیں دو پونڈ ہفتہ وار تنخواہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ دیتا رہا ہوں۔ اور گاہ بگاہ میں نے تمہیں انعامات بھی دیئے ہیں جیسا آج صبح میں نے پیش کیا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ میں نے تمہارے ساتھ یہ فیاضی کی ہے۔ کہ ان ایک ہزار پونڈ کا سود جو تم نے تجارت سے نکلوا کر استعمال کئے۔ خود ادا کرتا رہا ہوں۔ اور جس لڑکے کو تمہارے زیر حفاظت رکھا گیا۔ اسے اس بات کا مطلق شبہ نہیں کہ معاملہ کیا ہے۔ نہ تمہارے ساتھی گلبرٹس ویلیرز کو ہی اس بات کا کچھ شبہ ہے" ہیتھ کوٹ نے زوردار لہجہ میں کہا۔ "لیکن ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں وہ لڑکا اکیس سال کا ہوجائے گا۔ اور تم سے اور مسٹر ویلیرز سے اپنے ایک ہزار پونڈ طلب کرے گا۔ اس وقت مسٹر ویلیرز جو ایک عزت دار شخص ہے تم سے کہے گا۔ کہ بنک سے روپیہ لے آئیں۔ لیکن روپیہ وہاں موجود نہیں ہوگا۔ اس وقت تمہارے لئے دو ہی صورتیں ہوں گی۔ یا تو جعلسازی کے جرم میں کالے پانی جاؤ۔ یا میں تمہاری خاطر سے وہ روپیہ وہاں رکھوا دوں۔۔۔"

"لیکن آپ ازراہ عنایت خود اس بات کا وعدہ کرچکے ہیں کہ میں وہ رقم وہاں داخل کرا دوں گا۔ آپ نے مجھے ذلت بدنامی اور سزا سے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا تھا" کلرک نے سخت پریشانی کی حالت میں اس شخص کے انداز سے کہا۔ جو رحم کا ملتجی ہو۔

"بیشک میں نے وعدہ کیا تھا۔ اور میں اس وعدہ پر کاربند رہوں گا" ہیتھ کوٹ نے جواب دیا "میں نے یہ واقعات تمہارے سامنے محض اس لئے بیان کئے ہیں۔ کہ تم پر واضح ہو جائے۔ کہ تم کس حد تک میرے اختیار میں ہو۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں ایک نہایت افسوسناک انجام سے بچا یا اس طرح مار سکتا ہوں۔ جیسے آدمی سانپ کو کچل دیتا ہے مگر بہرحال یہ ہمارے تعلقات کی موجودہ حیثیت ہے۔ اور اس کی توضیح سے ہماری دوستی میں فرق نہیں آسکتا۔ میں پھر تم پر واضح کئے دیتا ہوں۔ کہ میں ہرگز ہرگز اس شخص کے قابو میں آنا پسند نہیں کرتا جس کی نسبت مجھے کامل یقین نہ ہو۔ کہ وہ دس ہزار گنا زیادہ میرے اپنے اختیار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کلرک نے اس نگاہ کا مطلب پورے طور پر سمجھ کر کہا "کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ میری ناچیز خدمات اس معاملہ میں آپ کے لئے مفید ثابت ہو سکیں؟"

وکیل چینڈمنٹ کچھ غور و فکر کے بعد بولا "ہاں اس معاملہ میں پہلے مجھے تمہیں پر بھروسہ کرنا ہوگا" پھر وہ اپنی چھوٹی کینہ آمیز اور دوسروں کے خیالات کو جان لینے والی نگاہیں کلرک کے چہرہ پر جما کر کہنے لگا "میں امید کرتا ہوں۔ اگر میں چینڈمنٹ کے لئے بعض گذشتہ حالات کا اعادہ کردوں تو تم آزردہ نہیں ہو گے!"

"لیکن کیوں ... جناب ... کس لئے؟ ..." کلرک نے وحشت زدہ ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ کی رنگت اور زیادہ زرد ہو گئی۔ اور اس کے اعضا نمایاں طور پر کانپنے لگے۔

"اس لئے کہ میری مرضی"! وکیل نے وحشیانہ لاپروائی سے جواب دیا "اس لئے بھی کہ میں اپنے مقصد کے لئے تم پر یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ تم کس قدر میرے اختیار میں ہو!"

بدنصیب کلرک ذہنی اذیت سے کراہنے لگا۔ مگر اس نے زبان سے ایک لفظ بھی نہ کہا۔

"مسٹر گرین بارہ سال گذرے" ہیتھ کوٹ نے نپے تلے لفظوں میں اس انداز سے کہنا شروع کیا۔ گویا وہ نہیں چاہتا کہ میرا ایک بھی لفظ بدنصیب شخص پر اپنا اثر ڈالے بغیر رہے۔ "بارہ سال گذرے تم بجائے خود وکالت کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک واقعہ نے جس کا ذکر بے سود ہوگا مجھے ایک ایسے معاملہ سے خبردار کر دیا۔ جس کی بدولت تم میرے رحم کے محتاج ہو گئے تمہیں اور ایک شخص کلیرنس ولیسہ ز کو ایک کم سن لڑکے کا سرپرست مقرر کیا گیا تھا جس کی عمر آٹھ سال سے زیادہ نہ تھی۔ اور اس کے گذارہ کے لئے تمہارے اور اس دوسرے شخص کلیرنس ولیسہ ز کے نام سے ایک ہزار پونڈ کی رقم جمع کرا دی گئی۔ فیصلہ یہ تھا کہ تم امین رہو۔ مگر تمہیں روپیہ کی ضرورت تھی۔ تم نے کلیرنس ولیسہ ز کے جعلی دستخط کئے۔ اور وہ ایک ہزار پونڈ کی رقم نکلوا لی!"

بدنصیب کلرک نے پھر درد سے کراہنا شروع کیا۔ مگر اس کے بے رحم آقا نے اس کی طرف بالکل توجہ نہیں دی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہنے لگا "تم نے وہ روپیہ نکلوا کر اپنے کام میں لگا لیا۔ مجھے اس بات کا علم ہو گیا۔ اور میں نے تم سے کہا۔ میں اس شرط پر تمہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بچاتا ہوں۔ کہ تم آئندہ میری خدمت کرو۔ میری شرط تم سے یہ تھی کہ میں تمہاری روح اور جسم دونوں کا مالک رہوں گا۔ تمہارا فرض ہوگا۔ کہ ہر معاملہ کو میری آنکھوں سے دیکھو۔ میرے کانوں سے سنو۔ اور اپنے ہاتھوں اور دماغ سے اس طریق پر کام لو۔ جو میں تمہیں بتاؤں۔ مجھے تمہارے جیسے ایک شخص کی خدمات مطلوب تھیں۔ اتفاق سے تم نظر آگئے۔ ہمارا معاملہ جلدی طے ہوگیا تم نے اپنا کاروبار جو اس قابل نہ تھا کہ اسے جاری رکھا جاتا۔ بند کردیا۔ اور میرے ہیڈ کلرک بن گئے۔ اس دن کے بعد میں تمہیں دو پونڈ ہفتہ وار تنخواہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ دیتا رہا ہوں۔ اور گاہ بگاہ میں نے تمہیں انعامات بھی دیئے ہیں جیسا آج صبح میں نے پیش کیا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ میں نے تمہارے ساتھ یہ فیاضی کی ہے۔ کہ ان ایک ہزار پونڈ کا سود جو تم نے تجارت سے نکلوا کر استعمال کئے۔ خود ادا کرتا رہا ہوں۔ اور جس لڑکے کو تمہارے زیر حفاظت رکھا گیا۔ اسے اس بات کا مطلق شبہ نہیں کہ معاملہ کیا ہے۔ نہ تمہارے ساتھی گلبرنس ولیرز کو ہی اس بات کا کچھ شبہ ہے" ہیتھ کوٹ نے زوردار لہجہ میں کہا۔" لیکن ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں وہ لڑکا اکیس سال کا ہوجائے گا۔ اور تم سے اور مسٹر ولیرز سے اپنے ایک ہزار پونڈ طلب کرے گا۔ اس وقت مسٹر ولیرز جو ایک عزت دار شخص ہے تم سے کہے گا۔ کہ بنک سے روپیہ لے آئیں۔ لیکن روپیہ وہاں موجود نہیں ہوگا۔ اس وقت تمہارے لئے دو ہی صورتیں ہوں گی۔ یا تو جعلسازی کے جرم میں کالے پانی جاؤ۔ یا میں تمہاری خاطر سے وہ روپیہ وہاں رکھوا دوں۔۔۔"

" لیکن آپ ازراہ عنایت خود اس بات کا وعدہ کرچکے ہیں کہ میں وہ رقم وہاں داخل کرادوں گا، آپ نے مجھے ذلت بدنامی اور سزا سے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا تھا" کلرک نے سخت پریشانی کی حالت میں اس شخص کے انداز سے کہا۔ جو رحم کا ملتجی ہو۔

" بیشک میں نے وعدہ کیا تھا۔ اور میں اس وعدہ پر کاربند ہوں گا" ہیتھ کوٹ نے جواب دیا "میں نے یہ واقعات تمہارے سامنے محض اس لئے بیان کئے ہیں۔ کہ تم پر واضح ہو جائے۔ تم کس حد تک میرے اختیار میں ہو۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں ایک نہایت افسوسناک انجام تک پہنچا کر اس طرح مار سکتا ہوں۔ جیسے آدمی سانپ کو کچل دیتا ہے مگر یہ ہمارے تعلقات کی موجودہ حیثیت ہے۔ اور اس کی توضیح سے ہماری دوستی میں فرق نہیں آسکتا۔ میں پھر تم پر واضح کئے دیتا ہوں۔ کہ میں ہرگز ہرگز اس شخص کے قابو میں اتنا نقد نہیں کرتا۔ جس کی نسبت مجھے کامل یقین نہ ہو۔ کہ وہ دس ہزار گنا زیادہ میرے اپنے اختیار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔"

"جی ہاں ۔ یقیناً ۔ لیکن میری وفاداری پر تو آپ کو شبہ نہیں ہے"۔ کلارک نے جس کے چہرہ پر ایک رنگ جاتا اور ایک آتا تھا کہا "یقیناً آپ یہ نہیں سمجھتے ۔ کہ میں آپ کے احسانات کا بدلہ ناشکر گذاری کی صورت میں دوں گا ۔ یا کوئی لفظ اس قسم کا زبان سے کہوں گا ۔ جو آپ کے حق میں مضر اثر پیدا کرے ۔ اس میں شک نہیں ۔ کہ آپ نے مجھ پر بہت احسانات کئے ہیں تاہم میں نے بھی آپ کی خدمات کچھ کم وفاداری سے سرانجام نہیں دیں ۔ میں نے ہر وقت بغیر کسی معاملہ کو سوچے یا کسی طرح کا اعتراض کرنے کے آپ کے احکام کی آنکھیں بند کر کے تعمیل کی ہے ۔"

"میرے دوست میں یہ سب کچھ جانتا ہوں"۔ ہیتھ کوٹ نے اس طرح بھویں اٹھا کر کہا ۔ گویا وہ اپنی فاتحانہ حیثیت کو اچھی طرح جانتا ہے ۔ کیونکہ اس نے دیکھا ۔ اس کا بدنصیب نوکر اس کے سامنے ویسا ہی مطیع فرمان بردار کھڑا ہے ۔ جیسے وہ گونگے اور بہرے غلام جو مشرقی ملکوں میں مطلق العنان بادشاہوں کے اشاروں کی تعمیل کرتے ہیں"۔ یہ سب کچھ مجھے معلوم ہے" اس نے ٹھہر کر کہا "لیکن گاہ بگاہ اگر ہم ان تعلقات کو جو ہمارے درمیان قائم ہیں واضح کر دیا کریں تو اس میں حرج کچھ نہیں ۔ پس معاملہ کا یہ پہلو طے کرنے کے بعد اب میں اپنے اصل مطلب کی طرف آتا ہوں ۔"

"آپ کا اشارہ مسز سیفٹن کے معاملہ کی طرف ہے"۔ گرین نے اس لئے کہا ۔ کہ اس کے آقا کو یقین ہو جائے ۔ یہ شخص ان اغراض و مقاصد کی اہمیت سے بے خبر نہیں ۔ جو اس خاتون کی ذات سے وابستہ تھے ۔

"ہاں مسز سیفٹن ہی کی طرف"۔ ہیتھ کوٹ نے جواب دیا "میں بیان کر چکا ہوں اس سے نپٹنے کی دو صورتیں ہیں ۔ یا یہ کہ اسے زیر حراست رکھا جائے ۔ یا اسے ملک کے باہر بھیج دیا جائے میری رائے میں دوسری صورت بہتر ہے ۔ اور اس میں تمہیں ایک ایسا کام کرنا ہے ۔ جسے اگر دور اندیشی کے ساتھ سرانجام دیا گیا ۔ تو کامیابی میں ذرا بھی شبہ نہیں ۔"

مسٹر گرین جس کی نسبت ناظرین کو یاد ہو گا ۔ کہ وہ اب تک کھڑا ہی رہا تھا ۔ کیونکہ اس کے آقا نے بیٹھنے کا حکم نہیں دیا تھا ۔ اس گفتگو کو پوری توجہ سے سنتا رہا ۔

سلسلۂ کلام جاری رکھ کر وکیل نے کہا "اس مسز سیفٹن کی بے صبری غیر معمولی طور پر بڑھ رہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہے۔ مسز گلبرٹ کو معلوم ہوئے ایک ہفتہ گذر چکا ہے اور اب وہ بہت جلد پوری سرگرمی سے اس کی تلاش شروع کریگی۔ اس لئے ضایع کرنے کا وقت نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے ارادوں کو شکست کرنے کے لئے اس کے جذبۂ محبت ہی کو اپنی کارروائیوں کا ذریعہ بناؤں۔ تم فوراً کنگسٹن ٹون میں جاکر اس سے ملو۔ وہ تمہیں نہیں پہچانتی۔ کیونکہ اس نے کبھی تمہاری صورت نہیں دیکھی۔ اسے کسی طرح کا شبہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور وہ تمہاری ہر بات کو صحیح تصور کرے گی۔ تم نے اس سے کہنا۔ میں ابھی لورپول سے آیا ہوں اور مسٹر گلبرٹ کا گہرا دوست ہوں۔ یہ بھی کہنا۔ کہ مسٹر گلبرٹ بعض مالی مشکلات کی وجہ سے امریکہ کو چلے گئے ہیں۔ تم نے اسے یقین دلانا کہ یہ مالی مشکلات اس طرح دفعتہً پیدا ہوئیں کہ اگر وہ رخصت نہ ہوجاتے۔ تو ان کا زیر حراست آنا یقینی تھا۔ وہ اس قدر پریشان تھے۔ کہ چلتے وقت تمہیں اپنی روانگی سے مطلع بھی نہیں کرسکے۔ اسی سلسلہ میں تم نے اسے بتانا کہ انہوں نے مجھے اپنی روانگی کی خبر دے کر تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور مجھے تمہیں دینے کے لئے روپیہ بھی دیا ہے۔ جاتے وقت انہوں نے اس بات کی زور دار درخواست کی تھی۔ کہ تم نے ان سے نیویارک میں بہت جلد جاملنا۔ یہ سب باتیں تم نے اس عورت سے کہنا۔ اور میرا یہ گمان ہے کہ اگر تم نے اپنے فرض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیا تو ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔“

”اطمینان فرمایئے۔ میری طرف سے اس میں مطلق کوتاہی نہ ہوگی“ کلرک نے جواب دیا۔

”میں پھر تمہیں یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں“ ہیتھ کوٹ نے کہا۔ ”اس کام میں پوری ہمت دوراندیشی۔ اور حاضر جوابی سے کام لینا ہوگا۔ مسز سیفٹن بڑی ہوشیار اور سمجھدار عورت ہے۔ اگر تم نے اس کے سوالات کا جواب دینے میں ذرا بھی تامل کیا یا پس وپیش ظاہر کی تو وہ ضرور بھانپ جائے گی کہ معاملہ مشکوک ہے۔ اور سارا کیا کرایا خاک میں مل جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر تم ہوشیاری اور عاقبت بینی سے کام لوگے تو تمہارا کامیاب ہونا یقینی ہے۔ وہ اس خیال سے کہ کسی کو مسز گلبرٹ کے ساتھ میرے تعلق کا علم نہیں۔ تمہیں واقف حال دیکھ کر دوست سمجھے گی۔ وہ جانے گی۔ تم مسٹر گلبرٹ کے ہمدرد ہو۔ اور اسی لئے اس نے تمہیں اپنا پیغامبر بنا کر بھیجا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں تمہیں اس کے لئے پچاس پونڈ دیئے دیتا ہوں۔ جب تم اس سے کہو گے کہ یہ رقم مجھے مسٹر گلبرٹ نے اس لئے دی ہے کہ آپ کے حوالہ کردوں۔ اور آپ اس کے خرچ سے نیویارک کے اخراجات ادا کریں۔ تو ضرور تمہاری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر بات کی پورے طور پر تصدیق ہو جائے گی بلکہ وہ تمہارے بیان کو صحیح اور قدرتی تصور کرنے لگے گی میں امید کرتا ہوں۔ تم میرا مطلب پورے طور پر سمجھ گئے ہو پھر کیا تم اپنے آپ کو اس کام کو سر انجام دینے کے قابل سمجھتے ہو۔ کیونکہ اس بات کا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ اس خطرناک عورت کو چند ہفتوں کے لئے انگلستان سے باہر بھیجنا میرے لئے اشد ضروری ہے۔"

گرین بڑی حلیمی سے کہنے لگا "اس میں شک نہیں۔ کام جو آپ نے میرے ذمہ ڈالا ہے۔ بہت نازک اور دشوار ہے لیکن آپ کے احکام کی تعمیل میں میں اسے اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر میں اس کی انجام دہی میں ناکام رہا تو اس کی وجہ میری کوتاہی نہ ہوگی۔"

"اس صورت میں تمہارا ناکام رہنا بھی غیر ممکن ہے۔" مسٹر ہیتھ کوٹ نے پرزور لہجہ میں کہا۔ "میں تمہیں روپیہ دیئے دیتا ہوں۔ تم نے اس عورت کے ساتھ لورپول تک جانا۔ اگر کوئی جہاز فوراً ہی اوہاں سے امریکہ کی طرف روانہ نہ ہوتا ہو۔ تو اُسے کسی ہوٹل میں ٹھہرا دینا۔ اور عذر یہ پیش کرنا کہ میں چونکہ کنوارا آدمی ہوں۔ اس لئے نامناسب ہے کہ آپ کو اپنے مکان پر مدعو کروں۔ خود تم نے کسی دوسرے ہوٹل میں ٹھہر جانا۔ لیکن یہ سب جزوی تفصیلات ہیں۔ اور تمہارے جیسے سمجھدار آدمی کو ان کا سمجھانا بے سود ہے۔"

اس کے بعد مسٹر ہیتھ کوٹ نے کچھ نوٹ اور طلائی سکے اپنے کلرک کے حوالے کئے۔ اور وہ اپنے سکار آقا سے رخصت ہو گیا۔ جانے سے پیشتر اس نے بیرونی دفتر میں آکر اپنے ماتحت کلرکوں کو بہی کے اندراجات کے متعلق مختلف ہدایات دیں۔ اور آخر دفتر سے رخصت ہونے کو تھا کہ ایک گاڑی دروازہ کے سامنے آکر رکی۔ اور اس سے لانبے قد کا ایک خوش پوش اور خوش شکیل جوان اُترا۔

بیرونی دفتر میں پہنچکر اس نے دریافت کیا "مسٹر ہیتھ کوٹ موجود ہیں؟"

گرین نے پوچھا "میں ان سے کن کی آمد کا ذکر کروں؟"

نووارد کہنے لگا "یہ غیر ضروری سوال ہے۔ میں انہیں سے ملنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے فوری کام درپیش ہے۔"

"بہتر ہے۔ آپ اندر تشریف لے جائیے۔" گرین نے کہا۔ اور اس کے بعد نووارد کو بکسیلی کے نجی دفتر میں داخل کر کے وہ اس غرض سے اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا کہ کنسنگٹن ٹون میں مسز سیفٹن کے پاس جانے سے پیشتر تبدیلی لباس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کی ضروریات سے فارغ ہو جائے۔

باب ۱۶۸ مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ اور لارڈ ولیم ٹریولین

مسٹر ہیتھ کوٹ کے کمرہ میں پہنچکر شکیل اجنبی نے اپنا ملاقاتی کارڈ پیش کیا اسے دیکھتے ہی وکیل کی پیشانی پر سیاہ بادل چھا گیا۔ کیونکہ کارڈ پر لارڈ ولیم ٹریولین کا نام لکھا تھا۔ اور وکیل کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی۔ کہ یہ ہنگیبرٹ کا گہرا دوست ہے۔ لیکن جلدی ہی اپنے چہرہ کو پر سکون کر کے اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا "مائی لارڈ تشریف رکھئے"

نوجوان امیر وکیل کے کہنے سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا "میں اس طرح یکایک آپ کے کمرہ میں گھس آنے کے لئے معذرت چاہتا ہوں"

"اس صورت میں کسی معذرت کی ضرورت نہیں کہ آپ کسی کاروبار کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوں" وکیل نے قطع کلام کر کے اس انداز سے کہا کہ ظاہر ہوتا تھا۔ اس کا وقت نہایت قیمتی ہے۔

ٹریولین اخلاق آمیز طریق پر بولا "مجھے اندیشہ ہے جس کام کے لئے میں حاضر ہوا ہوں اسے آپ صحیح معنوں میں کاروبار سے منسوب نہ کر سکیں گے۔ لیکن اس کے باوجود اطمینان فرمایئے میں ایک ایسے ہی کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ جسے ملتوی نہ کیا جاسکتا تھا"

"مائی لارڈ از راہ عنایت اپنی تشریف آوری کا مدعا ظاہر کیجئے"۔ ہیتھ کوٹ نے بے صبری سے کہا "مجھے بہت سے کام درپیش ہیں۔ اور ہنوز کئی شخصوں سے ملنا ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں ابھی تک مجھے تبدیل لباس کی بھی فرصت نہیں ہوئی"

ٹریولین کہنے لگا "میرا سوال نہایت مختصر ہے۔ کیا آپ کو اپنے بھائی کی نسبت کچھ خبر موصول ہوئی جو میرے مکرم اور قابل قدر دوست ہیں"

ہیتھ کوٹ نے سرد مہری سے جواب دیا "میں نے سنا ہے۔ وہ چند دن سے عدم پتہ ہے لیکن مائی لارڈ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ مجھے اس کی نقل و حرکت پر اختیار نہیں۔ اور جو کام اسے کرنا ہو وہ اس کے متعلق مجھ سے مشورہ لینے کا بھی عادی نہیں ہے"

"مگر اس کے ساتھ ہی ۔ ۔ ۔"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"مائی لارڈ معاف فرمایئے۔ میں نے آپ کے سوال کا جواب دے دیا۔ اس سے زیادہ بحث کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے!"

"لیکن میرے صاحب آپ کے بھائی کے دوست . . گہرے دوست کی حیثیت میں . . ."

"مائی لارڈ میں آپ کو نہیں جانتا۔ اور نہ مجھے اس سے سروکار ہے کہ کون میرے بھائی کا دوست ہے اور کون نہیں"

یہ آخری الفاظ اس نے ایسے گستاخانہ اور وحشیانہ طریق پر کہے کہ نوجوان امیر کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ ہو گیا۔ اور اس نے محسوس کیا۔ کہ اگر مجھے اس شخص کے بڑھاپے کا پاس نہ ہوتا تو میں ابھی اسے اس گستاخی کا مزا چکھا دیتا۔

اپنے غصہ پر بدقت قابو پاکر اس نے کہا "میں تسلیم کرتا ہوں۔ آپ مجھے نہیں جانتے اور آپ کی طرف سے مجھے اس سے زیادہ اخلاق کی امید بھی نہ رکھنی چاہیئے۔ جو مجلسی تعلقات کی وجہ سے ایک شخص کو دوسرے سے روا رکھنا چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ ہی کس قدر بے جا بات ہے کہ آپ اس شخص سے اس قسم کی بدسلوکی کرتے ہیں۔ جس نے کبھی آپ کو رنج نہیں پہنچایا . . ."

وکیل اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی بھویں اس طرح سکیڑ لیں۔ کہ اس کا چہرہ خوفناک اور مکروہ نظر آنے لگا۔ پھر وہ کہنے لگا "کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا۔ کہ مجھے بہت سے ضروری کام درپیش ہیں۔ اور میں آپ کی بحث کے لئے فرصت نہیں نکال سکتا۔ اس صورت میں آپ کیوں ناحق یہاں بیٹھے ہوئے اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہے ہیں؟"

لارڈ ولیم بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور طنز آمیز لہجہ میں کہنے لگا "آپ بہت سے ضروری کاموں کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر کیا کوئی کام اس قدر اہم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے بھائی اپنے بھائی کی گمشدگی کا راز حل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ جو دفعتہً عدم پتہ ہو چکا ہو؟"

وکیل بولا "میں آپ سے کہہ چکا ہوں کہ میں سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کی نقل و حرکت کا مختار یا ذمہ دار نہیں۔ اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو میرے لئے سراسر اجنبی ہے میں اس کے متعلق کوئی بحث شروع کرنا بھی نہیں چاہتا . . ."

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نوجوان امیر ناراضگی کے لہجہ میں کہنے لگا: "آپ بار بار مجھے اجنبی کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ میں کہہ چکا ہوں میں آپ کے بھائی کا گہرا دوست ہوں۔"

"ہوں گے۔ میرے ساتھ تو بہرحال آپ کی دوستی نہیں ہے۔ اور نہ شاید کبھی ہو سکے گی" ہیتھ کوٹ نے جواب دیا "اس لئے کیا اب آپ تشریف لے جائیں گے۔ کہ میں ان کاموں سے سبکدوش ہو سکوں۔ جو سب سے زیادہ میری توجہ چاہتے ہیں۔"

"آپ کی توجہ!" نوجوان امیر نے طنز اور التجا کے انداز سے کہا: "آخر آپ انسان ہیں۔ اور کوئی انسان جذبات لطیف سے قطعاً محروم نہیں ہو سکتا۔" پھر یہ دیکھ کر کہ ہیتھ کوٹ دوبارہ اُسے ٹوکنا چاہتا ہے۔ وہ کہنے لگا "معاف کیجئے۔ میں صرف ایک لفظ اور کہنا چاہتا ہوں۔ معاملہ نہایت خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ آٹھ دن سے آپ کا بھائی اپنے مکان سے معدوم پتہ ہے۔ اور اس کے دوستوں میں سے بھی کسی کو اس کی موجودہ سکونت کا علم نہیں پس ضروری ہے کہ اس کے متعلق فوراً زوردار تحقیقات کی جائے۔ آپ اس کے سب سے قریبی رشتہ دار ہیں۔ فرض کیجئے آپ کے بھائی کو کوئی مہلک حادثہ پیش آیا ہو۔ اس صورت میں آپ کا اس تحقیقات میں حصہ نہ لینا ایک ایسا فعل ہوگا۔ جس پر ہر شخص اظہار تعجب کرے گا۔ ہر شخص آپ کی نسبت طرح طرح کے خیالات ظاہر کرے گا۔ اور مجھے یہ کہنے میں بھی تامل نہیں۔ کہ آپ کی سخت بدنامی ہونے کا احتمال ہے۔"

"دیکھئے صاحب آپ کو اس بات کا کیا حق حاصل ہے کہ مجھ سے اس قسم کا گستاخانہ سلوک کریں؟" وکیل نے ذرا بھی شرمائے بغیر لارڈ ولیم ٹریولین کو سر سے پاؤں تک نظر غور سے دیکھتے ہوئے کہا: "کیا اگر سچ مچ میرے بھائی کو کوئی مہلک حادثہ پیش آ چکا ہو۔ تو آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا اس کی وجہ سے میرے نام نیک پر ذرا سا بھی حرف لا سکے گی۔ کیونکہ آپ کے لفظوں سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔ ہر چند کہ میں امیر طبقہ سے نہیں ہوں۔ لیکن آخر ایک عزت دار شخص ہوں۔ اور میری عزت ذاتی کوشش محنت اور قابلیت کا نتیجہ ہے۔ لیکن محض اس لئے کہ میں ایک ایسے شخص کے معدوم پتہ ہونے کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتا۔ جسے ایک مقام پر وابستہ کرنے والے خانگی تعلقات موجود نہیں۔ اور جو شاید کسی فوری خیال کے زیر اثر دفعتہً صدر مقام سے کسی طرف کو چلا گیا ہے۔ محض ایسے شخص کے معدوم پتہ ہونے پر آپ کی طرح ہراساں نہ ہونے کے باعث کیا لوگ مجھے قابل مذمت اور قابل الزام سمجھیں گے۔ یا جیسا کہ آپ نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا ہے۔ مجھ سے گستاخانہ سلوک کرنے لگیں گے؟ غور فرمائیے۔ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ سے زیادہ قریبی تعلق میرا ہے یا آپ کا؟ ہر چند کہ وہ میرا بھائی ہے۔ تاہم اس کے تعلقات آپ سے قریب تر ہیں۔ فرض کیجئے۔ میں آپ کے مکان پر جاؤں۔ اور زبردستی آپ کے کمرہ میں گھس کر یا جو آپ کی درخواست کے واپس جانے سے انکار کروں۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ کے خلاف عمداً تو ہین کی حد تک پہنچنے والے کلمات استعمال کروں۔ انصاف کیجئے۔ اگر میں یہ سب باتیں کروں تو آپ کو کس درجہ ناگوار گذریں گے؟ پھر اگر آپ کا طرز عمل میرے دل کو سخت صدمہ پہنچانے کا موجب ثابت ہو۔ تو اس میں تعجب کیا ہے؟ پس سارے حالات پیش نظر رکھ کر میں پھر ایک بار آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ مہربانی سے واپس تشریف لے جائیے۔ اور مجھے زیادہ دق نہ کیجئے۔ مبادا میں اور زیادہ ناراض ہو جاؤں۔"

لارڈ ولیم ٹریویلین نے کہا وہ صاحب میں نے آپ کی باتوں کو پوری توجہ سے سنا لیکن سب کچھ سنکر بھی مجھے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ کے استدلال سے میرا اطمینان نہیں ہوا میں کوئی بری بات آپ سے منسوب نہیں کرتا۔ کیونکہ سردست میں نہیں جانتا۔ آپ کے خلاف کن شبہات کو دل میں جگہ دوں۔ لیکن میں اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ مجھے ایک طرف اپنے دوست کی گمشدگی کا تعجب ہے۔ اور دوسری جانب آپ کے اس ناقابل فہم طرز عمل پر افسوس۔ آپ کہتے ہیں۔ میرے لئے سر گلبرٹ کی گمشدگی پر ہراساں ہونے کی وجہ نہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کیا ہمدردی انسانی یا برادرانہ تعلقات کا یہ تقاضا نہیں۔ کہ آپ کو اس کے عدم پتہ ہونے پر تشویش ہو؟ میری رائے میں سر گلبرٹ کی گمشدگی کوئی معمولی بات نہیں۔ کیونکہ اول تو وہ اس قسم کے وہمی مزاج کے آدمی نہیں۔ کہ کسی فوری خیال کے زیر اثر یکایک شہر چھوڑ کر کسی طرف کو چلے دیں۔ دوسرے وہ جاتے تو اس کی اطلاع ضرور ایک شخص کو دے کر جاتے۔"

"یعنی آپ کو؟" ہیتھ کوٹ نے امیر موصوف کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ایک اور شخص کو" اس نے جواب دیا۔

"اور شخص کو؟ ۔۔۔ آخر وہ اور شخص کون ہے؟" وکیل نے فکرمندی کے لہجہ میں پوچھا۔ کیونکہ اب اس کے دل میں یہ اندیشہ پیدا ہونے لگا تھا۔ کہ ٹریویلین کا اشارہ غالباً مسز سٹیفنسن کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

طرف ہے۔ اور وہ ڈرتا تھا کہیں ایسا نہ ہو۔ میرے دفتر سے ہو کر یہ شخص سیدھا مسٹر سیفٹن ہل کے مکان پر جائے۔ جہاں میرا کلرک موجود ہے۔ اور چونکہ یہ اسے دفتر میں دیکھ چکا ہے۔ اس لئے اسے مسٹر سیفٹن کے مکان پر دیکھ کر اس کے دل میں شبہات پیدا ہو جائیں۔ اور سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے۔

"اگر آپ اس شخص سے واقف نہیں ہیں جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ اور آپ میرے اشارہ کو سمجھ نہیں سکے۔ تو معاف فرمایئے۔ میں اس معاملہ کی توضیح نہیں کر سکتا۔" لارڈ ولیم نے کہا۔

"خوب!" وکیل نے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور اب اس کے انداز سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس گفتگو کو جلد تر ختم کرنے کے لئے فکر مند نہیں۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا جس قدر زیادہ دیر تک ممکن ہو۔ اس شخص کو یہاں روک رکھا جائے۔ تاکہ اس عرصہ میں گرین کو وہ تجویز عمل میں لانے کا وقت مل جائے۔ جو اس نے اس کے ذہن نشین کی تھی۔

ڑیولین کو وکیل کے اس گستاخانہ استہزا پر سخت رنج ہوا۔ اور اس نے اپنے غصہ کو دبانے کے لئے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ "آپ مذاق بھی کرتے ہیں۔" یہ کہتے ہوئے اس نے آتشدان سے لگ کر وکیل کی طرف غصہ اور حقارت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا۔

"معاف فرمایئے۔ میں مذاق نہیں کرتا۔" آخرالذکر نے کہا "اگرچہ میں آپ کے طرز عمل کو دیکھ کر حیران ہوتا ہوں۔ آپ ایک پُراسرار واقعہ کی تفتیش میں مدد دینے کے لئے میرے پاس آئے ہیں لیکن خود آپ کی گفتگو نے اسرار پیدا کر رہی ہے۔ آپ بعض ناقابل فہم معاملات کا ذکر الجھے ہوئے لفظوں میں کرتے ہیں۔ اور پھر جب میں آپ سے توضیح کی درخواست کرتا ہوں۔ تو اسے ٹالنا بھی چاہتے ہیں۔"

"سنیئے۔ بعض حالات ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں کوئی عزت دار شخص واضح کرنا نہیں چاہتا۔" لارڈ ولیم نے سختی سے کہا "ایسا ہی معاملہ وہ ہے جس کا میں نے ذکر کیا۔"

"گویا آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سر گیبرٹ کسی اور شخص کو اپنے بھائی سے زیادہ قابل اعتماد سمجھتا ہے۔" وکیل نے طنز آمیز لہجہ میں کہا "کیونکہ آپ نے جو کچھ کہا۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں۔"

"لیکن اس کا سر گیبرٹ ہیتھ کوٹ کی گمشدگی سے کیا واسطہ؟" ڑیولین نے کہا "اور پھر اس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لو اتو سے ایک بھائی کی حیثیت میں آپ کی ذمہ داری میں کب تخفیف ہوتی ہے؟"

"مائی لارڈ۔ آپ کا استدلال عجیب ہے۔ خود آپ میرے بھائی کے متعلق بعض پر اسرار حالات سے خبردار ہیں جنہیں ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔" وکیل نے بدستور طنز آمیز لہجہ میں کہا "اور ذمہ داری مجھ پر قائم کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک مجھ سے زیادہ بھائی کی گمشدگی کا راز آپ کو معلوم ہے اور اس لئے آپ مجھ سے بہت زیادہ اس بارہ میں جواب دہ ہیں۔ آخر میں دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں میں نے دھوپ میں بال سپید نہیں کئے۔ میں آپ کے لفظوں سے جو نتیجہ اخذ کر سکا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جس شخص کی طرف آپ اشارہ کرتے ہیں، وہ کوئی خاتون ہے۔۔"

"واہ! یہ میں نے کب کہا کہ وہ ایک خاتون ہے؟" ٹریولین نے اس اندیشہ کے زیر اثر کہا کہ ایسا نہ ہو۔ ایک نازک اور رازداری کے معاملہ میں کوئی بے جا کلمہ میری زبان سے نکل جائے۔

"لیکن میں آپ کے لفظوں سے یہی نتیجہ اخذ کرتا ہوں۔" وکیل نے اپنی بھوؤں کو غیر معمولی طور پر اونچا کرتے ہوئے کہا جب کہ اس کی آنکھوں میں کینہ آمیز روشنی نمودار تھی۔ "اور میں پوچھتا ہوں۔ کیا اس دنیا میں یہ بات چنداں تعجب خیز ہے کہ ایک شخص ایسے تعلق کو توڑنے کی غرض سے جس سے وہ اکتا چکا ہو۔ اور جس کے متعلق اس کے دل میں ذراسی دلفریبی باقی نہ رہی ہو۔ یکایک کسی طرف کو چل دے؟"

وکیل کی زبانی ایسی باتیں سنکر ٹریولین کو سخت ہی رنج ہوا اور اس نے سوچا۔ میں نے ناحق ایسے کلمات منہ سے کہے جن سے اسے مسز سیفٹن کے ساتھ اپنے بھائی کے تعلقات کا شبہ پیدا ہوا۔ کہنے لگا "ٹھہریئے۔ ایک بات اور بھی ہے۔ جس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ آپ کے بھائی نے کوئی فوری سفر اختیار نہیں کیا۔ انسان کتنے بھی غیر معمولی حالات میں سفر کرے۔ بہر حال وہ بدلنے کے کپڑے اور باقی ضروریات ساتھ لئے بغیر تو روانہ نہیں ہوتا۔"

"اوہ! اوہ!" وکیل نے انداز حقارت سے کہا "اگر انسان کے پاس نقد روپیہ ہو۔ تو ایسی ضروریات خریدنا کیا دشوار ہے! وہ دوسرے شہر میں پہنچکر چند شلنگ کو ایک دستی بیگ خرید کے اس میں ضروری کپڑے اور برش وغیرہ سامان رکھ سکتا ہے۔ مائی لارڈ آپ بالکل انجان بچوں کی سی باتیں کرتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں ایک خیال چونکہ سما چکا ہے۔ اس لئے اس کی تائید میں آپ ہر قسم کی دلیلیں پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ وہ انہیں کس حد تک عزیز رہیں گی"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ٹریولین نے اضطراب کی حالت میں اپنا ہونٹ کاٹا۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ ہماری گفتگو سے اگر کچھ فائدہ حاصل ہوا تو وکیل ہی کو ہوا۔ رہ رہ کر وہ اپنے دل میں اس ناعاقبت اندیشی پر پشیمان ہوتا تھا کہ میں نے اس کے سامنے مسز سینٹ جان کے معاملات کا ذکر آنے دیا۔

"مائی لارڈ سمجھدار بنیئے" ہیتھ کوٹ نے مصالحانہ لہجہ میں کہنا شروع کیا "اس میں شک نہیں۔ آپ نے مجھ سے گستاخانہ سلوک کیا۔ لیکن میں اس سے درگزر کرنے کو تیار ہوں۔ اس بات سے بہرحال آپ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اس معاملہ میں کسی عورت کا تعلق ضرور ہے۔ میں آپ کی باتوں سے سمجھ چکا ہوں کہ ایسا ہے۔ میری رائے میں یا تو بھائی کاچی اس عورت سے اکتا گیا ہے۔ یا ان کی آپس میں تکرار ہو گئی ہے۔ جو کچھ بھی ہو۔ وہ کسی ایسی ہی وجہ سے یکایک کسی طرف کو چلا گیا ہے۔ اور کسی کو معلوم نہیں کہاں گیا ہے؟ خیال فرمائیے۔ اگر مجھے اس کی نسبت کسی طرح کی تشویش ہوتی۔ تو کیا میں آپ کے ساتھ مل کر اس کی جستجو میں حصہ نہ لیتا؟ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سرگلبرٹ کی گمشدگی عارضی ہے۔ اور وہ بہت جلد پھر اپنے دوستوں میں واپس آجائے گا۔ اس صورت میں اگر اس نے آکر یہ دیکھا۔ یا اخبارات کے ذریعہ معلوم کیا کہ میرے بعد احباب نے ایک عجیب شور پیدا کر دیا ہے۔ تو وہ ضرور آزردہ ہوگا۔ مائی لارڈ میں عمر میں آپ سے بڑا ہوں۔ اس لئے ان معاملات میں زیادہ دوراندیشی سے کام لے سکتا ہوں۔"

ٹریولین حیران تھا ان باتوں کا کیا جواب دے۔ وکیل کے عذرات سے گو وہ خطرہ جو سرگلبرٹ کی گمشدگی کے باعث اس کے دل کو لگا ہوا تھا رفع نہیں ہوا تاہم یہ اطمینان ضرور ہو گیا کہ جو کچھ یہ بیان کر رہا ہے۔ وہ نادرست نہیں۔ لارڈ ولیم معاملہ کو تشویشناک سمجھتا تھا۔ اور ہیتھ کوٹ نظرانداز کئے قابل۔ مگر اس کی باتوں سے اول الذکر کے ذہن میں یہ خیال پورے طور پر جاگزین ہو گیا۔ کہ اس معاملہ میں ہمارے اختلافات بیانداہی پر مبنی ہیں۔

اس نتیجہ پر پہنچ کر اس نے محسوس کیا کہ اس گفتگو کو طول دینا بے سود ہے۔ چنانچہ اس نے رخصت ہونے کا ارادہ کرتے ہوئے یہ بات طے کر لی کہ سردست مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کی نسبت کسی قسم کی رائے قائم کرنے میں مجھے جلدبازی نہ کرنی چاہیئے۔

"میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں" اس نے کہا "کہ اتنا وقت آپ کا قیمتی وقت ضائع کیا۔ اور مجھے اس بات کا بھی سخت افسوس ہے کہ آغاز ملاقات میں غلط فہمی کے باعث میری زبان [illegible] کڑوا سا کلمہ نکلا"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہیتھ کوٹ اس شخص کے انداز سے جو دوسرے کی خطا سے درگذر اور اسے معاف کر رہا ہو۔ کہنے لگا "واہ جب کہ آپ اس پیرایہ میں گفتگو کرتے ہیں۔ جو کسی خاندانی امیر یا شریف النسب آدمی کے شایان شان ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو بھائی کے دوست کی حیثیت میں تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ ساتھ کے کمرہ میں تشریف لائیے۔ اور ما حضر تناول فرما کر غریب خانہ کی عزت افزائی کیجیے"۔

جیسا کہ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے۔ یہ درخواست محض اس خیال سے کی گئی تھی۔ کہ لارڈ ولیم کچھ دیر اور رکا رہے۔ ورنہ حقیقت میں جب سے وکیل نے نوجوان امیر کا نام اس کے ملاقاتی کارڈ پر پڑھا تھا اُس سے بجد نفرت کرتا تھا۔

ٹریویلین کہنے لگا "میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن سر دست مجھے کئی ضروری کام درپیش ہیں۔ اس لئے زیادہ ٹھہر نہیں سکتا"۔

یہ کہہ کر امیر نے سلام کیا اور رخصت ہو گیا۔ اس کے جاتے ہی وکیل کے چہرہ پر اس قسم کے خوفناک اثرات نمودار ہو گئے۔ گویا اس کے قالب میں شیطان کی روح سما گئی ہوئی ہو۔

اپنے پتلے دبلے ہاتھوں کو خوشی سے ملتے ہوئے وہ دل میں کہنے لگا "یقیناً اس وقت تک گبرین اسے ساتھ لے کر رخصت ہو چکا ہو گا۔ اس عورت کو میرے بھائی سے بے حد محبت ہے۔ اور وہ ضرور اس کے ساتھ چل دی ہو گی۔ اس کا جذبہ محبت جذبات نخوت و خود پسندی پر بھی اتنا غالب ہے کہ وہ اس سامان سے زیادہ جو موجود ہو۔ حاصل کرنے کے لئے نہیں ٹھہرے گی کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ عورت کا عشق باقی ہر ایک احساس پر فوقیت رکھتا ہے۔ اوہ! میں قلب انسانی کی ماہیت سے خوب واقف ہوں۔ مجھے اس کے اندرون و بطن کا حال خوب ہی معلوم ہے۔ میں اس کی رگ رگ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ انسانی خیالات اور جذبات کی تحقیق کو اپنا مقصد اولیٰ قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے لوگوں کو اپنے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا کر ان سے حسب منشار کام لئے جا سکتے ہیں۔ اور اس میں مجھے پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے خوشی سے قہقہہ لگایا۔ اور اظہار مسرت کے طریق پر اپنی بھویں اونچی اٹھا لیں "۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں آج ا... مالدار نہ بن سکتا۔ لیکن اگرچہ میری دولت اب بھی کچھ کم نہیں۔ تاہم میں اس میں ا... ہوں۔ میری آرزو ہے کہ گنج قاروں حاصل کروں ۔۔۔ میری دولت اتنی... شمار نہ کر سکے۔ جب تک ایسا نہ ہو گا۔ میری طبیعت قناعت...

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دست بردار ہو سکتا ہوں۔ وہ بیوقوف امیرزادہ جو ذرا دیر پہلے میرے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے دھمکانے کی کوشش کی۔ اوہ! ایسوں کو میں کس شمار میں لاتا ہوں۔ میں نے چند ہی منٹ کے عرصہ میں اسے سیدھا کر لیا۔ اس نے مجھے دلیلوں سے قائل کرنے کی کوشش کی۔ مگر میں نے فوراً اسے لاجواب کر دیا۔ اور اب وہ میری نسبت اس سے بہتر رائے لے کر یہاں سے گیا ہے۔ جیسی پہلے اس کے دل میں تھی۔ مگر ضروری ہے کہ میں ان خلاصوں کو بنظر غور سے دیکھ لوں؟" اس نے ان دستاویزات کی طرف دوبارہ توجہ دیتے ہوئے کہا جن کا وہ پہلے معائنہ کر رہا تھا۔ "لازم ہے کہ میں ان دستاویزات کا جن کے رو سے میرے بھائی کو اپنی وسیع جائداد کا قبضہ حاصل ہے۔ ہر پہلو سے مطالعہ کر لوں۔ کیونکہ یہ جائداد اب ایک طرح پر میری ہو چکی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کس قدر جلد یہ تمام املاک . . . اراضی۔ مکانات وغیرہ وغیرہ ہیرونٹ سب کچھ کلیتہً میرا ہو جائے گا۔"

جس وقت یہ خیالات اس کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ جنھیں وہ "دیوار ہم گوش دارد" کے مقولہ کے مطابق زبان سے ادا کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اس کے چہرہ پر اعتماد کامیابی اور شیطانی مسرت کے ایسے مشترک آثار نمودار ہوئے کہ اگر کوئی شخص اس وقت اسے دیکھتا تو ضرور یہی سمجھتا کہ یہ شخص عنقریب انسان کا چولا اتار کر اپنی اصلی شیطانی صورت میں نمودار ہونے والا ہے۔

لیکن سردست ہم اسے اس کی مصروفیتوں میں چھوڑ کر اس امیر کی طرف رجوع کرتے جس کی فیاضی اور شرافت اس کی عیاری اور سفاہت کے مقابلہ میں حیرت خیز اختلاف پیش کرتی تھی۔

باب ۱۶۹ ایک نظارہ

وکیل کے دفتر سے نکل کر لارڈ ولیم گاڑی میں سوار ہو کر کنسنگٹن کی طرف روانہ ہوئے جس وقت مسز سیفٹن کے مکان پر پہنچا تو دوپہر ہو چکی تھی کیونکہ وکیل سے گفتگو کرتے ہوئے بہت وقت گذر گیا تھا۔ لیکن آخر اس کی گاڑی ایک خوشنما چھوٹی سی کوٹھی کے سامنے رکی جس کے چاروں طرف خوشنما باغ اور سڑک کی جانب آہنی باڑ لگی ہوئی تھی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گاڑی سے اُتر کر لارڈ ولیم نے آہنی پھاٹک کھولا۔ اور تیزی سے چلتا صدر دروازہ تک پہنچا۔ جسے اس کی دستک پر ایک کمسن نوکر نے جو صاف ستھری وردی پہنے ہوئے تھا۔ کھول دیا۔

دریافت پر معلوم ہوا کہ مسز سیفٹن مکان ہی پر ہیں۔ اور اس وقت ایک شخص سے گفتگو کر رہی ہیں۔

یہ الفاظ نوکر کی زبان ہی پر تھے کہ نوجوان امیر کی آواز سنکر وہ خاتون خود پاس کی نشستگاہ سے باہر نکل آئی۔ اور لارڈ ولیم کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہنے لگی "مائی لارڈ اچھا ہوا۔ آپ تشریف لے آئے۔ میں اس وقت سخت پریشانی میں تھی۔ کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں"

مسز سیفٹن کے چہرہ پر امید اور غیر یقینی حالت کے جو مشترکہ اثرات نمودار تھے۔ اور اس کی پیشانی پر چھائے ہوئے تاریک بادلوں کے اندر اطمینان کی جو ہلکی سی جھلک موجود تھی۔ اس سے معاملہ کی نوعیت کو نہ سمجھتے ہوئے امیر نے پوچھا "کیا کوئی نئی بات ظہور میں آئی ہے؟"

"مائی لارڈ اند تشریف لے آیئے" وہ کہنے لگی "آپ ہی صحیح مشورہ دے سکیں گے کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے"

وہ نشست گاہ کی طرف روانہ ہوئی۔ اور لارڈ ولیم اس کے پیچھے پیچھے چلا۔

ان کے اندر داخل ہونے پر ایک شخص کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ نوجوان امیر نے اس کی طرف دیکھا تو اسے یاد آیا۔ میں نے یہ مکروہ چہرہ اس سے پہلے کہیں دیکھا ضرور ہے مگر فوراً ہی اسے یہ یاد نہیں آیا۔ کہ میں نے یہ صورت کہاں دیکھی ہے۔

دوسری طرف شخص مذکور نے لارڈ ولیم کو پہچان لیا۔ کم از کم اس کی صورت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس کی آمد پر سخت پریشان ہے۔ لیکن جلدی ہی ا[illegible] نے امیر موصوف کو جھک کر سلام کیا۔ اور پھر ا[illegible]

"مائی لارڈ یہ صاحب" مسز سیفٹن [illegible] ہوتے کہا "لورپول کے مسٹر گرین ہیں۔ اور میر[illegible] متعلق ایک عجیب . . . نہایت عجیب خبر لے کر آئے ہیں۔"

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"اور وہ خبر کیا ہے؟" ٹریولین نے خاتون سے مخاطب ہو کر مگر نگاہ مسٹر گرین کے چہرہ پر جماتے ہوئے پوچھا۔

آخرالذکر جلدی سے اضطراب آمیز لہجہ میں جو لارڈ ولیم کے شبہات کو دوبالا کرنے والا تھا کہنے لگا "میڈم اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے گا۔ کہ جو کچھ میں نے آپ سے کہا وہ ایک نہایت پوشیدہ معاملہ ہے۔ کسی غیر سے اس کا ذکر نہ ہونا چاہیئے۔"

"مگر لارڈ ولیم غیر نہیں ہیں" مسز سیفٹن نے جواب دیا "وہ سر گلبرٹ کے گہرے دوست ہیں۔"

"میڈم اس کا مضائقہ نہیں کہ وہ کون ہیں" مسٹر گرین نے حالت اضطراب میں کہا۔ "مجھے اس بارہ میں ہدایت کی گئی تھی۔۔۔"

"آپ کے نزدیک مضائقہ نہ ہو۔ لیکن میں ان سے مشورہ لینا ضروری سمجھتی ہوں۔" خاتون مذکور نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "آپ کا بیان مجھے شروع سے عجیب اور بے سر و پا معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ خدا ہی جانتا ہے۔ آپ کے لئے مجھے دھوکا دینے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ بہر حال میرے دل میں کئی طرح کے شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔۔۔"

"میڈم آپ نہیں جانتیں۔ آپ کے منہ سے کیا الفاظ نکل رہے ہیں" گرین نے پر زور لہجہ میں کہا "خیال کیجیے۔ میں نے آپ کی خاطر سے اس معاملہ میں کس قدر زحمت اٹھائی ہے۔ اور اس کے بدلے آپ مجھ سے کتنا ہتک آمیز سلوک کر رہی ہیں۔ اگر آپ کو اپنی ہی مرضی پر چلنا ہے تو خیر، جس طرح جی چاہے کیجیے۔ میرا یہاں ٹھہرنا بے سود ہے۔"

یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دروازہ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ٹریولین کے دل میں یکایک ایک خیال پیدا ہوا۔ اسے یاد آ گیا۔ کہ میں نے اس شخص کو مسٹر ہیتھ کوٹ وکیل کے دفتر دیکھا تھا۔

تب "اس نے کلرک کو گریبان سے پکڑ کر زبردستی روکتے ہوئے کہا "اب میں نے [illegible] مجھے یاد آ گیا۔ میں نے صبح تمہیں کہاں دیکھا تھا۔ ابھی دو گھنٹے گذرے کہ تم مجھے مسٹر [illegible] چھوڑنے گئے تھے۔ غالباً وہ شخص تمہارا آقا ہے۔"

"مسٹر ہیتھ کوٹ!" مسز سیفٹن کے منہ سے بے [illegible] اور اس کے چہرہ پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

انتہائی زردی چھا گئی۔ "آہ! کیا میرے شکوک صحیح ثابت ہوئے؟ کیا وہی مجھے یہ ساری اذیت دے رہا ہے؟"

"ذرا بیٹھ جاؤ،" ٹریوبین نے پریشان حال کلرک کو پیچھے کی طرف دھکیل کر اسی کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا جس سے وہ ذرا دیر پیشتر اٹھا تھا۔ "اور اب میڈم" اس نے مسز سیفٹن سے مخاطب ہو کر کہا "اب آپ وہ سارے حالات بیان کریں۔ جن کا تعلق اس شخص کی آمد اور گفتگو سے ہے۔"

"اوہ! مائی لارڈ میں حیران ہوں۔ یہ کیا غداری ہے؟" مسز سیفٹن نے مختلف جذبات کے ہجوم سے متاثر ہو کر صوفہ پر گرتے ہوئے کہا "آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہ شخص کہہ رہا تھا میرا نام مسٹر گرین ہے۔ میں لورپول کا رہنے والا ہوں۔ اور سر گلبرٹ نے مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ بعض فوری مالی مشکلات کی وجہ سے میں امریکہ کو فرار ہو رہا ہوں۔۔۔"

"یہ جھوٹ ہے۔۔۔ سفید جھوٹ ہے!" ٹریوبین نے چلا کر کہا "میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ سر گلبرٹ کو ہرگز کسی طرح کی مالی مشکلات پیش نہیں۔ ان کے ذمہ دنیا میں کسی شخص کا ایک پائی تک قرضہ نہیں۔ وہ اتنے کفایت شعار ہیں کہ ان کا خرچ ہمیشہ آمدنی کے اندر رہتا ہے۔"

گرین بولا "مائی لارڈ۔ آپ بغیر کسی ثبوت کے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔ میں نے جو کچھ اس خاتون سے بیان کیا وہ بالکل صحیح ہے۔ اور مجھے کامل یقین ہے کہ سر گلبرٹ کو محض اپنی مالی مشکلات کے باعث ملک چھوڑنا پڑا ہے۔"

ٹریوبین کہنے لگا "اگر میں سمجھوں تم واقعی سر گلبرٹ کے پیغامبر ہو۔ تو کسی پیغامبر کا یہ فرض نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس شخص کی صفائی میں دلائل بھی پیش کرے۔ جس نے اسے قاصد بنا کر بھیجا۔ تم کہتے ہو۔ میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ تمہارے پاس اپنے بیان کی درستی کا ثبوت اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ سر گلبرٹ نے تم سے ایسا کہا۔ لیکن میڈم پہلے آپ اپنا بیان ختم کیجئے" اس نے پھر مسز سیفٹن کی طرف مخاطب ہو کر کہا "میں ابھی اس شخص کو بے نقاب کئے دیتا ہوں۔ اور یہاں سے چل کر اب یہ کسی مجسٹریٹ کی عدالت ہی میں پہنچے گا۔"

مسٹر گرین نے حتی الامکان حالت سکون اختیار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔ کہ معاملات جو صورت اختیار کر رہے تھے وہ اس کے لئے بہر حال پسندیدہ نہ تھی۔ اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ وہ دھمکی اس کے لئے تشفی بخش ہو سکتی تھی۔ جو لارڈ ولیم نے اسے حوالہ پولیس کر دینے کے متعلق دی"۔

"اوہ! مائی لارڈ۔ مجھے دام میں پھنسانے کے لئے کیا کیا مکر و فریب کئے گئے ہیں!"

مسز سیفٹن نے ایک عظیم خطرہ سے بال بال بچنے پر انداز شکر گذاری سے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا "یہ شخص جو اب آپ کے سامنے بیٹھا ہوا کانپ رہا ہے۔ اصرار کرتا تھا کہ میں اس کے ساتھ بلا تاخیر لورپول کو چل دوں۔ اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر نیویارک کو چلی جاؤں۔ جہاں اس کے بیان کے مطابق سر گلبرٹ پہنچ چکے ہیں۔ وہ میرے سفر کے لئے نقدی بھی لایا تھا۔ جو وہ کہتا تھا تمہیں سر گلبرٹ نے بھیجی ہے۔ اور وہ یقیناً مجھے ساتھ لے کر لورپول کو چل دیتا۔ اگر دو خاص باتیں حائل نہ ہوتیں۔ ایک تو یہ کہ اس کا بیان مجھے شروع ہی سے مشتبہ معلوم ہوا۔ اور دوسری یہ کہ میں ایک خاص کام کے لئے کم از کم چند گھنٹے اور لندن میں ٹھیرنا ضروری سمجھتی تھی۔ جس کا تعلق . . ."

وہ یکایک رک گئی۔ کیونکہ اسے یاد آیا۔ میں جوش و اضطراب کی حالت میں بعض ایسی باتیں منہ سے کہہ رہی ہوں۔ جنہیں بیان کرنا نادرست ہے۔ لیکن ٹریولین کو نہیں معلوم ہوا اس کے قطع کلام کا باعث کیا ہے۔ اس نے یہی جانا کہ یہ وفور جذبات کا نتیجہ ہے۔

مسٹر ہینچ کورٹ کے کلرک کی طرف متوجہ ہو کر لارڈ ولیم نے کہا "مسٹر گرین . . . یا جو کچھ بھی تمہارا نام ہو۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ سارا معاملہ صاف صاف بیان کرو"

شخص مذکور نے اپنے اضطراب پر غالب آنے اور لاپروائی کا انداز اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "مائی لارڈ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ مجھ سے کس قسم کی صاف بیانی چاہتے ہیں۔ اور آپ مجھ سے اس قسم کا مطالبہ کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں؟"

"میں بتاتا ہوں مجھے اس قسم کے مطالبہ کا کیا حق حاصل ہے" امیر نے کہا "وہ حق جو ہر مرد کو [illegible] بے بس عورت کو اس کے دشمنوں کی سازش سے بچانے کے متعلق حاصل ہوتا ہے . . . [illegible] بے دیانت دار شخص کو اس بارہ میں حاصل ہے کہ وہ ایک بدمعاش۔ ناہنجار . . ."

[illegible] . . . استعمال کر رہے ہیں؟" گرین نے اپنی کرسی سے اٹھتے [illegible] ہوئے کہا۔

"بے شک کر رہا ہوں" لارڈ ولیم نے [illegible] ار ہو کہ تم نے ایک ایسی خوفناک سازش کا شریک کار بننا منظور کیا۔ یہ قطعاً غیر ممکن ہے [illegible] کے بھیجا گیا ہو۔ کیونکہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اپنی طرف سے تم نے کچھ کم دروغ بافی نہیں کی۔ تم کہتے ہو میں لورپول سے آیا ہوں۔ حالانکہ تم حقیقت میں مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ کے ملازم ہو۔ کیونکہ صبح جب میں اس سے ملنے گیا۔ تو تمہیں نے اس کے دفتر میں ایک کلرک کی حیثیت کا ثبوت دیا تھا۔ تم سخت دھوکا بازی سے کام لے کر اس خاتون کو امریکہ جانے پر آمادہ کر رہے تھے۔ جہاں پہنچ کر اسے انتہائی مایوسی ہوتی اور عجب نہیں کہ روپیہ نہ ملنے سے اس کو گداگری پر مجبور ہونا پڑتا۔ پاجی۔ بدبخت۔ تمہارے یہ افعال اس قدر سفیہانہ۔ اتنے شرمناک۔ اس درجہ ذلیل ہیں کہ میں غصہ سے بے اختیار ہوا جاتا ہوں۔ اور اگر تم جوان آدمی ہوتے ۔۔۔"

وہ فقرہ ختم کئے بغیر ہی رک گیا۔ کیونکہ اس کے فیاض دل نے محسوس کیا کہ ایک ایسے حقیر و ذلیل شخص کو اس قسم کی دھمکی دینا بھی میری شان سے بعید ہے۔

گرین ان سب باتوں کو سن کر بہت خوف زدہ ہو گیا تھا لیکن بظاہر اپنے سکون کو قائم رکھتے ہوئے وہ کہنے لگا "خیر اب کہ آپ دل کھول کر گالیاں دے چکے۔ اجازت دیجئے کہ میں یہاں سے رخصت ہو جاؤں"۔

"ہرگز نہیں" لارڈ ولیم نے بدستور پرجوش لہجہ میں کہا "میں تمہیں اس وقت تک یہاں سے نہیں جانے دوں گا۔ حتیٰ کہ تم اس خوفناک شیطنت کی ساری حقیقت بیان نہ کرو جسے عمل میں لانے میں تم نے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ اس لئے تم میرے سوالوں کا بالکل راست جواب دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو میں ابھی تمہیں پولیس کے حوالہ کر دوں گا۔ اور تمہیں سارے حالات ایک مجسٹریٹ کے روبرو بیان کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا"۔

وہ بدنصیب اب اپنے خوف اور لرزہ اندام کو چھپانے سے قاصر رہ کر بولا "فرمائیے۔ مائی لارڈ آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟"

"میں یہ پوچھتا ہوں۔ کیا دشمنوں نے مسز گیبرٹ ہیتھ کوٹ کا کام تمام کر دیا ہے؟" لارڈ ولیم نے کلرک کے چہرہ پر نگاہ جماتے ہوئے آہستگی دریافت کیا۔

"اوہ! کیا آپ یہ خیال فرماتے ہیں کہ انہیں قتل کر دیا گیا ہے؟" گرین نے انتہائی خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہا "نہیں مائی لارڈ نہیں۔ خدا کا شکر ہے معاملہ اس حد انتہا تک نہیں پہنچا"۔

"خدا کا شکر ہے"۔ مسز سیفٹن نے بھی کہا کیونکہ اس کلمہ سے اس کے دل سے ایک

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بھاری بوجھ اٹھ گیا تھا۔ اور چونکہ گرین کا انداز کلام صداقت آمیز تھا اس لئے اس خاتون کو ان الفاظ سے اس درجہ مسرت ہوئی کہ قریب تھا۔ وہ خوشی سے بیہوش ہو جاتی۔

ٹریویلین کہنے لگا "مجھے اس کا بہت اندیشہ بھی نہیں تھا لیکن اب تم بتاؤ تاکہ اس خاتون کو یہ پتا ہو کہ سرگلبرٹ اس وقت کہاں ہیں؟"

"مائی لارڈ میں یہ بیان کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔۔۔"

"خبردار۔ میری بات ٹالنے کی کوشش نہ کرو" لارڈ ولیم نے گرین کو دوبارہ گریبان سے پکڑتے ہوئے کہا "اور جو کچھ میں پوچھتا ہوں۔ اس کا صاف اور صحیح جواب دو۔ ورنہ میں فوراً تمہیں مجسٹریٹ کے روبرو پیش کر دوں گا۔ بھلا چاہتے ہو۔ تو فوراً بتا دو۔ میرا دوست ۔۔۔ سر گلبرٹ ہینچھ کوٹ کہاں ہے؟"

"مائی لارڈ۔۔۔ مائی لارڈ" بدنصیب شخص نے رکتے رکتے کہا۔ اس وقت اس کا چہرہ باطنی جذبات کے زیر اثر نہایت خوفناک نظر آتا تھا۔

"بولو۔ اور میری بات کا جواب دو" ٹریویلین نے خوفناک جوش کے لہجہ میں کہا "اگر تم نے مجھے دق کیا تو شائد میں ہاتھ اٹھانے پر مجبور ہو جاؤں۔ اس لئے صاف صاف کہدو۔ سرگلبرٹ ہینچھ کوٹ کہاں [illegible]

"جناب وہ۔۔۔ مائی لارڈ آپ غصہ میں [illegible] ہو گئے۔۔۔"

"بتاؤ بدمعاش۔ جلدی بتا وہ کہاں ہے" پرغضب امیر نے جوش سے [illegible] زمین پر مارتے ہوئے کہا۔

"جی پاگل خانہ میں"۔ خوف زدہ کلرک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

[illegible]فن کے منہ سے ایک جگر دوز چیخ نکلی۔ اور وہ دھڑام سے فرش زمین پر گر گئی۔ [illegible] اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ہے۔

[illegible] الفاظ کو سنکر فرط حیرت سے کلرک کا گریبان چھوڑ دیا۔ [illegible]

[illegible] اس طرح تکتا رہا۔ گویا وہ خود ایک بے حرکت مجسمہ [illegible]

[illegible] مسز سٹیفن کے گرنے کا خیال آیا۔ حالت اضطراب میں [illegible]

[illegible] رانی کرنا بھی ضروری ہے۔ وہ مسز سٹیفن کے جلدی حرکت [illegible]

[illegible] ہو گیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس نے اسے اٹھاکر صوفہ پر لٹا دیا۔ قریب ہی میز پر سرد پانی سے بھرا ہوا شیشہ کا گلاس موجود تھا
اس سے اس نے مسز سیفٹن کے منہ پر چھینٹے دیئے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اور وحشت آمیز
نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

ٹریویین چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ کہ وہ کھلی ہوا لگنے سے تازہ دم ہو جائے۔ پھر یکا یک اسے
کارک کا خیال آیا۔ جسے دیکھنے کے لئے وہ پیچھے کی طرف مڑا۔

مگر وہ اس عرصہ میں فرار ہو چکا تھا۔

مسز سیفٹن کو ہوش آنے پر وہ الفاظ جو اس نے گرین کی زبانی سنے تھے یاد آئے۔ اور وہ
ان کی اہمیت سے خبردار ہوئی۔ تو اس کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی "پاگل خانہ" کا لفظ اس
کے کانوں میں اب تک گونج رہا تھا۔ اس نے اس کے دماغ کے ہر ایک ریشہ کو مرتعش
کر دیا تھا۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے منہ کو چھپا لیا۔ اس کی چھاتی متلاطم سمندر کی طرح حرکت
کرنے لگی۔

"میڈم اپنی طبیعت کو سکون دیجئے" ٹریویین نے التجا کی "ہماری سابقہ پریشانی سے
یہ اطلاع ہزار گنا زیادہ تشفی بخش ہے۔"

"لیکن مائی لارڈ۔ کیا میرے لئے ابھی امید کا امکان ہے؟" اس نے اپنے چہرہ سے
ہاتھ ہٹا کر پوچھا۔ جواب لاش کی طرح زرد تھا۔ اور نوجوان امیر کی طرف التجائی انداز سے دیکھ رہا
رہا تھا۔

"یقیناً ہے" ٹریویین نے پرزور جواب دیا "میڈم اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدانخواستہ
سر گلبرٹ کے حواس سچ مچ مختل ہو گئے ہیں۔ میں سارے حالات سمجھ چکا ہوں۔ وہ دیوانے نہیں
ہیں بلکہ انہیں دیوانہ بنا دیا گیا ہے۔"

"او مائی لارڈ۔ آپ میرے دل میں پھر امید پیدا کر رہے ہیں۔" اس نے
کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اسے انداز شکرگذاری سے دباتے ہوئے کہا۔ اور ا
کی طرف دیکھا تو لارڈ ولیم کو یکا یک یہ خیال گذرا۔ کہ اس کی صورت میری محبوبہ ایگنس ورنن کی
ملتی ہے۔ مگر دونوں کی عمروں میں بہت فرق تھا۔ اور لارڈ ولیم نے اس زاویہ نشین حسینہ کی صورت سوا
پرامن و پرسکون حالت کے کسی اور حیثیت میں دیکھی بھی نہ تھی۔ بہرحال یہ خیال اس کے دل میں سدا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اسے یہ کہہ کر اسے ٹالنا پڑا کہ یہ محض میرا واہمہ ہے۔

عین اس وقت مسز سیفٹن نے اس طرح رخ بدل لیا۔ کہ کھڑکی کی طرف اس کی پشت ہوگئی۔ اس سے اس کی صورت میں اس قسم کی تبدیلی پیدا ہوگئی۔ کہ یہ خیال جو ایک ثانیہ کے لئے نوجوان امیر کے ذہن میں پیدا ہوا تھا۔ معاً گم ہوگیا اور خیالات میں محو ہوگیا۔ جو اس کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔

"اوہ! مائی لارڈ آپ میرے دل میں پھر امید پیدا کر رہے ہیں" مسز سیفٹن نے کہا تھا۔ اور اب اس امید کے زیر اثر اس کے چہرہ پر رونق آگئی۔ اس اطمینان اور مسرت ہی کی حالت میں لارڈ ولیم کو یہ احساس ہوا تھا۔ کہ اس کی صورت میری محبوبہ دلنواز اگنیس ورنن کی صورت سے ملتی ہے۔

"بے شک میڈم آپ کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں" اس نے جواب دیا "ساری خوفناک سازش آپ کے سامنے کامل عریانی میں ظاہر ہو چکی ہے۔ اور میں نے جان لیا ہے کہ اس کی تہ میں سر گلبرٹ کے چھوٹے بھائی کا ہاتھ ہے"

"آہ! کیا میں نے آپ سے عرض نہیں کیا تھا کہ وہ ایک سیاہ بدمعاش ہے" مسز سیفٹن نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے" ٹریولین نے تسلیم کیا "لیکن عادتاً میں کسی شخص کی نسبت بری رائے قائم ... نہیں کرتا۔ مگر اب جبکہ اس کی حقیقت آشکار ہو چکی ہے میں پردہ پوشی کی ... کہہ سکتا"

... سیفٹن نے دوبارہ مضطرب ہو کر کہا "جبکہ ہم یہاں ... رہے ہیں معلوم نہیں۔ گلبرٹ کس پریشانی میں ہے۔ ہمارا فرض ہے ... کی رہائی کی کوشش کریں"

"... میڈم جلد بازی اور اضطراب کسی حالت میں فائدہ مند ...

... یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اسے کس جگہ زیر حراست ... مصاف کو ہم اور تحقیقات کریں۔ اور اسے رہائی دلا ... نے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ کہا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

''میڈم جو کچھ میں کہتا ہوں اسے صبر وسکون کے ساتھ سنیئے'' نوجوان امیر نے کہا 'میں
ی کرتا ہوں ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہیے۔ اور گو آپ کی طرف سے موجودہ حالت اضطراب میں
بازی پر اصرار ہونا قدرتی ہے۔ تاہم دور اندیشی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم کوئی بات گھبراہٹ کی
ت میں نہ کریں!'

''میرے دوست ۔ ۔ ۔ کیونکہ آئندہ میں آپ کو اپنا بہترین دوست ۔ ۔ ۔ اپنا
ن ہی تصور کروں گی۔ اب میں حالت سکون میں ہوں!'' مسز سیفٹن نے اپنے جذبات پر
پاتے ہوئے کہا۔

''اس صورت میں'' ٹریولین نے کہنا شروع کیا ''سب سے پہلے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ
آج صبح مسٹر جیمز ہنیتھ کوٹ سے ملا تھا۔ اور اب جو میں سوچتا ہوں۔ اس بدمعاش نے کتنی عیاری
خوفی اور ریاکاری سے کام لے کر مجھے الو بنایا۔ تو جی چاہتا ہے۔ جوش میں آکر اپنا دامن چاک
ں۔ ہرچند کہ شب گذشتہ کو میں نے آپ کے روبرو کہا تھا۔ میں اسے بالکل بے قصور سمجھتا ہوں
اس کے دفتر میں داخل ہوتے وقت میرے دل میں صدہا شبہات تھے۔ لیکن جب میں اس سے
ر باہر نکلا۔ تو اس کی طرف سے میرا کامل اطمینان ہو چکا تھا۔ کیا اس سے زبردست عیاری کبھی
ے میں آئی ہے؟'

''اور یہ شخص جو ابھی ہمارے پاس تھا۔ یہ کیا اس کا کلرک ہے؟'' مسز سیفٹن نے پوچھا 'میری
میں اب تک نہیں آیا۔ کہ ان بدمعاشوں کا مجھے ملک سے باہر بھیجنے ۔۔۔
تھا؟''

''ٹریولین کہنے لگا'' میڈم ان کا مدعا روز روشن کی طرح عیاں ہے!
کو جسے میں پورے طور پر سمجھ چکا ہوں۔ آپ کے سامنے واضح ۔ ۔ ۔
دو بے اصول بدمعاشوں کو جو اپنے آپ کو ڈاکٹر ظاہر کرتے ہیں۔ رشوت دے
ہ کرلیا۔ کہ وہ اس کے بھائی سر گلبرٹ کی نسبت دیوانگی کا سرٹیفکیٹ لکھ د
لک قانون ایسا ہے جو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ۔ ۔ ۔''

و ہائے! وہ وحشیانہ قانون!'' عورت نے بڑے جوش کے لہجہ میں کہا۔
ٹریولین مسکرا کر کہنے لگا ''میڈم صرف آپ ہی کو اس قانون کے خلاف شکایت نہیں۔
لوگ اسے ناپسند کر چکے ہیں'' اور اس کے بعد پھر سنجیدگی کا انداز اختیار کر کے اس ۔۔۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہا " دشمنوں نے اس سرٹیفکیٹ کی بنا پر سر گلبرٹ کو یکایک پکڑ کر پاگل خانہ میں پہنچا دیا "

" اوہ! کس قدر خوفناک واقعہ ہے! " عورت نے انتہائی ذہنی اذیت کے زیر اثر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ نمایاں طور پر کانپنے لگی۔

" بے شک ہے " لارڈ ولیم نے تسلیم کیا " مگر قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ اس بیدار اور مہذب ملک کی پبلک کیوں کر ایک ایسے قانون کو گوارا کرتی ہے جسے کوئی غیر متمدن قوم بھی ایک لمحہ کے لئے گوارا نہ کرے۔ جو کچھ بھی ہو۔ سر گلبرٹ کے ساتھ اس قانون کے مطابق کارروائی کی گئی ہے۔ اور ہر چند کہ وہ قائمی حواس کی حالت میں ہے۔ تاہم اس کو زبردستی ایک پاگل خانہ میں بھجوا دیا گیا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد اس کی جائداد کا مالک جیمز یعنی اس کا قابل نفرت ملعون بھائی قرار پاتا ہے۔ اور یہی اس کی ساری شرارت کا مدعائے خاص ہے۔ چونکہ وہ جانتا تھا۔ آپ سر گلبرٹ کی ہواخواہ ہیں۔ ۔ ۔ "

" آہ! خدا جانتا ہے۔ مجھے گلبرٹ سے کس درجہ محبت ہے " اس خاتون نے جوش اشتیاق سے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

" خیر وہ جانتا تھا کہ آپ اس کی ہواخواہ ہیں " ٹریویلین نے سابقہ فقرہ کے سلسلہ میں کہا " اس لئے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہیتھ کوٹ نے ایک خاص عرصہ کے لئے آپ سے بھی نجات حاصل کرنا ضروری سمجھا تاکہ آپ کے چلے جانے پر کوئی شخص سر گلبرٹ کی جستجو میں سرگرانہ حصہ ... معاملہ دب کر رہ جائے "

... چند ہفتوں کی تاخیر سے بھی عملی طور پر اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا تھا؟ " مسز سیفٹن ... رس میں اس سازش کے مطابق حسب خلاف کی گئی۔ امریکہ کو چلی جاتی۔ تو میں چند ... صہ میں یہ معلوم کر لیتی کہ سر گلبرٹ نیویارک میں نہیں ہے۔ اس کے بعد میرا لندن ... تھا۔ ۔ ۔ سوائے اس حالت کے کہ " اس نے کانپتے ہوئے کہا " کہ میں وفور الم ... مر جاتی "

... م اس! انجار شخص نے غالباً اسی امید پر آپ کو امریکہ بھیجنے کا منصوبہ کیا تھا " لارڈ ... اور بے رحمانہ سفاکی کی اس انتہا کو سوچ کر اس کا اپنا خون بھی سرد ہو گیا " مگر نہیں ایک ... شبہ میرے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ ۔ ۔ اور وہ اتنا خوفناک ہے کہ ۔ ۔ ۔ "

... یہ وہ کیا ہے؟ ۔ ۔ ۔ مجھے حالت فکر میں نہ رکھئے " عورت نے نوجوان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

"میڈم جو کچھ میں کہتا ہوں اسے صبر و سکون کے ساتھ سنیئے" نوجوان امیر نے کہا "میں عرض کرتا ہوں ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہیئے۔ اور گو آپ کی طرف سے موجودہ حالت اضطراب میں جلد بازی پر اصرار ہونا قدرتی ہے۔ تاہم دور اندیشی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم کوئی بات گھبراہٹ کی حالت میں نہ کریں"

"میرے دوست ... کیونکہ آئندہ میں آپ کو اپنا بہترین دوست ... اپنا محسن ہی تصور کروں گی۔ اب میں حالت سکون میں ہوں" مسز سیفٹن نے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"اس صورت میں" ٹریویلین نے کہنا شروع کیا "سب سے پہلے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں آج صبح مسٹر جیمز ہنتیھ کوٹ سے ملا تھا۔ اور اب جو میں سوچتا ہوں۔ اس بدمعاش نے کتنی عیاری بے خوفی اور ریاکاری سے کام لے کر مجھے الو بنایا۔ تو جی چاہتا ہے۔ جوش میں آکر اپنا دامن چاک کر لوں۔ ہرچند کہ شب گذشتہ کو میں نے آپ کے روبرو کہا تھا۔ میں اسے بالکل بے قصور سمجھتا ہوں تاہم اس کے دفتر میں داخل ہوتے وقت میرے دل میں صدہا شبہات تھے۔ لیکن جب میں اس سے مل کر باہر نکلا۔ تو اس کی طرف سے میرا کامل اطمینان ہو چکا تھا۔ کیا اس سے زبردست عیاری کبھی دیکھنے میں آئی ہے؟"

"اور یہ شخص جو ابھی ہمارے پاس تھا۔ یہ کیا اس کا کلرک ہے؟" مسز سیفٹن نے پوچھا "میری سمجھ میں اب تک نہیں آیا۔ کہ ان بدمعاشوں کا مجھے ملک سے باہر بھیجنے ۔۔۔ مدعا تھا؟"

ٹریویلین کہنے لگا "میڈم ان کا مدعا روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ۔۔۔ معاملہ کو جیسے میں پورے طور پر سمجھ چکا ہوں۔ آپ کے سامنے واضح ۔۔۔ نے دو بے اصول بدمعاشوں کو جو اپنے آپ کو ڈاکٹر ظاہر کرتے ہیں۔ رشوت دے ۔۔۔ پر آمادہ کر لیا۔ کہ وہ اس کے بھائی سر ہربرٹ کی نسبت دیوانگی کا سرٹیفکیٹ لکھ د ۔۔۔ مر ۔۔۔ الک میں قانون ایسا ہے جو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ..."

"ہائے! وہ وحشیانہ قانون!" عورت نے بڑے جوش کے لہجہ میں کہا۔

ٹریویلین مسکرا کر کہنے لگا "میڈم صرف آپ ہی کو اس قانون کے خلاف شکایت نہیں۔ بہت لوگ اسے ناپسند کر چکے ہیں" اور اس کے بعد پھر سنجیدگی کا انداز اختیار کر کے اس ۔۔۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہا "دشمنوں نے اس سرٹیفکیٹ کی بنا پر سر گلبرٹ کو یکا یک پکڑ کر پاگل خانہ میں پہنچا دیا۔"

"اوہ! کس قدر خوفناک واقعہ ہے!" عورت نے انتہائی ذہنی اذیت کے زیر اثر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ نمایاں طور پر کانپنے لگی۔

"بے شک ہے" لارڈ ولیم نے تسلیم کیا" مگر قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ اس بیدار اور مہذب ملک کی پبلک کیوں کر ایک ایسے قانون کو گوارا کرتی ہے جسے کوئی غیر متمدن قوم بھی ایک لمحہ کے لئے گوارا نہ کرے۔ جو کچھ بھی ہو۔ سر گلبرٹ کے ساتھ اس قانون کے مطابق کارروائی کی گئی ہے۔ اور ہر چند کہ وہ قائمی حواس کی حالت میں ہے۔ تاہم اس کو زبردستی ایک پاگل خانہ میں بھجوا دیا گیا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد اس کی جائداد کا مالک جیمز یعنی اس کا قابل نفرت ملعون بھائی قرار پاتا ہے۔ اور یہی اس کی ساری شرارت کا مدعائے خاص ہے۔ چونکہ وہ جانتا تھا۔ آپ سر گلبرٹ کی ہوا خواہ ہیں۔ ۔ ۔"

"آہ! خدا جانتا ہے۔ مجھے گلبرٹ سے کس درجہ محبت ہے" اس خاتون نے جوش اشتیاق سے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"خیر وہ جانتا تھا کہ آپ اس کی ہوا خواہ ہیں" لارڈ ولیم نے سابقہ فقرہ کے سلسلہ میں کہا" اس لئے اس نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہیتھ کوٹ نے ایک خاص عرصہ کے لئے آپ سے بھی نجات حاصل کرنا ضروری سمجھا تاکہ آپ کے چلے جانے پر کوئی شخص سر گلبرٹ کی جستجو میں سرگرانہ حصہ ... معاملہ دب کر رہ جائے۔"

"چند ہفتوں کی تاخیر سے بھی عملی طور پر اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا تھا؟" مسز سیفٹن ...رس میں اس سازش کے مطابق جو میرے خلاف کی گئی۔ امریکہ کو چلی جاتی۔ تو میں چند ...صہ میں یہ معلوم کر لیتی کہ سر گلبرٹ نیویارک میں نہیں ہے۔ اس کے بعد میرا لندن ... تھا۔ ۔ ۔ سوائے اس حالت کے کہ اس نے کانپتے ہوئے کہا" کہ میں وفور الم ... مر جاتی۔"

...م اس بدہنجار شخص نے غالباً اسی امید پر آپ کو امریکہ بھیجنے کا قصد کیا تھا" لارڈ ... اور بے رحمانہ سفاکی کی اس انتہا کو سوچ کر اس کا اپنا خون بھی سرد ہو گیا" مگر نہیں ایک شبہ میرے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ ۔ ۔ اور وہ اتنا خوفناک ہے کہ ۔ ۔ ۔"

...یہ ہوتا کیا ہے؟ ۔ ۔ ۔ مجھے حالت فکر میں نہ رکھئے" عورت نے نوجوان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

امیر کو بجائے خود جوش میں آتے دیکھ کر پوچھا۔

"شبہ یہ ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں" امیر نے جس کا چہرہ مارے خوف کے سیاہ ہو گیا تھا، "آپ کی عدم موجودگی میں وہ سرگیرٹ کو سچ مچ دیوانہ بنانے کی صورت پیدا کر لیتے۔ اور پھر جب آپ واپس آتیں، تو اگر آپ کی طرف سے کوئی کوشش ہوتی بھی تو سراسر بے سود اور بے نتیجہ ہوتی۔"

"اے راحم خدا!" خوف زدہ عورت نے کہا "کیا فطرت انسانی اس درجہ سیاہ... اس قدر بد باطن ہو سکتی ہے!"

"افسوس کہ ایسی باتیں اس ملک میں اکثر دیکھنے میں آتی ہیں۔" ٹریولین نے کہا "اگر ہم پاگل خانوں کے اسرار معلوم کر سکیں۔ تو یقیناً ایسی ایسی باتیں ظاہر ہوں۔ جو ہمارے رونگٹے کھڑے کر دیں۔ ایسے نظارے دیکھنے میں آئیں۔ جن سے خون ہماری رگوں میں منجمد ہو جائے۔ اور روح بے قرار ہونے لگے۔ بے شک میڈم ان پاگل خانوں کو بارہا انتہائی ظلم کا ذریعہ بنا لیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسے شخصوں کو ان میں زیر حفاظت رکھا جاتا ہے جن کے قوائے صحیح اور درست ہوتے ہیں۔"

"مائی لارڈ آپ کی باتیں تو مجھے دیوانہ بنا دیں گی۔" مسز سمفنٹن نے غیر معمولی جوش کے لہجہ میں کہا "اندیشہ ہے میں خود ان خوفناک پاگل خانوں کی ... جاؤں۔"

"میڈم میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔" ٹریو... سخت متاسف ہو کر کہا کہ میں نے اپنی گفتگو سے اس خاتون کو ... دیا۔ میری غلطی تھی کہ میں نے اس مضمون پر بحث کی..."

"نہیں، نہیں۔ بہتر یہی تھا کہ آپ مجھے بدترین حالات سے ... طور پر کانپتے ہوئے کہنے لگی ... سوال یہ ہے۔ ہم اسے اس زندو... چاہئے یا کریں؟"



ٹریولین کہنے لگا "میڈم مایوسی کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ سب ... وہ مقام دریافت کرنا ضروری ہے جس میں میرا دوست زیر حراست ...

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri



وہ سب قانون ہی
کروں تو بے سود ہے۔ کیونکہ وہ
کو سرسری سمجھ کر نظر انداز کر دیں گے۔ او
کی جائے گی۔ ان حالات میں میڈم ہمیں لازم
پر کریں ۔ مکر کا جواب مکر ہو۔ اور گو میں ریاکاری کو سخت ناپسند کرتا ہوں تاہم جب اس کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔ تو مجبوراً اس کا استعمال جائز سمجھا سکتا ہے۔ بہر حال میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں اس مقام کی دریافت میں ذرا کوتاہی یا تاخیر نہ کروں گا۔ جہاں میرا دوست زیر حراست ہے"۔

"آپ کو کامیابی دے"۔ مسز سیفٹن نے دبی آواز میں کہا۔ اور پھر ذرا بلند لہجہ میں کہنے لگی۔ "لیکن جب تک مجھے اس کا صحیح پتہ نہ چلے میں اپنے جذبات کو کیونکر فرو کروں؟ میں اپنی طبیعت کو کس طرح سکون پذیر کروں؟ پھر جب میں سوچتی ہوں۔ اس کے اپنے جی پر کیا گزرتی ہوگی۔ ۔ ۔ آہ! میرے دوست یہ باتیں اسے وہاں اور مجھے یہاں بچ بچ دیوانہ بنا دینے کے لئے کافی ہیں!"

"میڈم یہ وقت اضطراب کا نہیں سکون کا ہے"۔ ٹریومین نے کہا "غور کیجئے۔ اس کارکام میں شاید مجھے آپ سے مدد لینے کی ضرورت ہو۔ ایسی صورت میں آپ کا اوسان بنا ۔ ۔ ۔"

"اوہ! یہ ایک ایسی ترغیب ہے جس کے باعث میں اپنے دل کو مضبوط کرنے کی کوشش کروں گی"۔ مسز سیفٹن نے کہا "میں سکون حاصل کروں گی۔ اور اپنی زنانہ کمزوریوں کو نظر انداز کر کے اس امید پر ہمت و استقلال کو قائم رکھنے کی کوشش کروں گی کہ میں اپنے گلبرٹ کو بچانے کا ذریعہ بن سکتی ہوں"۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

امیر کو بجائے خود جوش میں آتے دیکھ کر پوچھا۔

"شبہ یہ ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں" امیر نے جس کا چہرہ مارے خوف کے سیاہ ہو گیا تھا، "آپ کی عدم موجودگی میں وہ سر گلبرٹ کو سچ مچ دیوانہ بنانے کی صورت پیدا کر لیتے۔ اور پھر جب آپ واپس آتیں، تو اگر آپ کی طرف سے کوئی کوشش ہوتی بھی، بے سود اور بے نتیجہ ہوتی۔"

"اے راحم خدا!" خوف زدہ عورت نے کہا "کیا فطرت انسان کی ملاقات بہت پرانی اس قدر بد باطن ہو سکتی ہے!"

"افسوس کہ ایسی باتیں اس ملک میں اکثر ... وہ ہو گا جب میں سر گلبرٹ کو آپ کے پاس لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"

اتنا کہہ کر وہ اس سے رخصت ہوا اور گاڑی میں سوار ہو کر اپنے مکان واقع پارک سکوئر میں پہنچ گیا۔

بیری کوریلی کے دو ناولوں

... کی ڈکوئی ؛ جس کا دوسرا نام نیرنگ خواب بھی ہے ...

نفسیات کی روشنی میں جذبات انسانی کا ذخیرہ۔ سائنس کے حیرت خیز تجربات۔ ایک ستم رسیدہ خاتون کی کہانی۔ مترجمہ سید مہدی حسین صاحب تسکین۔ بی۔ اے ... صفحات

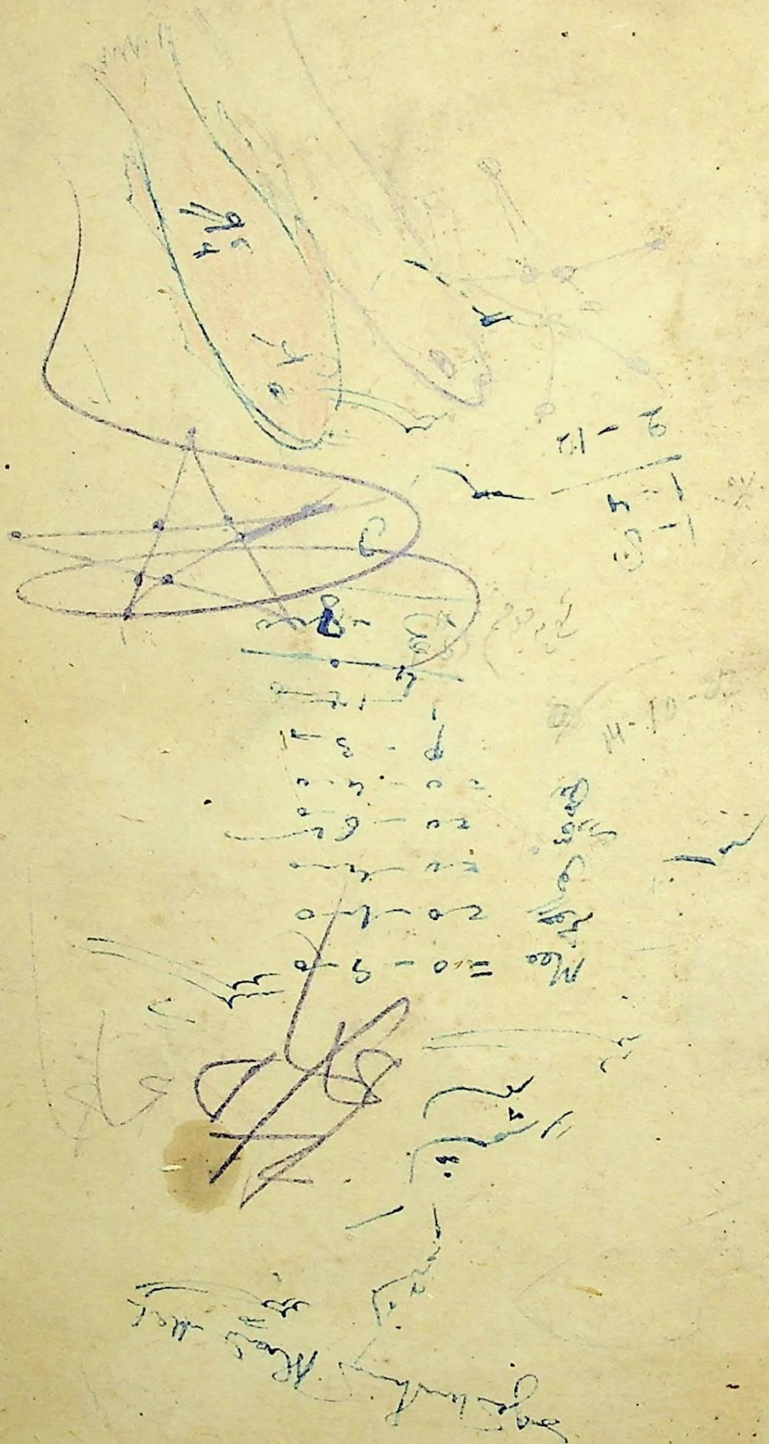
قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

خونی عاشق

فرانس کی سبز پری کے جلوے۔ شدت عشق۔ رقابت۔ بیوفائی اور انقلاب خونی۔ وجدان اور آدم کش جذبات کا ہیجان مترجمہ ...

لا ... لاہور۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri



CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri



